اردو ترجمہ
نِیل مَت پُران
ارجن دیو مجبور
جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سرینگر
AHMAD

نیل مت پُوران

(اُردو ترجمہ)

ارجن دیو مجبورؔ

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگوئجز سرینگر

ناشر: سیکریٹری جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز

ناظم طباعت: ناظم الدین

معاون: محمد امین

سرورق: جی۔احمد

کمپوزنگ: Mascot Computers

مطبع: آر، ایم، آفیسٹ پریس۔سرینگر

قیمت: (Rs.130/=)

تعداد: ۵۰۰

سن اشاعت: ۲۰۰۷ء

شاخِ آہُو پر براتِ عاشقاں

کشمیر۔تہذیب وتمدن کی آماجگاہ۔ ماقبل تواریخ میں بھی اس کا شہرہ اور غلغلہ دُور دُور تک اپنی کامرانی کے جھنڈے بلند کیئے ہوئے تھا۔زمانے کی دست برد کے باوجود اِس پورے خطّے میں کشمیر کے بارے میں جس قدر قدیم تحریری ریکارڈ دستیاب ہوسکا ہے اُس سے نہ صرف کشمیر بلکہ گردونواح کے علاقوں کے متعلق بھی بہت ہی اہم حوالہ جات ملتے ہیں۔ اِن ہی قدیم گنجینوں میں نیل مت پوران سرفہرست ہے اور یہ ہماری خوش بختی ہے کہ اِس کے مکمل نسخوں تک ہماری رسائی ہے۔ اِس پورے خطّے کے جغرافیہ، موسم نبادات، جمادات، رہن سہن، رنگ ڈھنگ، رسوم ورواج، خوردونوش، ملبوسات، طرزِ حکومت، طریقہ عبادت، طبقہ جاتی کشمکش راگ رنگ، ناچ ونغمہ، متبرک استھاپن، دریا، ندی نالے، متبرک چشمے، کشمیر کے وسط ایشیا اور دیگر علاقوں کیساتھ تعلقات، فنِ تعمیر، دستکاریاں، زیورات، خوردونوش، عقاید، چرند وپرند، زراعت، تجارت، حرب وضرب، دیوی دیوتا، رسومات، تیوہارا ور مختلف فنون کے بارے میں حوالہ جات آج ہمارے محققین اور ماہرین آثار قدیمہ کی راہیں روشن کررہے ہیں۔ معلومات کا یہ گنج ہائے گرانمایہ ہمارا قابل فخر سرمایہ ہے اور اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اِس کا مختلف زبانوں

میں ترجمہ عمل میں لایا جا چکا ہے۔ یورپی محققین نے آج سے سوڈیڑھ سو برس قبل اِس سے استفادہ کر کے تواریخ کی کئی گتھیوں کو سلجھانے میں کامیابی حاصل کرلی۔ تعجب ہے کہ اِس قدر اہمیت اور افادیت کے باوجود ابھی تک نیل مت پوران کا اُردو ترجمہ نہیں کیا جاسکا تھا۔ ہمیں اس بات کا اعزاز بھی ہے اور مسرت بھی کہ حسبِ روایت یہ سعادت اکادمی کو حاصل ہو رہی ہے کہ وہ نیل مت پوران کا مکمل ترجمہ توضیحات و تعلقات آپ کی خدمت میں پیش کرے۔ حق تو یہ ہے کہ اِس کارِ عظیم کا سہرا ہمارے مایہ ناز شاعر، ادیب، مورخ اور ترجمہ کار جناب ارجن دیو مجبورؔ کے سر بندھتا ہے جنہوں نے ناسازی صحت اور پیرانہ سالی کے باوجود برسوں کی ریاضت کے بعد اس خواب کو حقیقت میں بدل کر نہ صرف ہماری ثقافتی روائتوں کی آبیاری کی بلکہ اُردو زبان میں بھی قابلِ قدر اضافہ کیا۔ عزیزی محمد اشرف ٹاک نے اپنے فرائض منصبی سے بڑھ کر زیرِ نظر کارنامے کے مختلف مراحل کا تکمیل میں جس محنتِ شاقہ سے کام لیا مجھے اُس کا اعتراف ہے ؎

ہر شاخِ نشیمن پہ ہے گلبانگ جواں آج

ڈاکٹر رفیق مسعودی، آئی اے ایس
سیکریٹری

نیل مت پُوران کی تمدنی حیثیت

کے ایم پانیکر نے وید کماری گھئی کے نیل مت پُوران کے انگریزی ترجمے کے پیشِ لفظ میں لکھا ہے کہ کشمیر کے ماضی کا مشاہدہ کرنے کے لئے یہ دستاویز کافی اہم ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جہاں کلہن کی راج ترنگنی کشمیر کے گزشتہ راجاؤں اور سیاسی تواریخ کا احاطہ کرتی ہے وہاں نیل مت پُوران دَورِ رفتہ میں کشمیر کی سماجی اور تمدنی زِندگی پر بھر پور روشنی ڈالتا ہے۔

خود وید کماری گھئی بالتفصیل اِن سبھی باتوں کا ایک مُفصّل جائزہ اپنے پیشِ لفظ میں تحریر کرتی ہیں۔ اُن کے کہنے کے مطابق اِبتدائی اَٹھارہ پورانوں میں ہندوستانی عوام کی زندگی مُلک کے مختلف جغرافیائی خطوں سے عکس بند کی گئی ہے۔ لیکن اِن اٹھارہ پُورانوں کے بعد جو سینکڑوں پُوران لکھے گئے اور جنہیں ''اُپ پُوران'' یعنی ذیلی پُوران کہا جاتا ہے، وہ سب قابلِ توجہ ہیں۔

ہمیں مشہور عالم اور محقق بُہلر کا شکر گزار ہونا چاہیے، جن کی کاوِشوں سے یہ پُوران دستیاب ہوا۔ نیل مت پُوران ایک مقامی پُوران ہے اور کشمیر کی تواریخ کا ماخذ بھی۔ راج ترنگنی اور دیگر کئی تواریخوں کے مصنّفوں نے جن میں فارسی اور انگریزی تواریخ شامل ہیں، نیل مت پُوران کا اِستفادہ کیا ہے۔ بُہلر جنہیں یہ پُوران محفوظ کرنے کا امتیاز حاصل ہے اپنی رپورٹ کے صفحہ ۳ پر رقمطراز ہیں:

"اِس پُوران کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ کشمیر کے متبرّک مقامات اور ان سے وابستہ داستانوں کا ایک خزانہ ہے...... متبرک مقامات کے علاوہ یہ دستاویز کشمیر میں رہن سہن کے طور طریقوں پر روشنی ڈالتا ہے"۔

۱۹۲۴ عیسوی میں رام لال کانجی لال اور جگدھر زاڈو نے جو ترجمہ کیا ہے وہ اِس اُہم پُوران کے بارے میں غیر واضح طور پر اِس کے متن کی بات کرتا ہے۔ اِن کے بعد ہالینڈ کے کے ڈی وریس ووزربرگ (K.D. Vreese vosrburg) نے جو ترجمہ کیا وہ بھی متن کی پوری وضاحت نہیں کرتا۔ اِن کے علاوہ کچھ اور علماء جیسے سٹائن، گریرسن، ووجل، شاستری، گوڈ(Gode) رے اور کین(Kane) نے اس پُوران کے مختلف حصّوں کا تذکرہ اپنی تصنیفات میں کیا ہے۔ لیکن اِن میں نیل مت پُوران کے چند موضوعات کا ہی ذکر آتا ہے۔

اِس لحاظ سے وید کماری گھئی نے مختلف مسوّدوں کو جمع کر کے نیل مت کا جو انگریزی ترجمہ کیا ہے وہ واقعی ایک قابلِ تعریف کام ہے اور اکثر مُصنّفوں نے اَپنی کتابوں میں اِس ترجمے کے اقتباسات کو درج کیا ہے۔

ایک بات ضرور ہے کہ سنسکرت کا انگریزی میں ترجمہ کرتے وقت کچھ الفاظ کی صحیح تشریح لازمی بن جاتی ہے۔ ایسے الفاظ کی تشریح اِس ترجمے کے آخر پر دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر Sacrifice لفظ اکثر

قربانی کے معنوں میں اِستعمال ہوتا ہے۔ جب کہ نیل مت میں بیشتر جگہوں پر اس لفظ سے مُراد یگیہ (آگ میں خوشبو دار چیزوں کا منتر پڑھ کر جلانا) ہے۔

وید کماری گھیؔ کے انگریزی ترجمے کے جلد اوّل میں نیل مت پُوران کے اُبواب میں درج مختلف واقعات، تذکرات، کشمیر کا جغرافیہ، اِس دَور کے مذہبی اور سماجی تقاریب وغیرہ کے بارے میں گیارہ بابوں میں ایک تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ اُبواب ہیں۔

(۱) تخلیق کا نام اور اسے پُوران کہلانے کا جواز، موضوعات اور اِس کے تحریر کی تاریخ۔

(۲) اَرضیات اور جغرافیہ ...... جدید اَرضیاتی نظریہ ''کشمیر'' نام، پہاڑ، دریا، ہند کا جغرافیہ وغیرہ۔

(۳) ناگ ...... مختلف عالموں کا نظریہ، نیل مت میں ناگ، وید اور ناگ رزم ناموں میں ناگ، بودھ اَدبیات میں ناگ، پشاچ، آدم خوری، درد، ابھسار، جُھندر، ساک، تنگسن، مانڈو، مدر، انتر گری، بہر گری، یوَن۔

(۴) سماجی اور اقتصادی تنظیمیں:

(الف) وَرن (برہمن، کھشتری، ویشہ (تجارت پیش لوگ) شُودر (دیگر کام کرنے والے)

(ب) آشرم: برہمچریہ (تعلیم حاصل کرنے کا زمانہ) سنیاس اور بان پرست اصطلاحوں کا موجود نہ ہونا۔

کنبے کی زندگی: (۱) بچے (۲) عورتوں کا درجہ (۳) دوست اور مہمان

(ج) اقتصادی تنظیمیں

(۵) (الف) سماجی اور معاشرتی زندگی (ب) تفریح کے ذرائع:

موسیقی، پیشہ ور گوپے مختلف ساز جیسے وینا' وینو، شنکھ پٹ، مرج، ماگدھ، برہم گھوش وغیرہ۔

(ب) ناچ ۔

(ج) کشمیر میں ناچ اور موسیقی کی اہمیت۔

(د) ڈراموں (کشمیری میں پأتھر) کا کھیلا جانا ۔

(ر) دیگر کھیل ...... جیسے باغوں میں کھیلنا، آبی کھیل، ایک طرح کا جُوا، شکار کھیلنا، کھلونوں سے کھیلنا۔

(ج) ہُنر اور دستکاری ...... فنِ تعمیر، شبیہہ کاری، مُصوّری، دَست کاریاں، پوشاک و زیورات، ذاتی سجاوٹ کا سامان، خورد و نوش، خوراک و سنگار کے سامان کی فہرست، حیوانات، جنگلی جانور اور پرندے، زراعت، تجارت و سکّے۔

(۶) سیاسی سوچ اور تنظیمیں: بادشاہ اور اس کا طریقہ کار، حُدود' وُزراء، فوج اور جنگ، جمہوری عناصر،

(۷) مذہب اور مت:

(الف) وِشنو، اس کے اَوتار اور جلود بو کا مارا جانا۔

(ب) لکشمی (دھن کی دیوی)

(ج) مختلف وِشنو مت

(د) کشمیر کے ابتدائی تواریخی دَور میں وِشنو مت کی مقبولیت۔

(د) شِو مت، شِو ادَب' ابتدائی ادب میں رُدر کا تصور' شِو کا غیر ویدک کردار' نیل مت میں شِو کے بارے میں مختلف دیومالائی قصے اور دیگر معلومات۔

(ک) اُما (پاروتی شِو کی قوت یا شکتی)

(م) درگا اور شاردا

(ن) شِو کے بیٹے، گنیش' سکند اور ان کے ساتھی

(گ) سکند کارتکیے یہ (Kartkya)

(س) کشمیر میں شیو مت کی مقبولیت

(ی) دیگر دیوتا جن کا تعلق برہمنوں سے ہے۔ دیوی اور دیوتا' دریائی دیویاں۔

(ے) بُدھ مت، نیل مت، بُدھ دھرم، ابتدائی کشمیر میں بُدھ مت کی مقبولیت

(ہ) ناگ مت، سانپ پُوجنے کا ماخذ (دُنیا اور ہند کے مختلف علاقوں میں)

(۸) تیوہار اور دیگر مذہبی رسومات، خاص طور پر قدرت اور مختلف فاقوں، تیوہاروں اور بڑے دنوں کا تعلق۔

(۹) فلسفہ

(الف) پُرانوں میں فلسفیانہ نظریات

(ب) مسئلہ آفرینش اور کائنات، کائنات کا تصوّر، دُنیا، جنتی کائنات، دُنیا کی پیدائش۔

(ج) مختلف دَھارمِک (مذہبی) مت

(د) مرنے کے بعد کی زندگی۔

(م) مذہبی رُسومات اور بھکتی مت۔

(د) نیل مت کا فلسفہ، کشمیر کا شیو فلسفہ (وحدت الوجود) اور "پنچ راتر فلسفہ"

(ک) نتائج۔

(۱۰) نیل مت کے اَدبی اَقدار۔

(الف) زبان۔

(ب) بول چال۔

(ج) بحر (Metre)۔

(ک) قوافی۔

(۱۱) نتائج، حوالہ جات کتابیات، انڈیکس (اِشاریہ) اَغلاط نامہ۔

روایت ہے کہ کشمیر کی وادی ایک بہت بڑی جھیل تھی جس کا نام "ستی سر" تھا۔ ستی پاروتی شِو کی شکتی کا دُوسرا نام ہے۔ اُونچے پہاڑوں سے جنہیں سلسلہ پیر پنچال کہا جاتا ہے، دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وادی ہزاروں سال پہلے ایک بھاری جھیل تھی۔ اِس کے کناروں پر وسطِ ایشیا اور شمالی ہندوستان سے لوگ نئی بستیاں بسانے اور مویشیوں کے لئے

چارہ تلاش کرنے یہاں آتے رہے۔ یہ بھاری جھیل بعد میں جنوب کی جانب آنے والے بھونچالوں سے شمال کی جانب پہاڑوں کو چیرتی رہی اور نہ جانے کتنے بَرسوں کے بعد اِس کا پانی باہر نکلا۔

کئی علمِ ارضیات کے ماہروں کا کہنا ہے کہ وادی کے گرد کچھ آتش فِشاں پہاڑ تھے اور اِن کی وجہ سے ہی اِس خطے میں اکثر بھاری زلزلے آتے رہے۔ بعد میں زلزلوں کا یہ سلسلہ دھیرے دھیرے کم ہوتا گیا۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ قریب بیس ہزار سال کے بعد جب جھیل سوکھ گئی تو نشانی میں کئی کریوے نمودار ہوئے جو پہاڑوں کی مٹی جھیل میں بہنے سے تہہ بہ تہہ بنتے رہے۔ اِن کریوؤں کو کشمیری زبان میں "وُڈر" کہتے ہیں۔ اِس طرح کے کریوے پیر پنچال سے لے کر بارہمولہ تک میلوں کی لمبائی میں موجود ہیں۔ اِن میں سے کچھ خشک ہیں اور کچھ کریوؤں تک نہروں کے ذریعے پانی پہنچایا گیا ہے۔ اِن کریووں پر شالی پیدا ہوتی ہے اور کئی جگہ باغات لگائے گئے ہیں۔ جب کہ باغات خاص طور پر پہاڑوں کے دامن میں اور کریوؤں پر وادی کو گل پوش بنا کر اِس کے حُسن میں بے پناہ اِضافہ کرتے ہیں۔ پیر پنچال سلسلہ کوہِ ہمالیہ کا ہی حصّہ ہے اور برف پوش پہاڑیوں سے کشمیر ایک دُلہن جیسا لگتا ہے۔ لاکھوں سال پہلے کے پہاڑ اِس کے محافظ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وادی پہلے ایک بڑے سمندر کا حصّہ تھی اور یہ سمندر کشمیر سے صحرائے گوبی سے میلوں دُور تک پھیلا تھا۔ جموں کی پہاڑیوں کو دیکھیں تو وہ اتنی قدیم نہیں لگتیں۔ کشمیر

کے پہاڑوں کے پتھر کافی سخت ہیں اور جموں کی طرح ریتیلے نہیں۔ کشمیر کے پہاڑوں سے ہی "دِوری پتھر" (مندروں اور اب مکانوں میں لگنے والا پتھر) آج تک نکالے جاتے ہیں۔

وادی کو غور سے دیکھنے پر ایسا لگتا ہے کہ ستی سر جھیل کا پانی نکلنے کے بعد کئی سَر (پانی کی جھیلیں) وجود میں آئے۔ قصبہ ترال کے قریب "ڈاڈسَر" نام کی جھیل اِس اور اِشارہ کرتی ہے۔ یہاں پر جو کھدائی کچھ برس قبل محکمہ آثار قدیمہ ہند نے کی ہے، اس سے چار ہزار سال کے قریب ما قبل تواریخ کا پتہ لگتا ہے۔ اِس کھدائی میں بارہ سنگے کی ہڈیاں، ہانڈیوں میں جلے ہوئے جَو، تنور، مچھلی کے کانٹوں سے بنے اُوزار، اور دیگر کئی چیزیں دستیاب ہوئی ہیں۔ جلے ہوئے جَو کی کاربن ٹیسٹنگ Carbon Testing سے پتہ چلا کہ کشمیر کے اُس دور سے تعلق رکھتا ہے جب بستیاں چھوٹے جھیلوں پر پہاڑی دامن کے قریب آباد تھیں۔ یہ لوگ کون تھے ابھی تحقیق طلب ہے۔ لیکن صاف ظاہر ہے کہ یہ مچھلی اور دیگر جانوروں کے شکار پر گزارہ کرتے تھے اور اِنہوں نے کھیتی کرنا سیکھ لیا تھا اور جَو کے آٹے کی روٹی گھریلو تنور میں پکا کر شکاری زندگی سے زرعی دَور میں داخل ہو رہے تھے۔ بارہ سنگا جِسے کشمیری زبان میں "ہانگل" کہتے ہیں ان کے شکار میں شامل تھا۔ ڈاڈ سر کے قریب ایک جگہ ہے جس کا نام "گوپھ کرال" ہے جس کا مطلب ہے غار میں رہنے والا کُمہار۔ راقم نے خود اِس غار کو دیکھا ہے جہاں زمین کے اندر ایک لمبے غار میں کُمہار

کی رسوئی، سردی کے لئے چاول اور دیگر سامان رکھنے کا سٹور اور رہنے کے زمین دوز کمرے ہیں۔ اِس جگہ کے قریب ہوئی کھدائی کی وجہ سے ''گوپھ کرال'' کا نام آثار قدیمہ سے متعلق لکھی گئی کتابوں میں درج ہے۔ اِس جگہ کے قریب ہی Megalithic Age (پتھر کا زمانہ) کے آثار ۲۰ سے ۳۰ فٹ لمبے اور کافی چوڑے پتھروں کی صورت میں ابھی تک موجود ہیں۔ یہ پتھر سیاہی مائل رنگ کے ہیں۔ اِن باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ ماقبل دَور کی کشمیر کی تواریخ پر ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ غاروں میں رہنے کے علاوہ غاروں میں تپسیا (ریاضت) اور عبادت کی رِوایت آج تک قائم ہے۔ اِس طرح کے چھوٹے بڑے غار کشمیر کے طول و عرض میں ابھی تک کھنڈر یا صحیح حالت میں قائم ہیں۔ ''گوپھ کرال'' کے آثار ''بُرزہ ہوم'' سے پہلے کے ہیں۔

کشمیر

''کشمیر'' نام کا سب سے پہلا اِقتباس مشہور گرامرین (ماہرِ صَرف ونحو) پانّنی کی اشٹا دھیائی میں ملتا ہے۔ آٹھ ابواب کی یہ کتاب عالمی شہرت کی حامل ہے اور سنسکرت زبان پر عبور حاصل کرنے کے لئے اِس کا بغور مطالعہ لازمی ہے۔ یہاں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ پانّنی پشاور کے قریب ''شالاتُر'' میں رہتے تھے اور اُنہوں نے سنسکرت زبان کو صحیح علمی زبان بنانے میں اہم کام کیا۔ مہابھارت پُوران اور ''برہت سمہتا'' میں

کشمیر کا نام آتا ہے۔

کشمیر لفظ کے ماخذوں میں 'کا (پانی) شمر (ہوا) یعنی وہ زمین جہاں سے پانی ہَوا کے ذریعے سُکھا لیا گیا ہو یا نکالا گیا ہو۔ نیل مت کے ماخذوں میں کاہ (پرجاپتی کشپ) شلوک ۲۳۶، ۲۷۷ اور "نم" (پانی) دِیا گیا ہے۔ چینی کُتب میں چوشی یعنی محبت کرنے والا پتھر اور اِسی طرح "کاہ، شی" یعنی پانی دینے والا پتھر، کشمیر کے نام کی وضاحت کرتا ہے۔

جہاں تک نیل مت پُوران کا تعلق ہے اِس کے شلوک ۲۷۶ سے ۳۰۵ کے مطابق "لکشمی" (دھن کی دیوی) کو پہلے وادی میں بھیجا جاتا ہے تا کہ اِس زمین کو صاف و پاک کیا جائے۔ زاں بعد سَتی کو وہاں جانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ سَتی کا نام اوما بھی ہے اور اِسے پہاڑوں کی بیٹی بھی کہا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ کشمیر نام کا تعلق پہاڑوں اور پانی سے ہے جو اِس نام کی بناوٹ کی دلیل پیش کرتا ہے۔ کشمیری زبان میں اِس کا نام "کشیر" ہے اور یہاں کے لوگ "کاشُر" یعنی کشمیری کہلاتے ہیں۔ شلوک ۲۶۹ میں کشپ ریشی کہتے ہیں کہ "کشمیر" نام کا مُلک، میں نے بسایا ہے۔ وہ لکشمی کو بھی کہتے ہیں کہ آپ ہی کشمیر ہو (دیکھئے شلوک نمبر ۸۴، ۲۸۳) شلوک نمبر ۲۸۷ میں "کشمیرا" ندی پر سے کشمیر نام ہو سکتا ہے۔

پہاڑ

کشمیر چاروں اور سے پہاڑوں اور ان کی شاخوں سے گھرا ہوا ہے۔ نیل مت پُوران میں کئی اہم پہاڑی سلسلوں کا ذِکر آتا ہے۔ بڑے وسطی ہمالیائی سلسلے کو اِس دستاویز میں ''بہر گرِی'' (باہر کا پہاڑی سلسلہ) اور اِس سے کم اُونچائی والے سلسلے کو ''انتر گرِی'' (اندرونی پہاڑی سلسلہ) کہا گیا ہے۔ بظاہر شِوالک سلسلے کے ایک پہاڑ کو ''اُشیرک'' نام دیا گیا ہے۔ اِس کا ذکر پالی زبان کے بودھ کتب میں بھی آیا ہے۔

پیر پنچال

یہ پہاڑی سلسلہ کشمیر کے جنوب اور جنوب مغرب میں آتا ہے۔ ''پنچال دَھارا'' جس کا ذکر کھیمندر نے کیا ہے، کا ذکر نیل مت میں موجود نہیں۔ لیکن اس نام میں تین اونچی چوٹیاں آتی ہیں جن کا نام برہما، وَشنو اور مہیش (شِو) ہے۔ یہ چوٹیاں بانہال کے مغرب میں آتی ہیں۔ اِن میں دُور مغرب کی جانب ''نوبندھن'' (کشتیاں باندھنے کی جگہ) نام کی چوٹیاں ہیں۔ یہی وہ چوٹی تھی جہاں ''وِشنو'' نے مچھلی کا اوتار لے کر اُس جہاز کو باندھا تھا جس میں سبھی جانداروں کے بیج رکھے گئے تھے۔ اس طرح کی کہانیاں کشتیٔ نُوح اور دیگر ناموں سے مختلف مذاہب سے وابستہ ہیں۔

ھرمکھ

یہ پہاڑ ہرمُکھ، ہر مکٹ اور ہر مُنڈا چوٹیوں کے ساتھ کشمیر کے شمال میں قائم ہے۔ ہَر کا مطلب شِو ہے جو ہندو دیومالا کا ایک بڑا دیوتا

ہے۔ شِو کا ذِکر دُوسرے ناموں سے مصری تہذیب میں آیا ہے۔ یہاں وہ حیوانوں کا بھی دیوتا مانا گیا ہے۔ ہرمُکھ (شِو کا چہرہ) قریب ایک ہزار سات سوفٹ یہ اونچی چوٹیاں بڑے بڑے گلیشیروں سے گھری ہوئی ہیں۔ اُتر مانس جھیل جس کے بارے میں مانا جاتا ہے کہ یہ کشمیری گنگا کا منبع ہے ہرمُکٹ کے شمال مشرقی گلیشیر کے دامن میں قائم اِس جھیل کے قریب ''نندی کھیتر'' اور بُھوتیشور'' نام کے تیرتھ آتے ہیں۔

''نندی پربت'' کے گلیشیر ''نند کوَل'' جس کا نام نیل مت میں ''کالودک'' بتایا گیا ہے، کو پانی مہیا کرتے ہیں۔

ہرمُکٹ کے جنوب مغرب میں ''بھرت گری'' کا اُونچا سلسلہ پہاڑ آتا ہے۔ یہ آج تک اسی نام سے موسوم ہے اور ''کالودک'' اور ''نندی کھیتر'' تیرتھوں کو جانے والے یاتری اِس کو دیکھنے جاتے ہیں۔

اَمرناتھ

امریشور تیرتھ، اَمرناتھ پہاڑ کی برفانی چوٹی پر واقع ہے جہاں آج کل لاکھوں یاتری ہند اور بیرون ہند سے برفانی شِو کا درشن کرنے آتے ہیں۔ مہادیو گری (مہادیو نام کا پہاڑ) وادیٔ سِندھ اور مشرقی پہاڑی سلسلوں کے بیچ دُور مغرب کے اُونچے پہاڑی سِلسلوں میں سب سے اُونچا پہاڑی سلسلہ ہے۔ ''دھند'' اور ''وے سرون'' آج ''وسترون'' نام سے پکارے جاتے ہیں۔

شاردا (چوٹی)

کشمیر کو شاردا دیس بھی کہا گیا ہے اور یہ جگہ زمانہ قدیم سے مشہور ہے۔ شاردا کا مطلب ہے علم وفن کی دیوی۔ سنسکرت زبان میں شاردا سرسوتی اور دُرگا کا لقب ہے۔ شاردا اور ناردا کی چوٹیاں °48.34طول اور °74.14عرض بلد کے بیچ دریا سے کِشن گنگا کے بائیں کنارے پر جہاں مدُھومتی، کِشن گنگا کے ساتھ ملتی ہے، واقع ہیں۔ یہ علاقہ آج کل پاکستان کے قبضے میں ہے۔ یہاں زین العابدین بڈشاہ بھی یاترا پر گئے تھے۔ پُرانے زمانے میں ماہ بھادوں کے چاند والے پکھواڑے کے آٹھویں روز یہاں یاترا ہوتی تھی اور کشمیر اور دیگر مقامات سے لوگ یاترا کرنے آتے تھے۔ اِس تیرتھ کا ذکر راج ترنگنی میں راجا للتا دتیہ کی وساطت سے آیا ہے۔ مشہور مورخ البیرونی نے ہندوستان کے تیرتھوں کے ساتھ ''شاردا تیرتھ'' کا بھی ذکر کیا ہے۔ ناردا چوٹی کے دامن میں ایک خوبصورت جھیل ہے۔ شاردا نام کا گاؤں چوٹی کے دامن میں آتا ہے۔

دریا

دریاؤں کے بارے میں نیل مت پُوران میں کشمیر کے دریاؤں کے علاوہ جموں خطے کے کچھ دریاؤں کا بھی ذکر آتا ہے۔ اِس حصے کو نیل مت ''مَدر دیش'' نام سے موسوم کرتا ہے، جو سیالکوٹ تک پھیلا تھا۔ اِس کی راجدھانی سیالکوٹ تھی۔ یہ سلطنت چوتھی اور پانچویں صدی کے بیچ

نام تھی۔ مدر ایک قوم کا نام تھا۔

(۱) آپ گامدر اور ہموان کے تیرتھوں میں اِس دریا کا نام آتا ہے۔ ویدک انڈیکس کے مطابق اِس کی نشاندہی ایک (Ayuk) دریا سے جو جموں کے پہاڑوں سے نکل کر سیالکوٹ کے شمال مشرق کی اور بہتا ہے، کی گئی ہے۔

(۲) بھورجلا (Bhoorjala) نیل مت اِس دریا کے ساتھ تلییل کے سنگم کا ذکر کرتا ہے اور بعد میں یہ دونوں مدھومتی نام کے دریا سے ملتے ہیں۔

(۳) چندر بھاگا (چناب)

شلوک نمبر ۱۲۰ کے مطابق، مدر دیش میں چندر بھاگا ایک بہترین دریا ہے جس کا پانی چاند کی کرنوں کی طرح ٹھنڈا ہے۔ یہاں یہ بتانا مناسب رہے گا کہ یہ دریا چندر اور بھاگا نام کے جھیلوں سے نکلتا ہے۔ یہ بڑا دریا ہمیشہ ہر جگہ پاک مانا جاتا ہے۔ لیکن خصوصاً ماہ ماگھ کے چاند والے پکھواڑے کے تیرہویں روز اِس کی اہمیت بتلائی گئی ہے۔ (شلوک ۱۲۴)

اِس کے علاوہ جن اہم دریاؤں کا ذکر نیل مت میں آتا ہے اُن میں دریائے وتستا اور وشوکا (آج کا "ویشو") اہم ہیں۔

وتستا

یہ دریا کشمیر کا سب سے بڑا اور اہم دریا ہے۔ یہ ستی (پاروتی) کے رُوپ میں بہتا ہے اسے وِتستا کا نام دیا گیا ہے اور کشمیری زبان میں اسے وبتھ اور فارسی مؤرخوں نے "بہت" کہا ہے۔ یہ دریا آگے چل کر پاکستان میں جہلم کہلاتا ہے۔ وبتھ ندی ویری ناگ کے قریب "وبتھ وتر" سے نکلتی ہے اور چشمہ نیل کنڈ (نیل ناگ) آج کا ویری ناگ سے، اِسے پانی حاصل ہوتا ہے۔ اِس لئے اس کا منبع ویری ناگ یا نیل ناگ بتایا گیا ہے۔ نیل مت پُوران میں اس کا ذکر شِو کے "ترشُول" وبتھ وتر کے مقام پر ایک وِستی (ماپ) زمین کے اندر مارنے سے ہوا ہے۔ اِسی لئے اِس دریا کو وبتھ وِتستا پکارا جاتا ہے۔ اِس دریا میں کشمیر کے سبھی بڑے دریا آ کر ملتے ہیں۔ اِن دریاؤں میں پرگنہ برنگ سے ہرش پتھ (آج اُہر پتھ) اور برنگی، شیش ناگ سے نکلنے والی لمبودری یعنی دریائے لیدر جو کشمیر کے صحت افزا مقام پہلگام سے ہو کر بہتی ہے، دریائے وِشو جس کا نیل مت میں "وِشوکا" نام دیا گیا ہے اور جو لکشمی (دھن دولت کی دیوی) کے رُوپ میں بہتی ہے اور جو کشمیر کی برفانی جھیل کونسر ناگ سے نکلتی ہے۔ (نیل مت نے اسے "وِشنو پاد" (وِشنو کا پاؤں) نام دیا ہے، اور رنبی آرہ، چندن سر اور نندن سر سے آ کر شوپیاں اور پلوامہ کے دیہات کو سیراب کرتا ہے، کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ آج کے بجبہاڑہ سے چند میل کے فاصلے پر سنگم کے مقام پر وِشوکا "رمیہ آرا" (رمبی آر) اور وِتستا کا میل ہوتا ہے۔ مہاتیموں (مذہبی مخطوطات) کے مطابق پُرانے زمانے

میں سنگم ایک متبرک سنگم مانا جاتا تھا اور کشمیر اور ہندوستان سے ہزاروں یاتری یہاں یاترا کرنے آتے تھے۔ اسی مقام سے "چکر دھر" (بجبہاڑہ کے قریب) اننت ناگ، گوتم ناگ، کرنگس کے متبرک مقامات کی یاترا کر کے مارتنڈ کھیتر (علاقہ) کی یاترا کرتے تھے۔

نیل مت پُوران میں جن مزید ندیوں (چھوٹے دریا) کا ذکر آیا ہے وہ اس طرح ہیں:

(۱) گوداوری (گدر کولگام) (۲) منداکنی

(۳) چِتر ویدی (۴) چِتر پتھ

(۵) سندھیا (سونڈ براُر) (۶) ڈھوا (ڈبو)

(۷) دِویہ دھارا (۸) رِشی کُلیا (کُلیا یعنی چھوٹی ندی)

(۹) دھیان دھارنی (۱۰) کنک واہنی (وہ ندی جو اپنے ساتھ سونا بہا کر لے جاتی ہو۔

(۱۱) گوتمی (۱۲) گوترا ندی

(۱۳) اِراوتی (۱۴) کالودک

(۱۵) اَبھیا (بے خوف) (۱۶) کونڈنیہ

(۱۷) کھیر ندی (دُودھ کی ندی) (۱۸) کِشن گنگا

(۱۹) مدھومتی (شہد کی ندی) (۲۰) ماہوری (آج کی ماوَر ندی)

(۲۱) مالنی (۲۲) شاملا (حمل)

(۲۳) وِشو مِتر (دنیا کی دوست) (۲۴) نالہ سُکھ ناگ (یہ نالہ آج بھی اسی نام سے موسوم ہے)

(۲۵)توسی (توسہ میدان میں بہنے والی ندی)

(۲۶)وِشوامِتر(ایک رشی کا نام (۲۷)دُودھ گنگا (آج بھی اِسی نام سے مشہور ہے

(۲۸)نالہ سِندھ جو دریائے سِندھ سے نکل کر شادی پورہ کے مقام پر وِتستا یعنی وِبتھ سے ملتا ہے۔ کشمیر کے کچھ دریاؤں اور نالوں سے گنگا لفظ جڑا ہے، لیکن اس سے ہردوار کی گنگا مراد نہیں۔ جہاں تک نیل مت کا تعلق ہے، اس میں جہاں خالی، گنگا لفظ کسی دریا کے بارے میں کہا ہے وہ سندُھو ہے۔ لیکن سِندُھو سے دریائے سندھ (Indus) مراد نہیں۔

(۲۹) "مہاسرِت" جو ڈل جھیل میں بہتا ہے اور ڈل کے مکمل بھر جانے یا سیلاب آنے سے نالہ مار کی صورت میں باہر نکلتا ہے۔

اس کے علاوہ جو مزید دریا نیل مت میں درج ہیں اور جن کی نشاندہی آج نہیں ہوسکتی، وہ ہیں:

(۱)مالنی (۲)مندا کنی

(۳)مار اور مارگ نندا (۴)پلاشا اور پردسنی (جو وِتستا میں بہتے ہیں)

(۵)راہلا (۶) رام ہرد

(۷)سمولا (۸) سارسا

(۹)شانڈلی (۱۰)شت شلا اور شلاما

(۱۱)شُدھا (۱۲)تِلیل

(۱۳)تِل پرستھ (۱۴) ترکوٹی (وِتستا میں بہنے والی)

(نوٹ) دِولگام کے پاس ایک ایسا چشمہ ہے جسے ترسندھیا (گلاتری) کہتے ہیں۔ یہ کوکرناگ سے چند میل کے فاصلے پر ہے۔ اِس میں ماہ بیساکھ کے مہینے میں پانی اُچھل کر باہر آتا ہے اور چشمہ دھیرے دھیرے بھر جانے کے بعد کچھ پانی باہر آکر بہنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی پانی چشمے کی اُوپری سطح پر آکر دوبارہ چشمے میں تحلیل ہوتا ہے۔ اِس جگہ کو دیکھنے کئی مغل بادشاہ اور بیرونی سیاح آتے رہے ہیں۔

دریائے سورسوتی

سرسوتی دریا کا ذِکر گنگا اور جمنا کے پریاگ (الہٰ آباد) کے ساتھ بھی آتا ہے۔ لیکن یہ ندی اَب زمین دوز ہوگئی ہے۔ دریائے ''کنک طوری'' جو کِشن گنگا اور چلاس کے واٹر شیڈ (Water-Sed) سے نکل کر جنوب کی اور بہہ کر ''شاردی'' گاؤں کے پاس کرشن گنگا میں داخل ہوتی ہے، اِس ندی کو آج تک لوگ سرسوتی نام سے پکارتے ہیں۔ لیکن نیل مت اِس ندی کے ساتھ دیوسر کے (کولگام تحصیل) مشرق کی اور سُدھا ندی کے سنگم کا ذِکر آتا ہے۔

ویترنی ندی

یہ ندی، جس کے بارے میں وید کماری گھی، نے نشاندہی کی ہے، راقم کو صحیح نہیں لگتی۔ میں بذاتِ خود شکروہ پرگنہ میں ''گنگودبھید'' جگہ دیکھنے گیا تھا۔ یہ پلوامہ کے علاقہ کیلر سے کوئی چھ میل کی دُوری پر ایک

خوبصورت وادی میں واقع ہے۔ ویترنی ندی اِسی علاقے میں بہتی ہے۔
ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد اس ندی کو پار کرانے کے لئے
شرادھ کراتے وقت ایک گائے کا دان کرنا لازمی ہے۔ اب گائے کے
بدلے شرادھ کرنے کیلئے شرادھ کرنے والے برہمن کو کچھ پیسے گائے کے
عوض دئے جاتے ہیں۔ پرگنہ شکروہ بہت خوبصورت ہے۔ اور "گنگودبھید"
کو اب "بُجہ برور" کہتے ہیں۔ یہاں گوجروں کے کچھ کوٹھے ہیں۔
"گنگودبھید" پر چیت کے مہینے میں یاترا ہوتی ہے۔ لیکن بقول اَرل سٹائن
یہ تیرتھ اَب برہمن بھول چکے ہیں۔ چنانچہ ۱۸۹۵ء میں سٹائن خود اِس
تیرتھ کی تلاش میں نکلے اور زینہ پوہ کے ورناگ میں اپنا کیمپ لگا کر چترا
گام (تحصیل شوپیاں) پہنچے وہاں موضع ہوال (ضلع پلوامہ) کا ایک برہمن
اُنہیں ملا جس نے سٹائن کو بتایا کہ وہ اس مقام کی نشاندہی کرا سکتا ہے۔

ہوال (ضلع پلوامہ) میں رات رہ کر برہمن نے جو جگہ بتائی وہ
سٹائن کے نقشے کے مطابق صحیح نہیں تھی۔ اِسی بیچ ایک گوجر، جس کا نام
سٹائن نے خیرہ گوجر بتایا ہے، نے آکر سٹائن کو "گنگودبھید" تیرتھ دکھایا۔
اِس کا مفصّل ذکر سٹائن نے راج ترنگنی میں کیا ہے اور یہ اُن آٹھ بڑے
تیرتھوں میں سے ہے جن کا بیان راج ترنگنی کے ابتدائی صفحات میں آتا
ہے۔ نیل مت پُوران کے مطابق یہاں ایک بڑے پتھر پر سرسوتی ہنس پر
سوار ہو کر کندہ ہے۔ سٹائن کو یہ پتھر نہیں ملا تھا۔ راقم اور میرے دوساتھوں
نے اِس پتھر کی تلاش کی اور ہنس سوار سرسوتی کو اس پر کھدا ہوا پایا۔ اِس

بارے میں لکھا میرا انگریزی مضمون اِنٹرنیٹ (گُوگل سرچ Google Search) پر دیکھا جاسکتا ہے۔

دریائے جہلم

جہاں تک وِتستا (دریائے جہلم) کا تعلق ہے اِس بارے میں نیل مت پُوران میں شلوک ۳۱۴، ۷۹۲، ۷۹۵، ۱۴۲۸، ۱۲۵۶، ۵۰۲، ۳۰۶، ۷۱۶، ۳۴۷/۷ اور ۹۰۱ میں اِس کا ذِکر آیا ہے۔ دِلچسپ بات یہ ہے کہ نیل مت پُوران کے آخری شلوک یعنی ۱۴۲۵ سے لے کر ۱۴۵۳ ویں شلوک تک اِس دَریا کا مہاتم (عظمت) بیان کیا گیا ہے۔ اِس میں اِس کے جنم کی کہانی، اِس میں ملنے والے بڑے دریا اور اِس کے پاک پانیوں کا مفصل ذِکر ہے۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ نیل مت پُوران کے مصنّف نے وِتستا (وبتھ) کو گنگا سے بڑھ کر درجہ دیا ہے۔ اِن کا کہنا ہے کہ گنگا اِس لئے عظیم ہے کہ اس میں مرنے کے بعد مُردوں کی ہڈیاں بہائی جاتی ہیں لیکن وِتستا کا پانی ہر جگہ صاف اور پاک ہے۔ اِس میں بجبہاڑہ (وجیشور) اور دیگر مقامات پر نہانے سے آدمی کو جنّت نصیب ہوتی ہے۔ اِس دریا کو "ستی" (پاروتی- شو کی شکتی) کہہ کر نیل مت کا مصنّف اس کی پاکیزگی کی اور اشارہ کرتا ہے۔ نیل مت پُوران اسی دریا کی عظمت بیان کرنے پر اختتام کو پہنچتا ہے۔

پاک چشمے اور تیرتھ

کشمیر دریاؤں اور پہاڑی نالوں کے چھلچھلاتے پانی کے لئے
مشہور ہے ہی لیکن یہاں کی جھیلیں سَر اور چشمے قدرتی مناظر کا وہ
خوبصورت خاکہ پیش کرتے ہیں جو دنیا میں ناپید ہے۔ نیل مت پُوران
اِس بارے میں حسبِ ذیل مقامات کی نشاندہی کرتا ہے۔

(۱) "اَلہِ پَتھر ناگ"

(۲) وِچار ناگ: وچار ناگ آج بھی ٹھیک حالت میں
موجود ہے۔ راقم نے تین برس قبل اس کو کشمیر کے اہم شاعر پروفیسر رحمان
راہؔی کے ساتھ دیکھا تھا۔ اُن کا کہنا تھا کہ یہاں پر سات اور چھوٹے
چھوٹے چشمے موجود تھے جن میں سے صرف ایک ہی موجود ہے۔ یہاں
پر جو مُورتیاں رکھی گئی ہیں ان میں سے کچھ زینہ پورہ (تحصیل شوپیاں)
کے چشمۂ وَرناگ کی مُورتیوں سے ملتی ہیں۔ ان کا اوپر کا سِرا تِکونی ہے
اور ان پر کوئی مورت گُھدی ہوئی نہیں۔ میرے خیال میں یہ ساتویں
صدی کی مُورتیاں ہوسکتی ہیں۔ وچار ناگ کے بارے میں یہ بات صحیح ہے
کہ نئے سال (بیساکھ) سے کچھ روز قبل یہاں پر کشمیر کے مشہور جوتشی
آ کر کشمیری جنتری کے بارے میں غور و خوض کرتے تھے۔ زاں بعد اس
جنتری کو چھَاپا جاتا تھا۔

(۳) اننت ناگ: شہر اننت ناگ کے بیچ یہ چشمہ سیاحوں
اور اَمرناتھ جانے والے یاتریوں کا منظورِ نظر چشمہ ہے۔ اِسکے قریب ہی

ایک خوبصورت شاہی چنار باغ ہے جہاں اہلِ مسلمین نماز اَدا کرتے ہیں۔ یہاں میلہ بھی لگتا ہے۔

(۴) بُہروپا: یہ چشمہ بیروہ پرگنہ کے بیروہ گاؤں میں موجود ہے۔ (یہ بڈگام میں واقع ہے۔) یہاں ایک گُھپا بھی ہے اور کہا جاتا ہے کہ شیو فلاسفی کے عظیم آچاریہ اِبنوگُپت یہیں پر اَپنے بارہ سو شاگردوں سمیت بیروہ گُھپا میں داخل ہوئے اور اِن میں سے کوئی واپس نہ آیا۔

(۵) بھدر کالی: ''کرم بھر'' سے چار میل کی دوری پر جنوب مشرق میں بھدرگل گاؤں میں قائم ہے۔

(۶) بھیما دیوی: ڈل جھیل کے کنارے آج کے برین گاؤں میں ہے۔

(۷) بھُوتیشور: (آج کا نام ''بُتھ شیر'') ہرمکٹ پہاڑ جنوب مشرق میں واقع ہے۔

(۸) چکرَ دھر تیرتھ: (ژک دَر) بجبہاڑہ کے قریب واقع وِشنو کا قدیم مندر جو اَب منہدم ہو چکا ہے۔ راقم نے اِس مندر کے پتھر کا بھاری کھمبا اور پتھر کا ہی بہت بڑا کنول، بجبہاڑہ کی جامع مسجد کے صحن کے قریب آج سے کوئی پچیس برس قبل دیکھا تھا۔ اس تیرتھ کا ذکر راج ترنگنی میں تفصیل سے دیا گیا ہے۔ یہاں پر محکمہ آثارِ قدیمہ ہند نے کُھدائی کی تھی اور ہندوستان کے راجہ اشوک کے دَور کے کچھ سِکّے پائے تھے جس سے اس غلط فہمی کا ازالہ ہوا تھا کہ کشمیر میں کوئی راجہ اشوک تھا۔ اِس

طرح تواریخ کی یہ غلطی سُدھار لی گئی۔ یہاں مٹی کے بنے خوبصورت برتن اور Terrokota (مٹی کی آگ میں پکائی گئی چھوٹی مورتیں اور رتھ وغیرہ) کے نایاب نمونے ملے ہیں جو آثارِ قدیمہ کے دفتر میں محفوظ ہیں۔ یہاں کُھدائی کی پانچ تہیں (Layers) ملی تھیں جن کے ذریعے مٹی کے برتنوں کی بناوٹ کا اِرتقا اور رہن سہن کے مختلف اَدوار کا پتہ چلتا ہے۔ یہاں "سلیٹی پتھر" پر کچھ شبیہیں بھی تھیں جن کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ یہ جگہ ایک اونچے کریوے پر ہے اور یہاں سے قومی شاہراہ صاف نظر آتی ہے۔ پرانے زمانے میں یہاں دریائے جہلم (وتھ) سے ایک نہر لائی گئی تھی دیگر تیرتھوں کے نام اس طرح دیئے گئے ہیں:

(۱) چیر موچن (پرگنہ چیر)

(۲) دیو سر (اتر پرگنہ کے جنوب مشرق میں ایک چھوٹی جھیل)

(۳) گنیشہ بل: جو دریائے لدر کے کنارے پہلگام کے قریب واقع ہے۔

(۴) گوتم ناگ: اننت ناگ سے چند میل کے فاصلے پر جنگل کے دامن میں ایک قدیم تیرتھ۔

(۵) ہنس دُوار: (نیل مت کے مطابق مُنڈا پرستھ گری کے پاس) گِری سنسکرت میں پہاڑی کو کہتے ہیں۔

(٦) ہستی گرن ناگ: یہ متبرک چشمہ واگہ ہوم میں واقع ہے۔ جو بجبہاڑہ سے چند میل دور ہے۔

(۷) رامہ رادن: (نیل مت میں اس کا نام اشٹکا پتھ دیا گیا ہے، جو بجہاڑہ سے چند میل دور ہے۔

(۸) جیشٹھیش: ہرمکٹ پہاڑ کے پاس ''نندی کھیتر'' میں واقع ہے۔

(۹) کپٹیشور: اِس کا آج کا نام ''کوٹھیار'' ہے۔ یہ جگہ تحصیل اننت ناگ میں اچھ بل سے کوئی آٹھ میل کی دُوری پر ہے۔ راج ترنگنی اور نیل مت میں اس کا تفصیل سے ذکر آیا ہے۔

(۱۰) کپلا تیرتھ

(۱۱) کالودک: اس کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے۔

(۱۲) کوٹی تیرتھ (بارہمولہ کے قریب)

(۱۳) کھنڈ پنچ ناگ (کھنہ بل، اننت ناگ کے پاس

(۱۴) لوک پینہ (آج کا لُکہ بَوَن'' متصلہ لارکی پورہ تحصیل اننت ناگ

(۱۵) لوور

(۱۶) جھیل: وُلر اس کا جو نام نیل مت میں دیا گیا ہے وہ ہے ''پدم سر'' پدم سنسکرت میں کنول کو کہتے ہیں۔ جھیل وُلر کشمیر کی ہی نہیں' ایشاء کی میٹھے پانی کی بڑی جھیل ہے۔ اسکے بیچ بعد کے دَور میں بڈشاہ نے زینہ ڈب کی تعمیر کی تھی، جو ایک مندر کی بنیاد پر کھڑی کی گئی تھی۔ اِس جگہ کا نام پہلے سَندِ مت نگر بتایا گیا ہے۔ وُلر کے بیچ سے دریائے جہلم گزرتا ہے۔ یہ جھیل اب سُکڑنے لگی ہے۔

(۱۷) مانَس (مانسبل جھیل)

(۱۸) نندن سَر: (نندن ناگ، نیل مت) یہ درہاَل دَرے کے قریب رتن پیر رینج کے نچلے حصے میں واقع ہے۔

(۱۹) نندی کنڈ، نندی پربت اور نندی شُور، یہ تینوں تیرتھ نندی کھیتر میں ہرمکٹ پہاڑ کے دامن میں واقع ہیں۔

(۲۰) نارائینستھان: (آج کا نارستھان) یہ ترال سے کئی میل دور ہے۔ یہاں ایک پتھر کا مندر ہے جو کشمیر کے سبھی مندروں کی تعمیروں سے مختلف ہے۔ اس کے قریب ایک نالہ بہتا ہے۔ یہاں پُرانے زمانے میں کئی رنگوں کی پتھریلی مورتیاں بنتی تھیں جو سارے شمالی ہندوستان میں مہیا کی جاتی تھیں۔

(۲۱) پنچ ہست: ویری ناگ کے قریب آج کا پانژتھ گاؤں۔

(۲۲) پانڈو تیرتھ

(۲۳) پُشکر: اس نام کے دو تیرتھ، ایک فیروز پور اور کھاگ کے بیچ اور دوسرا لیدر کے کنارے بجبہاڑہ سے پہلگام جانے والے راستے میں آتا ہے۔

(۲۴) رام تیرتھ

(۲۵) سویمبھو (پرگنہ مَچھی پورہ میں)

(۲۶) سوڈر ناگ

(۲۷) تکھشک ناگ (آج کے زیون گاؤں میں قائم ہے۔

(۲۸) تارسَر

(۲۹) ترپُریش (جھیلِ ڈل کے کنارے پر)

(۳۰) وراہ مُول: آج کا شہر بارہمولہ جس کا ذکر کئی کتابوں میں آتا ہے اور جو وتھ دریا کے کنارے آباد ہے۔

(۳۱) واسُکی ناگ (علاقہ کنڈ میں آج واسک ناگ نام سے مشہور۔

(۳۲) ”وجیشور“ (پرگنہ ڈلر بمطابق نیل مت)

(نوٹ) ترال میں بھی ایک گاؤں زیون ڈلر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بجبہاڑہ کے آس پاس کوئی بہت بڑی جھیل رہی ہو جس کا نام ڈُلر تھا۔ اِسی لئے پرگنہ ڈلر نام پڑا۔

❖❖❖❖❖
❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖
❖❖❖❖❖
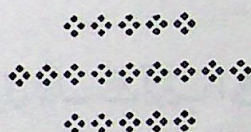
کشمیر کی تواریخ، تمدن اور تہذیب پر وسطِ ایشائی اثرات

کشمیر اگرچہ پہاڑوں سے گھِرا ہے لیکن زمانۂ قدیم میں یہ سِلک رُوٹ (Silk Route) سے وابستہ ہونے کی وجہ سے افغانستان، لداخ، سمرقند، کاشغر، ختن، چین اور رُوس سے تجارتی تعلقات میں منسلک رہا۔ کشمیر سے زعفران، اُون، شال دُوشالے اور دیگر اشیاء اِن ممالک میں بیچنے کے لئے جاتے تھے۔ چین سے دریائے چینی کا کپڑا، دارِ چینی، کھانڈ چائے اور اَدویات کشمیر میں آیا کرتے تھے۔ اِسی طرح وسطِ ایشیاء کے دیگر ممالک سے بھی تجارتی اور تمدّنی تعلّقات قائم تھے۔ کشمیری بودھ عالم تِبت، چین، جاوا اور سماٹرا کے ممالک میں بودھ دھرم کا پرچار کرنے گئے۔ چین کے سفیر اوکانگ اور ہیون سانگ کشمیر میں کئی برس رہ کر بودھ علوم کا مطالعہ کرتے رہے۔ بعد کے زمانے میں وسطِ ایشاء کے مختلف کھانے اور پوشاک کشمیر میں مقبولیت پاگئے۔ کشمیر کی کچھ تعمیرات پر چین کے اثرات واضح ہیں۔ ہند اور گاندھار طرزِ تعمیر کے اثرات یہاں کے مندروں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ آستھانوں (کشمیری اَستان) کی تعمیر میں بھی یہ اثرات

صاف دیکھے جاسکتے ہیں۔ جیسے چار بام چھت وغیرہ اِس طرح کے چھت آج بھی کشمیر میں موجود ہیں۔

ہندوستانی تہذیب

اگرچہ کشمیر پہاڑوں سے گِھرا تھا لیکن ہند کے لوگ آریہ، بودھ وغیرہ یہاں آتے رہے۔ ایسا لگتا ہے کہ چونکہ کشمیر کے لوگوں کے لئے پرانے زمانے میں عُبور و مُرور کے ذرائع موزوں نہ تھے اِس لئے یہاں کے لوگوں نے ہندوستان کے سبھی مقدس تیرتھوں کو کشمیر کے مختلف مقامات میں قائم کیا۔ نیل مت پُوران میں دئے گئے تیرتھوں کا ذکر ہندوستان کے تیرتھوں سے صاف ملتا ہے۔ جو اِس بات کو واضح کرتا ہے کہ یہ نام ان لوگوں نے دئے ہوں گے جو یہاں اس زمانے میں مختلف خِطوں سے آتے رہے۔ اِس طرح وِشنُومت، شِومت، بودھ مت اور بعد میں اِسلام یہاں پھیلتے رہے۔ یہ بات اس اہم تمدنی امتزاج کی اور اشارہ کرتی ہے جس کے لئے کشمیر ہمیشہ مشہور رہا۔ پہاڑوں کے باوجود، ہُشک، کشان، ہُن اور دیگر حملہ آور کشمیر کی وادی میں وارد ہوئے۔ لیکن نیل مت پُوران میں جو اہم بات درج ہے وہ اس شلوک میں واضح ہے کہ نیک اِرادے سے آنے والے لوگوں کا خیرمقدم کیا جائے اور بُرے اِرادے سے آنے والوں کو مناسب سزا دی جائے۔ شلوک اِس طرح ہے۔

شلوک نمبر ۸۷۲ نیل مت پُوران)

مطلب:- جو لوگ مختلف ملکوں سے کشمیر وارد ہوں ان کی تعظیم کی جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی جرم کا مرتکب ہو تو ایسے سارے اشخاص، اے کشپ! سزا کے مستحق ہوں گے۔

نیل مت پُوران میں مختلف قبیلوں کا تذکرہ

نیل مت پُوران میں جن قبیلوں کا ذِکر آتا ہے وہ اِس طرح ہیں۔

(۱)	ناگ	(۲)	پِشاچ
(۳)	دارَو	(۴)	ابھسار
(۵)	گاندھار	(۶)	جُھنڈُر
(۷)	شاکا	(۸)	کھش
(۹)	ٹنگن	(۱۰)	مانڈو
(۱۱)	مَدر	(۱۲)	اَنتر گرِی اور بہر گرِی

اِن سے ناگ اور پِشاچ کشمیر میں رہتے تھے اور دیگر آس پاس کے علاقوں میں ناگ سال بھر کشمیر میں رہتے تھے، پشاچ، کشمیر اور صحرائے گوبی میں رہتے تھے۔ اِن کا راجہ نِکُمبھ تھا۔ ناگوں کا راجہ نیل تھا جس کی راجدھانی ''دَھنَد'' پہاڑ کے پاس تھی۔

ناگ جاتی اور کشمیر

نیل مت پُوران کے مطابق کشمیر جسے ''ستی دیش'' بھی کہا جاتا

تھا، میں زمانہ قدیم میں فقط ناگ قبیلے کے لوگ ہی سکونت پذیر تھے۔ اس کے بعد پشاچ اور منو کی نسلیں بھی ان کے ساتھ رہنے لگیں۔ ناگ لفظ کے کئی معنی ہیں، جیسے سانپ، چشمہ، بادل، ہاتھی اور ناگ قوم کے لوگ وغیرہ۔ قدیم ہندوستانی ادب میں اِس قوم کے بارے میں اِقتباسات ملتے ہیں۔ مختلف عالموں نے اِن کے بارے میں اِظہار خیال کیا ہے۔ فرگوسن انہیں "تُورانی" سٹاک کے بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ شمالی ہند میں رہتے تھے۔ کچھ برس بعد انہیں جنگجو آریوں نے فتح کیا۔ اُس کا کہنا ہے کہ آریہ اور دراوڑ سانپ کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ جنرل کننگھم اِنہیں شاہمار پُوجک (شاہمار کی عبادت کرنے والے) بتاتا ہے اور اِن کی مناسبت "سکیتھو میڈین زوہاک (Scytho-Median Zohak) سے دیتا ہے۔ تین قدیم سِکّے جن پر سانپ کی تصویر کندہ ہے اور "کادس" داستان جو پُرانے برہمی رسم خط میں لکھی گئی ہے، یہ سب چیزیں مغربی پنجاب سے دستیاب ہوئی ہیں۔ کننگھم نے ان کا تعلق ابتدائی "تکھوں" سے، جو ناگا سردار تکھشک کے اولاد تھے بتایا ہے۔ ان کو کدرو سے پیدا ہونے کی وجہ سے کدرو کہا جاتا تھا۔

کرنل ٹاڈا اس نسل کی نشاندہی "تورشکوں" سے کرتا ہے جو "اورما" میں سکے تھیا (Scythia) میں رہتے تھے۔

مسٹر کارلائل کا کہنا ہے کہ "اسُر" اور ناگ دونوں ہی ذی عزت خاندان کی اولاد تھے اور دراصل ان کا تعلق ہندو نسل کے قدیم

آریوں سے تھا۔

ڈاکٹر گریرسن کا کہنا ہے کہ میرا یقین ہے کہ وہ (ناگ) ہُنزا اور نگر کے باشندے تھے، جن کی زبان ''بُرشکی'' آج تک کسی زبان کے خاندان سے منسلک نہیں ہوپائی ہے۔ جہاں تک سی ایف اولڈھم (C.F.Oldham) کا تعلق ہے وہ ناگوں کو سورج کی عبادت کرنے والے اور سنسکرت زبان جاننے والے مانتے ہیں جن کا قبیلیاتی نشان (Totam) سانپ یا تاجدار سانپ تھا۔

ایل، بی، کینی (L.B.Kenny) نے اپنے ایک مضمون ''مگدھ میں ناگ'' میں کئی عالموں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ناگ ''دراوڑ'' تھے جو آریوں کے ہندوستان آنے سے قبل ہندوستان کے شمالی خطے میں رہتے تھے۔

نیل مت پُوران اور ناگ

نیل مت نام سے صاف ظاہر ہے کہ راجہ نیلؔ ایک ناگ تھے اور اُن کی تعلیمات (Teachings) کا تعلق ناگوں سے ہے۔ ناگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ پرجاپتی کشپ اور اِس کی بیوی کدرو کی اولاد تھے۔ کدرُو دکھشؔ '' کی بیٹی تھی۔ اسی طرح دیو، دتیہ، دانو، کھشؔ، برہدر اور گرُڑ وغیرہ قبیلے بھی کشپ کے بیٹے تھے۔ گرُڈ سے اِن کی دُشمنی اِن کے سردار واسکی سے تھی۔ اس پر واسکی نے دیوتا وِشنو سے اس بارے میں

اِلتجا کی، جس نے ستی سر (کشمیر) میں ان کی حفاظت کی گارنٹی دی اور نیل کو اِن کا راجہ مقرر کیا۔ اس کے بعد دیوتاؤں سے درخواست کرنے پر سبھی دیوتا ستی سر کی چوٹیوں پر جمع ہوئے اور راکھش جلودبو کو، جس نے جھیل کے کنارے رہنے والے لوگوں کی تباہی مچائی تھی، مار ڈالا، زاں بعد اننت (Annant) نے ہل سے شمال کی جانب پہاڑ کاٹ کر ستی سر کا پانی نکالا اور وادی سالوں بعد خشک ہوئی۔ اُس کے بعد ناگ وادی میں آرام سے رہنے لگے لیکن صحرائے گوبی سے آنے والے پِشاچوں کے ساتھ اِن کی نہیں بنتی تھی۔ آخر کار ایک برہمن جس کا نام چندردیو تھا، کی کوششوں سے ناگوں اور پِشاچوں میں صلح ہوگئی۔ اس طرح وہ پورے سال کے لئے وادی میں رہنے لگے۔ اس صلح پر جو دعوتیں ہوئیں ان کا رواج ابھی تک کشمیری پنڈتوں میں چلا آرہا ہے۔ یہ ہیں:

(۱) یکھش اماوسیا": کو کشمیری زبان میں کھبورِ مارَس کہتے ہیں جس روز یکھشوں کے نام کھچڑی دی جاتی ہے اور گھر کے سب لوگ کھچڑی کھاتے ہیں۔ یکھشوں کو ماش اور چاول کی اور گھر کے سبھی لوگوں کے لئے مونگ اور چاول کی کھچڑی پکتی ہے۔

(۲) گاڑ بتہٕ: (یعنی مچھلی اور بات) اِس روز پہلے مچھلی اور بھات پکا کر چھت پر رکھا جاتا ہے اور پھر وہ سبھی گھر والے جو ماس کھاتے ہوں، مچھلی اور بھات کھاتے ہیں۔ یہ رسم کچھ پنڈت گھروں میں نہیں پالی جاتی ہے۔ "یکھش اماوسیا" کو کشیر زبان میں "کیچِہ ماؤس" تقریب بھی ماہ پوہ

میں منعقد ہوتی ہے۔ یہ تیوہار اکثر دسمبر جنوری میں آتے ہیں۔

نیل مت پُوران میں ۶۰۳ ناگوں کے نام درج ہیں۔ اور نیل مت میں کہیں کہیں ناگوں کی پوجا کا بھی ذِکر آتا ہے۔ لگتا ہے کہ یہ ۶۰۳ ناگ جن کے ناموں کی فہرست نیل مت پُوران میں درج ہے، ناگوں کے سردار رہے ہوں گے۔

ایک ناگ جس کا نام "شڈنگل" تھا اور جو لوگوں کی عورتوں کو بھگا کر لے جاتا تھا، کو ناگ راجہ نیل نے کشمیر سے جلا وطن کر کے "داروا" میں "اُشرک" چوٹی پر بسنے کا حکم دیا۔

دوسرا ناگ جس کا نام "مہا پدم" تھا نے چندر پور شہر کو چالاکی سے راجہ وشوگشو سے دان (خیرات) میں حاصل کیا۔

ناگ راجہ نیل "مانووں (Manavas) کا خاص خیال رکھتے تھے۔ یہ لوگ ملک کے مختلف خطوں سے کشمیر آئے تھے اور یہاں بس گئے تھے۔ نیل نے برہمن چندر دیو کو خوشامدید کہا اور اُس کے مشوروں سے ناگوں اور پشاچوں میں صلح کروائی۔ جس سے لوگ اَمن چین سے رہنے لگے۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ کشمیر میں عورتوں کے سروں پر ماضی قریب میں جو پہناوا رہتا تھا اُس میں "ترنگ" اور "قصابہ" دونوں سانپ کے گول تاج (Hood) کی طرح کے ہوتے تھے۔ پنڈتوں کی عورتوں کے "ترنگ" پر ایک لمبی "پُوٗژ" ہوتی تھی جو سانپ کی شکل کے ہُو بہُو ہوتی تھی۔ اِسی طرح قصابے کی گول شکل بھی اِس نشانی کی اور اشارہ کرتی

ہے۔ اِس پر بھی "پوٗژ" کا استعمال ہوتا تھا۔ بوڑھی کشمیری عورتوں میں کئی ابھی تک اس طرح کی سر کی پوشاک (Head-gare) پہنتی ہیں۔ پُرانے زمانے میں کشمیری پنڈتوں میں "اننت چتردشی" کے روز زنار میں دھاگے کا ایک چھوٹا سانپ جسے کشمیری میں "اَننتھ" کہتے ہیں، پہننے کا رواج تھا۔

ناگوں کا ذِکر، ویدوں مہابھارت، رامائن، مختلف پُورانوں اور بودھ گرنتھوں میں بھی آیا ہے۔ اِن سبھی شہادتوں سے پتہ لگتا ہے کہ ہندوستان کے ماقبل تواریخی دَور میں سانپوں کی پوجا کرنے والے لوگ موجود تھے۔ شاہمار، ابھی تک چین میں ایک قومی نشان سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ناگ پنچمی کو سانپوں کی پوجا دودھ وغیرہ سے ہوتی ہے۔ ناگ پہلے پہل ویدک آریوں کے مخالف تھے لیکن بعد میں کچھ آریائی قبیلوں نے اِن سے دوستی کرلی، اِس بات کا ثبوت راجہ اِندر کی ناگ سردار تکھشک سے دوستی اور پانڈووں کے بھائی ارجن کی ناگ قوم کی بیوی سے شادی سے مہیا ہوتا ہے۔ ان دونوں واقعوں کا ذِکر مہا بھارت میں موجود ہے۔

فرگوسن اور ٹاڈ کا یہ کہنا کہ ناگ باہر سے آئے تھے، مان لینا موزوں نہیں لگتا۔ جہاں تک گریرسن کا یہ کہنا کہ وہ (ناگ) نگر اور ہونزا سے آئے تھے، ابھی تحقیق طلب ہے۔

سب سے معقول بات یہی لگتی ہے کہ ناگ کشمیر اور شمالی ہند کے رہنے والے تھے۔ یہ لوگ ویدک آریوں سے قبل موجود تھے۔ راجہ نیل کی حکومت کے قواعد و ضوابط میں جمہوریت کے عنصر نظر آتے ہیں اور اس دور کے

کشمیر کی مکمل تصویر نیل مت پُوران کا مطالعہ کرنے سے ہمارے سامنے آتی ہے۔

نیل مت اور دیگر اہم کتب میں پشاچ

نیل مت پُوران میں شلوک ۲۰۳ سے ۲۰۶ تک پِشاچوں کے ایک جُھنڈ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ "دیتیوں" کی جانب دوستانہ رویّہ رکھتے تھے۔ اور صحرائے گوبی میں رہتے تھے۔ نیل مت میں پِشاچوں کے راجا نِکمبھ کا بھی ذکر آتا ہے جسے کبیر نے پانچ کوٹی (تعداد) پِشاچوں کو قابو میں رکھنے کیلئے مامور کیا تھا۔ ناگوں پر کشپ کے شاپ (شراپ) کی وجہ سے پشاچ سال میں چھ ماہ کیلئے کشمیر میں رہتے تھے۔ نِکمبھ سال کے چھ ماہ ہماچل میں گزارتا تھا۔ پِشاچوں کا ذِکر بھی وید، مہابھارت، "گن پتھ" اور پُورانوں میں کئی جگہ پر تفصیل سے درج ہے۔

پشاچ اور ان کی زبان پشاچی

ہندوستان میں عام لوگوں کی زبان کو کئی پراکرِتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں پشاچی پراکرت ایک اہم زبان ہے جس کا ذِکر "پراکرت" زبان کے قواعدداں (Grammarians) جیسے وررُچی (Vararuchi) ہیم چندر، ترِوِکرم، لکشمی دھر، وغیرہ نے کیا ہے۔ جو پراکرت زبان "کے کے یا" (Kekaya) ملک میں بولی جاتی تھی اِسے ٹکسالی پِشاچی (Standard Paisaci) کہا گیا ہے اس زبان کے بارے

میں کچھ جغرفیائی ثبوت بھی پیش کیے گئے ہیں۔ گریرسن کہتا ہے کہ کچھ پُورانوں (Puranas) کے مطابق "کشپا" (آج کا فرستان) میں "پےَ شاچیِ" (پشاچی) ایک کافی اہم کافر قبیلے کا نام ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نام پشاچی زبان سے منسلک ہے۔ "پے شاچکا" ایک پہاڑ کا بھی نام ہے۔ اِسی طرح کلہن اپنی راج ترنگنی میں "پےَ شاچک پور" نام کے گاؤں کا ذکر کرتا ہے۔

جارج مارگنسٹرین (George Morge nstierne) کی حالیہ تحقیق کے مطابق پچگھان میں پشاہی، پشاہی کاسَن (کاسم وادی کے اندراب میں ایک گاؤں) لگھمن (Laghman) میں پشاہی علی شنگ (Alishang) میں پشاہی نام کے گاؤں پشاچی زباں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

راقم نے پشاچی پراکرت اور کشمیری زبان کے ماخذ کے بارے میں ایک انگریزی مضمون لکھا ہے۔ جس کا عنوان ہے (Origin of Kashmiri Language - A New View Point)[1] یہ مضمون ڈاکٹر راج مَل بورا کی کتاب، بھارت کے بھاشا پریوار (ہندوستانی زبانوں کے خاندان) اور خصوصی سالنامہ رسالہ وِتستا (Vitasta) کلکتہ میں حال ہی میں چھپا ہے۔ اِس کے مطابق "پشاچی پراکرت" میں اردھ، ماگدی اور شورسینی کافی اہم ہیں۔ رام سرمن اور مارکانڈییہ (Markandeya) ایک سنسکرت شلوک کا حوالہ دے کر گیاراں پشاچی پراکرتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ پراکرِت اس طرح سے ہیں:

(۱) کانچیہ دیلش (۲) پانڈییہ

1 بھارت کے بھاشا پریوار۔ مصنف ڈاکٹر راج مل بورا سنہ ۲۰۰۴ آلیکھ پرکاش وی - ۸ شاہدرا دلی۔

(۳) پانچال (۴) گوڑ

(۵) ماگدھ (۶) وڑاچڑ

(۷) دکشنانیم (۸) شورسین

(۹) کے کیہ (Kykeya) (۱۰) شابر

(۱۱) دراوڑ

پی سی باگچی (P.C.Bagchi) چولا پشاچی میں ''کشمیر کاز'' (Kashmirikas) کا ذکر کرتے ہیں۔ اِس طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ پشاچی پراکرت سارے ملک میں رائج زبان تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور عالم گُناڈیہ نے اِسی زبان میں سات لاکھ اشلوکوں میں برہت کتھا (Brihat-Katha) نام کی مشہور کتاب تحریر کی۔ میں نے بھوری کدل سرینگر کے ایک برہمن کے پاس ۱۹۳۶ء میں یہ کتاب دیکھی تھی جو شاید شاردا رسم خط میں اُتاری گئی تھی۔ کہتے ہیں جب گُناڈیہ یہ کتاب لے کر راجا ساتواہن کے پاس گئے تو اُنہوں نے اِس کام کی مناسب تعریف نہیں کی اور گناڈیہ نے مایوس ہو کر ۶ لاکھ شلوک ایک جنگل میں جاکر پڑھنے کے بعد جلا ڈالے۔ لیکن آخری ایک لاکھ شلوک راجا ساتواہن نے محفوظ کر لئے۔ مشہور کشمیری عالم سوم دیو نے گناڈیہ کی کچھ کہانیوں کا ترجمہ ''کتھا سرت ساگر'' نام سے چھاپا جس کا ترجمہ بعد میں چل کر انگریزی میں ہوا۔

راج ترنگنی کے دُوسرے اہم ترجمہ کار آر ایس پنڈت نے اپنے

ترجمے کے ایک فٹ نوٹ میں لکھا ہے کہ بقول مشہور سنسکرت عالم و شاعر کھیمِندر (کشمیر کے رہنے والے) سوم دیو پہلے عالم تھے جنہوں نے گناڈیہ کی ''پرہت کتھا'' (پشاچی) کا سنسکرت زبان میں ترجمہ کیا۔

ڈاکٹر رام بلاس شرما کے مطابق پشاچ کا لفظی معنی زرد رنگ ہے۔ ہند کے اہم لغت نویس ساین (Syin) بھی اس لفظ کے معنی یہی بتاتے ہیں۔ لفظ پِش (Pish) کا مطلب کچا مانس ہے۔ یہاں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ابتدائی زمانے میں پشاچ کچا مانس بھی کھاتے تھے۔ اتھروید کے مطابق پشاچ شمال مغربی ہندوستان میں رہتے تھے۔ اس وید میں پشاچوں کا ذکر گندھرو اور اپسرس (Apsaras) جاتیوں کے ساتھ آیا ہے۔

پشاچ، کسی لڑکی کو بھگا کر اُس کے ساتھ شادی کر لیتے تھے۔ شادی میں دُلہن کے رشتہ داروں کی اور سے دولہے کو گالیاں دی جاتی تھی۔ یہ رسم شمالی ہند کی کچھ قوموں میں ابھی تک رائج ہے۔ اس میں دولہے کا جوتا چوری کرنا بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ کچھ عالموں نے پشاچوں کے آدم خود ہونے کی بات بھی کہی ہے۔ اس طرح کی دو ایک داستانیں کشمیری زبان میں بھی موجود ہیں۔

یہ کہنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ مہابھارت کے زمانے میں کچھ پشاچ پنجاب میں بس گئے اور انہوں نے پانڈوں کے خلاف جدوجہد میں ناگ قوم کی مدد کی۔ راج ترنگنی کے مطابق راجا گونند جو مہابھارت کی جنگ کے وقت کشمیر کے راجا تھے نے پانڈوؤں کے دشمن راجا جراسند کی

مدد کی تھی اور وہ یادوؤں کے ہاتھوں مارا گیا۔

نیل مت کے زمانے میں سماجی اور معاشی تنظیمیں

(۱) برہمن

ان کا کام شاستروں کے مطالعہ میں مصروف رہنا پڑھنا[1] پڑھانا، غور و فکر کرنا، یگیہ وغیرہ سرانجام دلانا، عبادت کرنا اور ''ویدوں اور ویدانگوں'' کا پڑھنا تھا۔ نیل مت میں مختلف دھارمک کاموں میں عبادت پوجا اور ہوَن (خوشبودار چیزوں کا منتر پڑھ کر آگ میں عقیدت سے جلانا) کرانے میں برہمنوں کی شمولیت لازمی تھی۔ راجا کو تخت نشین کراتے وقت برہمنوں کے ذریعے خاص یگیہ اور دیگر فرائض سرانجام دئے جاتے تھے۔ ہوم یا یگیہ کئی طرح کے ہوتے تھے جو مختلف مذہبی تیوہاروں وغیرہ میں براہمنوں کی موجودگی میں عمل میں آتے تھے۔ برہمن علمِ فلکیات اور علمِ جوتش کا بھی مطالعہ کرتے تھے۔ انہیں وقت کے بارے میں گننا، جوڑنا اور سال کے مختلف اوقات کے بارے میں مکمل واقفیت ہوتی تھی۔ خاص کر علمِ فلکیات کے بارے میں کشمیری برہمنوں کو اِس علم کے محافظوں (Proctectors) کا خطاب دیا گیا ہے۔

برہمن پُورانوں سے بھی واقف تھے اور اُن کا پاٹھ بھی ان کے مطالعہ اور کام میں شامل تھا۔ نیل مت پُوران میں برہمنوں کو مختلف تیوہاروں، دھارمک کاموں، یگیہ اور ہوَن کے موقعوں پر عطیات دینے کا

1 بچوں کو پڑھانے کے لئے گورُوکل اور آشرم تھے، جہاں طلباء کو تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا جاتا تھا۔

تفصیلی ذکر موجود ہے۔ نیل مت کے کئی شلوکوں میں برہمنوں کی تعظیم اور آو بھگت کی بات کہی گئی ہے۔ برہمن سبھی دیوتاؤں کے مقررہ دنوں پر پوجا کرواتے تھے اور اس کے لئے انہیں ججمان کی اور سے اناج، کپڑا، پیسہ وغیرہ دان میں دیا جاتا تھا۔ گھر گھر میں اِن کی عزت کی جاتی تھی۔

(۲) کھتریوں کے فرائض اور سماجی درجہ

نیل مت پُوران میں کہیں کہیں پر ہی کھتریوں کے فوجی کردار کا ذکر آتا ہے۔ وہ ہتھیار چلانے میں ماہر بتائے گئے ہیں۔ اِس دستاویز کے مطابق دُرگا (جنگ کی دیوی) کے مندروں میں مخصوص دِن پر ہتھیاروں کی پوجا ہوتی تھی۔ برہمنوں کے بعد سماج میں ان کا درجہ دوسرا تھا۔ نیل مت کے زمانے میں برہمنوں اور کھتریوں کے درمیان کسی طرح کا جھگڑا نہیں ہوتا تھا۔

(۳) ویش (تجارت اور زراعت کا کام کرنے والے)

ویشوں کے بارے میں نیل مت پُوران لفظ ورِتی (Vritti) کا استعمال کرتا ہے۔ جسکا مطلب کھیتی باڑی، مویشی پالنا اور تجارت کرنا ہے۔

(۴) شُودر

یہ وہ لوگ تھے جو اونچی ذات کے لوگوں کے گھروں میں کام کرتے تھے۔ لیکن ایک بات قابل غور ہے کہ نیل مت کے مطابق اِن کے مالک اُن سے ہمدردی کا برتاؤ کرتے تھے اور جب بھی گھر میں دوستوں یا رشتہ داروں کو کسی دعوت پر بُلایا جاتا تھا تو اُن کو (نوکروں کو) اِن دعوتوں میں شامل کر لیا جاتا تھا۔ گھر کا مالک اِن کی صحبت میں بیٹھ کر دعوت کا لُطف

اٹھاتے تھے اور اِن سے کوئی بھید بھاؤ (تفرّق) نہیں رکھتے تھے۔

اِن میں دو طرح کے لوگ شامل تھے۔

(۱) کرم جی وی (مزدوری یا دیگر کام کرنے والے

(۲) شِلپی (یعنی چھوٹے صنعت کار، کاریگر) اِن میں دست کار، یعنی جُلاہے، ترکھان، سنار، چاندی کے زیور بنانے والے، لوہار، چمڑے کی اشیاء بنانے والے کُمہار وغیرہ شامل تھے۔ بڑی بڑی تقریبات پر یہ لوگ دیگر سماجی رُتبہ رکھنے والے لوگوں سے عطیہ حاصل کرتے تھے اور انہیں اپنی بنائی ہوئی چیزیں عطیئے کے طور پر دیتے تھے۔ صنعت کار اور کاریگر اسوج مہینے کے اندھیرے پکھواڑے کے آٹھویں روز بدھر کالی کی پُوجا کرتے تھے اور دُرگا کے مندر میں بھی اپنے اَوزاروں اور آلوں کی پوجا کرتے تھے۔ راقم نے چند برس قبل پونا میں ٹیمپو چلانے والوں کو اپنے تھری ویلروں میں پھول مالائیں ڈال کر اِن کی پوجا کرتے دیکھا ہے۔

نیل مت پُوران میں درج ہے کہ جب راجا کو تخت نشین کیا جاتا تھا تو شُودر لوگ راجا کے محل میں اِس تقریب میں باضابطہ طور شامل ہوتے تھے۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ نیل مت دور کی سماجی تقسیم کام کے حساب پر مبنی تھی نہ کہ ذات پر۔

نیل مت میں آشرموں (یعنی برہمچریہ گرہست[1]) بان پرستھ اور سنیاس) کا ذِکر موجود نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ چھوٹی عمر میں شادی ممنوع تھی۔ بان پرستھ اور سنیاس کی اصطلاحیں نیل مت میں موجود نہیں۔ اس میں گھریلو زندگی، خاندان

---

1 گرہست = دیکھئے فیروز اللغات صفحہ ۵۷۲، انجمن بک ڈپو ۴۲۰۸، نئی دہلی-۶ سنہ ۱۹۹۸

کا کھیا اور اِس سے متعلق کنبے کی زندگی کے بارے میں ہدایات درج ہیں۔

کنبے کی زندگی

نیل مت میں خاندان یا کنبے کے بدلے لفظ کُٹمب اور پریوار کا اِستعمال ہوا ہے۔ ان الفاظ کا استعمال آج تک ملک کے مختلف حصّوں میں ہو رہا ہے۔ مالک کنبہ کو "گرہست" کہا گیا ہے۔ تمام تقریبات، رسومات اور رواج جو کشمیر میں رائج تھے اِن میں گھر کے مالک، اِس کی بیوی اور بچوں کا شریک ہونا لازمی بتایا گیا ہے۔

دَورِ نیل مت اور عورتیں

نیل مت کے مطابق سماج میں عورتوں کا درجہ بلند تھا۔ اِن سے کوئی تفریق نہیں برتی جاتی تھی۔ گھر میں اِن کی عزت ہوتی ہی تھی، گھر سے باہر، نیل مت اِنہیں سبھی تیوہاروں اور سماجی تقریبات میں شامل ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ کھیتوں میں بیج بوتے وقت، موسیقی، ناچ اور دعوتوں میں کسانوں کی عورتیں باضابطہ طور شریک ہوتی تھیں۔

"اِرامنجری پُوجن" (میرے خیال میں اِراکُسُم کا مطلب کشمیر پھول وِرَکم" سے ہے جو بسنت کے دِنوں میں جگہ جگہ کریوں اور باغات میں خود اُگ آتے ہیں۔ اس تیوہار پر جسے پھولوں کا تیوہار کہا گیا ہے، عورتوں کو پھولوں کے ہار تحفتاً دئے جاتے تھے۔ اسی طرح "شراونی تیوہار" (شلوک ۱۴۷) پر جس میں عورتوں کے پانی میں کھیلنے کے بارے میں کہا

گیا ہے، عورتوں کو مردوں کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لینے کی کوئی مناہی نہ تھی۔ جہاں تک دیوتاؤں کا تعلق ہے ان سے منسلک دیویوں کی بھی پوجا ہوتی تھی۔ جیسے شنکر کی ستی کے ساتھ، وشنو کی لکشمی کے ساتھ، سیتا کی رام چندر جی کے جنم دِن پر اور رادھا کی کرشن کے جنم دِن پر۔

آر، سی، ''ہزارا'' (R.C.Hazara) کا کہنا ہے کہ پُورانوں کے مطابق عورتوں کو سماجی اور مذہبی آزادی مکمل طور پر مہیا نہ تھی۔ لیکن جہاں تک نیل مت پُوران کا تعلق ہے، کشمیر میں اِنہیں مکمل آزادی حاصل تھی۔ ان کے ساتھ کوئی بُرا سلوک نہیں ہوتا تھا۔ اِس بات کی شہادت میں کشمیر کے مشہور شاعر بلہن نے کہا ہے کہ کشمیر کی عورتیں روانی اور خوش اسلوبی سے سنسکرت اور پراکرت بول سکتی تھیں۔ (دیکھئے بلہن کا وکرمانک دیو چرتر'' ۱۸-٦) اِسی طرح دامودر گپت نے اپنی تخلیق ''کٹنہ مٹا'' میں اِن مضامین کی فہرست درج کی ہے جو کشمیری عورتیں اس دَور میں سیکھ سکتی تھیں۔ کلہن کی راج ترنگنی میں ایسے بے شمار واقعات درج ہیں جو نیل مت دور میں مذہب اور سیاست کے میدان میں عورتوں کے اعلیٰ درجے کی واقفیت مہیا کرتے ہیں۔

نیل مت پُوران عورتوں کی جنسیات کے بارے میں نہ کہہ کر اِن کی موسیقی اور رقص کی صلاحیتوں کی وضاحت کرتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو اِس میدان میں اپنے جوہر دکھانے کی پُوری آزادی تھی۔

گُشانوں کے وقت میں ہندوستان کے میدانی علاقوں اور وسط

ایشیا کے مختلف شہروں کے ساتھ کشمیر کے تجارتی تعلقات اِس بات کے مُظہر ہیں کہ لوگوں کی اکثریت تجارت میں مصروف تھی اور لوگ کھیتی کی اور کم دھیان دیتے تھے، لیکن جب ہُنوں (Huns) کا دور آیا تو کئی تجارتی راستے بند ہو گئے اور لوگوں نے کھیتی کی اور زیادہ توجہ مرکوز کی۔ اس طرح زمیندار روز بہ روز امیر ہوتے گئے اور کسان جو دُوسروں کی کھیتی فصلوں کی حصہ بٹائی پر کرتے تھے غریب ہوتے گئے۔ نیل مت میں معاشرتی تنظیموں کے بارے میں زیادہ نہیں لکھا گیا ہے۔ بلکہ سماج میں کام کی بنا پر تقسیم، برہمنوں کی تعظیم، برہمنوں اور کھشتریوں میں کسی طرح کا نفاق نہ ہونے، عورتوں کے اونچے درجے اور اِن کی سماجی آزادی، گھروں کی خوشحالی اور مختلف موقوں پر مہمانوں اور دوستوں کی آو بھگت کے بارے میں تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ گھر میں ایک بیٹے کا جنم اچھا شگُن سمجھا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں دعوتیں ہوتیں، برہمنوں اور نوکروں کو تحفے دئے جاتے تھے۔ بچوں کی سماج میں کافی عزت تھی۔

تفریح اور تمدّن

نیل مت، قدیم دور میں کشمیر میں موسیقی، رقص اور ڈراما سے عام لوگوں کی تفریح کے بارے میں مفصل طور واقفیت بہم پہنچاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہروں میں تمدنی سرگرمیوں کے ساتھ قصبوں اور بڑے دیہات میں بھی یہ سرگرمیاں شدومد سے جاری تھیں۔ اِس سے معلوم ہوتا

ہے کہ لوگ خوشحال تھے اور تفریحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

موسیقی (سنگیت)

ہر تیوہار اور تقریب پر چاہے وہ دَھارمک ہو یا سماجی یا موسیقی جیسے، نئی برفباری (پہلی برفباری) یا کھیتی کا کام شروع کرنے کا دِن ہو، مختلف سازوں سے سنگیت اور رقص کی محفلیں سجائی جاتیں تھیں۔ اِس زمانے میں چار طرح کے پیشہ ور گانے والے ہوتے تھے۔ جن سازوں کا موسیقی کے بارے میں نیل مت میں ذکر آیا ہے وہ ہیں۔

(۱) وِینا (سنسکرت ڈکشنری: وی، ایس، آپٹے کے مطابق سارنگی)

(۲) شنکھ (شنکھ کا ذکر رزم ناموں یعنی رامائن اور مہابھارت میں جنگ کے سلسلے میں آیا ہے۔

(۳) پٹھ (ایک طرح کا ڈرم (Drum) نیل مت میں اس کا ذکر لُوت (جدید گٹار) کے ساتھ دُوبار آیا ہے۔

(۴) ڈھول یا ڈھولک

(۵) جھانجھ یا منجیرا ادرسوت، براہم گھوش، تترنی، آنند، ماگدھ، وغیرہ

ایسا لگتا ہے کہ اِس زمانے کے سبھی سازوں کا ذِکر نیل مت میں موجود نہیں۔ اِسکے شلوکوں میں زیادہ تر ڈراموں اور رقص کی بات کی گئی ہے۔

یہ دَور مرد اور عورت سنگیت کاروں کے لئے مشہور رہا ہے۔

ہاروَن سے ملی ایک ٹائل (Tile) پر جو چوتھی صدی عیسوی کی ہوسکتی ہے

تین فن کار کنندہ ہیں۔ ''اِن میں سے بائیں طرف کا فن کار '' وینا'' (سارنگی) بیچ کا ''طبلہ'' اور تیسرا ''جھانجھ'' بجا رہا ہے۔

ناچ

بلہن کشمیری عورتوں کے رقص میں ماہر ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ مشہور شیو عالم وُسوگپت کا کہنا ہے کہ ایک رقاص یا رقاصہ رُوح ہے اور ڈراما یا ناچ دیکھنے والے تماشہ بین اندریاں (حواسِ خمسہ) ہیں۔ زرعی ناچ اِس لئے عمل میں آتے تھے کہ فصلیں ٹھیک طرح سے اُگیں اور بُری رُوحیں ان سے دُور رہیں۔

تھیٹر اور سٹیج

نیل مت میں تھیٹر کے انعقاد کا ذِکر واضح طور پر آیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اِس دَور میں کشمیر میں کئی ڈراماٹک کلب رہے ہوں گے جو عطیات یا فیس اَدا کرنے پر ڈراموں کا اہتمام کرتے ہوں گے۔ کشمیری سنسکرت شاعر بلہن کے مطابق کشمیری عورتوں کا رقص اور ڈرامہ کے فن کا مقابلہ جنّت (سورگ) کی خوبصورت دوشیزاؤں جیسے رَمبھا، چتر لیکھا اور اُروشی سے کیا جاسکتا ہے۔ ناچ اور ڈرامے میں حصّہ لینے والے فن کاروں کی لوگ عزّت کرتے تھے اور اِنہیں نیچی نظر سے نہیں دیکھتے تھے۔ نیل مت میں جن تھیٹریکل تقریبات کا ذِکر آیا ہے اُن میں سے اکثر گھروں کے باہر جشن کے اَلاؤ (Bonfire) کے قریب یا کھُلے میدانوں میں منعقد

ہوتی تھیں۔ یہ تقاریب کُھلے آسمانوں کے نیچے عمل میں آتی تھیں۔

دیگر کھیل

(۱) پھولوں سے پیار اور باغات میں اِس دَور کے کھیل۔

(۲) آبی کھیل

(۳) کشتی

(۴) جُوا تفریح کے طور پر کھیلا جاتا تھا۔

(۵) شکار کرنا اور

(۶) بچوں کا کھلونوں سے کھیلنا

فنِ تعمیر

تعمیرات کے سلسلے میں نیل مت میں حسب ذیل تعمیرات کا ذکر آیا ہے لیکن اِن کے بارے میں پوری تفصیل مہیا نہیں۔ بھون (بڑا مکان) گرہ (گھر) نیسویش (رہنے کی جگہ) آلیہ (جیسے دَیوالیہ یعنی مندر وغیرہ) "ویشم"، "ایاتنا" اور اَٹالکا (بڑا محل)۔ بودھوں کی عبادت گاہ کو چیتہ (Catiya) اور بودھ راہبوں کے رہنے کی جگہ کو "شاکیہ واسا" بودھ عالموں کے رہنے کی جگہ، کہا گیا ہے۔

مندروں کے بارے میں تعمیر کی مفصل طور وضاحت نہیں ملتی۔ نہ ہی تعمیرات میں استعمال ہونے والے مواد کا ذکر ملتا ہے۔ دریاؤں پر پُل تعمیر کئے جاتے تھے لیکن یہ کس طرح کے ہوتے تھے اِس کی تفصیل بھی

اِس دستاویز میں درج نہیں۔

مورتی اور مصوّری کا فن

نیل مت پتھر، مٹی سونا، چاندی، تانبا، لکڑی، ریت، اُون گھاس کے تنکوں اور گھی کی مورتیاں بنانے کا ذکر کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اِن میں سے مٹی، گھاس اور گھی کی مُورتیاں مختلف دُھارمک موقعوں پر گھروں میں بنائی جاتی ہوں گی۔

جہاں تک مُصوّرِی کا تعلق ہے۔ تصاویر کپڑے، دیواروں اور زمین پر بنائی جاتی تھیں۔ گوتم بدھ کے جنم دن پر لوگوں کو بودھ عبادت گاہوں کو تصاویر سے مزّین کرنے کی ہدایت نیل مت میں موجود ہے۔ زمین کو تصاویر اور رنگوں سے سجانا، مذہبی اور سماجی تقریبات پر ضروری تھا۔ ان میں سے ''ویوگ'' (رنگولی) ڈالنے کا رِواج آج تک کشمیری پنڈتوں میں چلا آرہا ہے۔ دولہے کا خوشامدید صحن میں رنگولی پر لا کر کیا جاتا ہے اور اِسی پر دلہن کو دولہے کے بائیں جانب کھڑا کیا جاتا ہے۔ رخصت کرتے وقت بھی رنگولی کا چلن اُب بھی جاری ہے۔ لگتا ہے کہ نیل مت میں جو ''بھومی شوبھا'' (زمین کو رنگوں سے سجانا) کا ذکر آیا ہے یہ رنگولی کی طرح کا رہا ہوگا۔ دامودر گپت کے مطابق مصوّری کے فن کو اشتہار (Advertising) کے طور پر بھی استعمال میں لایا جاتا تھا تاکہ مختلف اشیاء کی فروخت کو فروغ حاصل ہو۔ مُصوّرِی کا فن نیل مت کے بعد بھی

کشمیر میں اہمیت پاتا رہا ہے۔لداخ کے بڑے اور اہم گمپوں میں کشمیری فنِ مُصوّری کے بہترین نمونے موجود ہیں۔

آثار قدیمہ کی کھدائی سے جو مورتیاں برآمد ہوئی ہیں وہ مورتیوں کی فنکاری کی دلالت کرتی ہیں۔ کشمیری فن مورتی سازی کے بے شمار نمونے دنیا کے بڑے بڑے عجائب گھروں میں موجود ہیں۔ اِن میں تانبے سونے، چاندی اور ہاتھی دانت کی مورتیاں شامل ہیں۔ ہرمن گوئز کے مطابق کشمیر فنِ مصوّری و مورتی سازی کا گھوارہ رہا ہے۔ بودھ دور کے عروج میں کشمیر میں مورتی سازی اَپنے عروج کو پہنچی تھی۔ اس دور کی مورتیاں بھی ملک سے باہر کے کئی بڑے عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔

دست کاریاں

نیل مت پُوران میں دستکاروں اور اِن کے اُوزاروں کا ذکر درج ہے۔ اس بارے میں لوگوں کو دستکاریوں کے موجد ''وشوکرما'' (Visvakarma) کی پُوجا کرنے کو کہا گیا ہے۔ جن دستکاریوں کا وجود اس دَور کے پوشاک کو دیکھ کر ممکن ہے، وہ ہیں: کپڑا بُننا، چرخا کاتنا، کپڑا دھونا، رنگ سازی، اِس کے علاوہ چاندی اور سونے کے گھڑے بنانا، لوہے سے جنگی ہتھیار تیار کرنا، مٹی کے برتن بنانا (Pottery) لکڑی کا کام جیسے لکڑی کی چوکیاں، گھڑے وغیرہ بنانا، چمڑے کے جوتے تیار کرنا۔

پوشاک اور زیورات

نیل مت پُوران کے مطابق چین سے ریشمی کپڑا درآمد کیا جاتا تھا۔ کشمیر میں اُونی کمبل تیار کئے جاتے تھے۔ چائنا سلک (ریشم) سے بھی کپڑے تیار کئے جاتے تھے۔ راجہ نیل کے ریشمی کپڑے چاند کی کرنوں کی طرح چمکدار ہوتے تھے۔ مَردوں اور عورتوں کی پوشاک میں اُوپری اور نیچے کی پوشاک شامل تھی۔ نیل مت کے مطابق کپڑے سفید اور رنگدار بھی پہنے جاتے تھے۔ بودھ بھکشوؤں کیلئے (Civar) ''چیور'' نام کی پوشاک بودھ شاستروں میں بتائی گئی ہے۔ ایسا ہی ذکر نیل مت میں بھی آیا ہے۔ بیڈ شیٹ (Bed-Sheet) کا ذکر بھی اس دستاویز میں موجود ہے۔

زیورات میں کانوں کی بالیاں، بازو میں ڈالنے کا زیور یعنی کنگن یا بازو بند، مکٹ (تاج) اور ہیرے شامل ہیں۔ اِسی طرح جسم کی خوبصورتی کے لئے عطریات اور پھولوں کے ہار استعمال کئے جاتے تھے۔ عبادت (پُوجا) کے وقت جسم کو اچھی طرح سجایا جاتا تھا۔ اس کے لئے چندن کا لیپ کیا جاتا تھا۔ سُرمہ اور کنگھی کا بھی استعمال ہوتا تھا۔

خورد و نوش

نیل مت میں دیوتاؤں کو جن کھانوں کی بھینٹ دی جاتی تھی بظاہر وہی چیزیں لوگ بھی کھاتے ہوں گے۔ اِن میں اَناج، دالیں، سبزیاں، مٹھائیاں، پھل، قندمول، میوہ جات شامل ہیں۔ لگتا ہے کہ گوشت کا استعمال بھی عام لوگ کھانے کے طور پر کرتے تھے۔ لیکن ''وِشنومت''

کی مقبولیت کی وجہ سے ''وِشنو دیوتا'' کی عبادت اور پوجا میں گوشت کی ممانعت تھی۔ پشاچوں اور بھدرکالی دیوی کے لئے گوشت کی اجازت تھی۔

''پانا'' (مشروبات) میں نشے والے اور دیگر سبھی مشروبات شامل تھے۔ اس کے علاوہ نیل مت پُوران میں کھانے کی جن چیزوں کا ذکر آیا ہے وہ ہیں:

(۱) گھی (۲) پُوڑیاں

(۳) اُدرک (۴) دہی

(۵) چاول (۶) انگور

(۷) دودھ کا عام استعمال (۸) شکر

(۹) گڑ، جَو وغیرہ

پھَلوں میں انگور، کمل گھٹے اور گلاس کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔

کیسر، کدو، کسمبھ (Sunflower) نمک، شہد کالی مرچ، ماش اور مسور کی دال، لڈو، لونگ کے وڑے، بھات، آٹے سے بنائے گئے مختلف کھانے، نیل کمل، کنول، ستو، سوم رَس، ''پان''، تِل کا استعمال دیوتاؤں کو بھینٹ چڑھانے میں ہوتا تھا۔ ظاہر ہے کہ لوگ کھانے کے طور پر بھی یہ سب چیزیں استعمال میں لاتے تھے۔

مویشی، وحشی جانور اور پرندے

گائے، گھوڑے، ہاتھی، بیل، بھیڑ، بکری، اونٹ، پالتو کتے، بھینس،

مرغ گھریلو جانوروں کے طور پر پالے جاتے تھے۔ جنگلی جانوروں میں شیر، شیرِ ببر، جنگلی بیل، ہرن، مگرمچھ کچھوے، خرگوش، ہنس، چوہے اور سانپ وغیرہ شامل تھے۔ مور اور سارنگ کا ذکر بھی نیل مت میں موجود ہے۔

کھیتی باڑی

نیل مت پُوران کہتا ہے کہ کشمیر میں سبھی فصلیں خاص مقدار میں پیدا ہوتی تھیں، اچھے میوے اور سبزیاں بہتات سے پیدا ہوتی تھیں۔ پھاگن کے مہینے میں بیج بوئے جاتے تھے۔ دریاؤں، جھیلوں اور دیگر آبی ذرائعوں سے آبپاشی کی جاتی تھی۔ بھادوں کے مہینے میں یا اسوج ماہ کے شروع ہوتے ہی فصلیں کاٹی جاتی تھیں۔ جَو کی فصل کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ بیساکھ یا جیٹھ ..... میں تیار ہوتی تھی۔ بارشیں کافی ہوتی تھیں اور بھاری سیلاب بھی آیا کرتے تھے۔ برفباری خوب ہوتی تھی۔ نیل مت میں خشک سالی اور قحط کا ذکر بھی آیا ہے۔ کشمیر میں مختلف جگہوں پر بازار قائم تھے۔ کتک کے مہینے میں دکانوں کو سجانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ کشمیر میں نمک پیدا نہیں ہوتا تھا اور باہر سے منگانا پڑتا تھا۔ کھیمندر نے پیر پنچال (بانہال) کی سڑک کو راہِ نمک (Salt Road) کا نام دیا ہے۔ اِسی سڑک سے دیگر اشیاء جو کشمیر میں پیدا نہیں ہوتی تھیں، درآمد کی جاتی تھیں۔ کشمیر میں زعفران کی بہترین کوالٹی (Quality) پیدا ہوتی تھی اور باہر کے ملکوں کو برآمد کی جاتی تھی۔ تجارت خشکی کے راستوں سے ہوتی تھی۔

سیاست، انتظامیہ اور راجا کے فرائض

ریاست کی خود مختاری اور سرحدوں کا تفصیلی ذکر نیل مت میں موجود ہے۔ رعایا کے لئے راجا کی مکمل فرمانبرداری لازمی تھی۔ نیل مت کے مطابق راجا کا درجہ اونچا تھا۔ لیکن مطلق العنانیت سے باہر تھا۔ راجا کے اختیارات پر برہمنوں اور وزرا کی کونسل کی روک تھی۔ راجا کے سالانہ شاہی اشنان (غسل) کے وقت رؤسا، تجارت پیشہ لوگوں اور کاریگروں وغیرہ کی حاضری سے راجا کے اختیارات پر مزید روک کا امکان واضح ہے۔

راجا کے فرائض میں دربارِ عدالت میں غیر جانبداری برتنا۔ مجرموں کو اُن کے جرائم کے مطابق سزا دینا۔ لوگوں کے بیچ آپسی جھگڑوں کو روکنا اور باہر سے کشمیر میں آ کر بسنے والوں کی عزت کرنا، دیوتاؤں کے مندروں میں مختلف تاریخوں پر حاضری دینا۔ مہمان خانوں (Guest-Houses) کا کسی بھی وقت معائینہ کرنا شامل تھا۔

وُزراء

اگرچہ نیل مت وزراء کا ذکر کرتا ہے لیکن ان کی تعداد، خطابات (Titles) فرائض اور راجا کے ساتھ ان کے تعلق کے بارے میں خاموش ہے، لیکن راج ترنگنی کے مصنف کلہن پنڈت کا کہنا ہے کہ اشوک کے بیٹے جلوک کے دورِ حکومت تک کشمیر کا انتظامیہ ہند کے دوسرے صوبوں کی طرح ہی تھا۔ ہند میں صوبے کے سات منتظم ہوتے تھے۔

(۱) چیف جسٹس (جج عدالت عالیہ) (۲) منتظم مالیہ

(۳) مہتمم خزانہ (۴) فوج کا کمانداراعلیٰ

(۵) سفارتی نمائندہ (۶) پروہت (راج گورو)

(۷) راج جیوتش (نجومی)

فوج اور جنگ

فوج کے چار حصے (محکمے) ہوا کرتے تھے۔

(۱) پیدل فوج (۲) گھوڑ سوار فوج

(۳) ہاتھی (۴) رتھ

جنگ کے قوانین کے بارے میں نیل مت حسبِ ذیل ہدایات پر عمل کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔

(۱) جوراجے چھوٹے بچے ہوں انہیں جنگ میں شامل ہونے کی دعوت نہیں دی جاتی تھی۔ اسی وجہ سے بال (چھوٹا) گووند کو مہا بھارت میں آنے کی دعوت نہیں دی گئی تھی۔

(۲) میدان جنگ سے اگر کوئی دشمن خوف کی وجہ سے بھاگتا تھا تو اُسے ایسی حالت میں مارنا پاپ (گناہ) سمجھا جاتا تھا۔

(۳) دشمن راجا کو مارنے کے بعد فاتح راجا، اس کے جانشین یا وارث کو فتح کی ہوئی سلطنت حوالے کرتا تھا۔ ایک حاملہ عورت جو راجا کے مارے جانے سے بیوہ ہوئی ہو، کو اپنے خاوند کے تخت پر قبضہ کرنے کی اجازت تھی۔ راج ترنگنی (کلہن) کے مطابق کرشن نے خود ایک بیوہ رانی کو

جس کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا کشمیر کے تخت پر بٹھایا تھا۔ نیل مت کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ اِس دَور میں کچھ جمہوری اقدار موجود تھیں۔ جیسے اگر کوکوئی شہر راجا کے بدلے کسی پردھان (صدر) کے تحت ہو تو اُسے مذہبی جلوسوں کی اگوائی کرنے کا حق تھا۔ راجا کے سالانہ شاہی غسل میں گنوں (خاص گروپ) کے صدر، "وارمکھوں" پورمکھوں (مکھ یعنی سردار) اور ماتحت صوبوں کے صدور کی شمولیت کا ذکر بھی موجود ہے۔ نیل مت کے شلوک نمبر (۸۱۵) میں برہمن، کھشتریہ، ویشیہ (تجارت پیشہ لوگ) اور شودر اور وزراء کو راجہ پر شاہی غسل میں پانی ڈالنے کی اِجازت تھی۔ اِس سے پتہ چلتا ہے کہ نیل مت کے زمانے میں کچھ جمہوری قدریں موجود تھیں جو بعد میں بادشاہت آنے سے مفقود ہو کر رہ گئیں۔

مت متانتر (مختلف دھرم)

نیل مت پُوران دیگر پُورانوں کی طرح وِشنو دیوتا کو اہم درجہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ برہما اور شِو بھی اِس کی تعظیم کرتے ہیں۔ نیل مت کے مطابق وِشنو اِس کائنات میں رَچا بَسا ہے اور اُسی نے اِس کی بنیاد ڈالی ہے۔ وہی اَپنے عقیدتمندوں کو پریشانیوں سے بچاتا ہے اور اِنہیں سچا راستہ دِکھاتا ہے۔

وِشنو

نیل مت کے مطابق وِشنو کے چار بازو، چار مُکھ (چہرے)

کنول جیسی آنکھیں، نیلے کمل کے رنگ کا رُوپ (شکل و صورت) یا سفید رنگ کا جسم جس پر سفید یا پیلے کپڑے زیب تن ہیں، کانوں میں بالیاں ہیں اور سر پر جواہرات کا تاج ہے۔ اِس کے ہتھیار، تلوار، لکڑی یا لوہے کا چکر (Desins)، گدا اور تیر کمان ہیں۔ یہ کمان سینگ کی بنی ہوتی ہے۔ شنکھ اور کمل اُس کے ہاتھوں میں مزیّن ہیں۔ وہ اُپنے کنول جیسے پیر لکشمی کی گود میں رکھ کر شیش ناگ پر، جس کے سروں پر جواہرات ہیں، لیٹے ہوئے ہیں۔ گرُوڈ اُس کی سواری ہے۔

نیل مت کے مطابق وِشنو نے کئی اوتاروں کا جنم لیا ہے۔ جن میں متیہ (مچھلی) کچھوا، وراہ، ہنس، گھوڑے کا سر (Hyagriva) نرسہا (آدمی کا سر اور شیر کا بدن) وامن اوتار، رام اوتار، کرشن اوتار اور بُدھ اوتار آتے ہیں۔ اِس طرح کے سلسلے کو اگر دیکھا جائے تو یہ زمین کی اِرتقائی منزلوں سے کافی میل کھاتا ہے۔

اِس کے علاوہ وِشنو کا ذکر جن داستانوں میں موجود ہے وہ اِس طرح ہیں:

(۱) مدھو اور کیتبھ راکھشوں کا مارنا۔

(۲) نارک کو مارنا (یہ کہانی مہابھارت میں درج ہے)

(۳) ترکوٹا، پہاڑوں میں ہاتھیوں کے سردار کی رہائی (دیکھئے نیل مت پُوران، شکول نمبر ۱۱۵۸)

(۴) ستی سر جھیل (کشمیر) میں جلود بو راکھش کو مارنا۔

کشمیر میں وشنو مت کی مقبولیت

کشمیر میں وِشنو مت کی مقبولیت کے بارے میں نہ صرف نیل مت پُوران بلکہ "وِشنو دھرموتر پُوران" بھی کشمیر کو وِشنو کا مقام مانتا (Seat of Vishnu) ہے۔ کلہن کی راج ترنگنی کے مطابق جن راجاؤں وغیرہ نے یہاں وِشنو مندر تعمیر کئے اِن کے نام یہ ہیں:

(۱) رانادتیہ (۲) پرورسین

(۳) دُرلبھ وردھن (۴) دُرلبھ وردھن کا بیٹا مَلہن

(۵) چندر پیڈ، اس کی رانی اور مہرا دتیہ، ملتا دتیہ، اس کی رانی کملاوتی وغیرہ

وشنو اور ناگ مت کا ملن

وِشنو پُوران میں وِشنو دیوتا کو ناگوں کا سردار کہا گیا ہے۔ وِشنو نے ہی شیش ناگ کو ناگوں کا راجا بنایا۔ نیل مت پُوران واضح طور پر ناگوں اور وِشنومت کے میل کا تذکرہ کرتا ہے۔ واسُکی، ناگوں کو تباہی سے بچانے کے لئے وِشنو کا ہی سہارا لیتا ہے۔ یہ وِشنو ہی ہے جو نیل کو کشمیر میں ناگوں کا راجہ مقرر کرتا ہے۔ نیل اور واسُکی دونوں ہی وِشنو کو پیارے ہیں۔ راجہ نیل جب چندر دیو برہمن کو کشمیری رسم و رواج اور تقریبات سے آگاہ کرتا ہے تو وہ اُسے کہتا ہے یہ سب اسے کیشو (یعنی وِشنو) نے ہی بتایا ہے۔ نیل مت میں جو ناگ سرداروں کی فہرست دی

گئی ہے۔ اس میں وِشنومت کے دیوتاؤں کے یہ نام بھی شامل ہیں۔

(۱) ناراین (۲) واسدیو (۳) سنکرشن

(۴) اَنرُدھ (Anirudh) اور پردِمن اور انہیں ناگ کہا گیا ہے۔

اس سے کشمیر میں مذہبی رواداری کی بنیادوں پر نظر پڑتی ہے۔

اس طرح ویشنو مت ناگ مت کو اپنے اندر مدغم کرنے میں کامیاب رہا۔ واسُدیو کے بڑے بھائی بلرام کی شبیہہ ناگوں سے ملتی جلتی ہے۔ اور اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ (بلرام) شیش ناگ کا اوتار تھا جس کا نام اننت بھی تھا۔ بلرام بنیادی طور پر ایک مقبول ناگ دیوتا تھا۔ لیکن بھاگوتوں "ویشنو دھرم" کے پیروکاروں نے اُس کو دیوتا کے رُوپ میں تسلیم کیا اور اس پر کرشن کا بھائی ہونا عائد (Impose) کیا۔ بلرام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ بہت بہادر تھا اور اُس نے اپنے بَل سے کشمیر کے شمالی پہاڑوں کو کاٹ کر ستی سر جھیل کا پانی باہر نکالا۔

نیل مت پوران میں شِو

نیل مت پُوران شِو کو تین بڑے دیوتاؤں میں (Triad) اہم دیوتا تصوُّر کرتا ہے۔ شِو کے لفظی معنی بھلائی اور خوبی کے ہیں۔ یہ دستاویز شِو کے تین رُوپوں کی وضاحت کرتا ہے۔ وہ ہیں پیدائش، تحفّظ اور پالنا، اور تیسرا دُنیا کا خاتمہ، شِو کے بارے میں کئی دیو مالائی کہانیاں شاستروں اور شِو پُوران میں آتی ہیں۔ پرجاپتی نے شِو کو جو آٹھ نام دئے ہیں ان

میں سے نیل مت صرف چار کی واقفیت مہیا کرتا ہے۔ وہ ہیں رُدر، سرو (Serva) مہیا دیو اور بھو۔

نیل مت میں شو کے دیگر نام اور اس کی صورت

اس تخلیق میں شِو کے دیگر نام اس طرح بیان کئے گئے ہیں:
ہر، ایشور، مہیشور، شمبھو، شنکر، شِو، وروپا کھش، بھیم، بھشنڈ، کرتھ، کرتھنا، شیکھر، مہاہنس، سمدر اور مہانادیشور۔ شِو کے کچھ اوصاف میں اِسے کھوپڑیوں کی مالا پہنے بتایا گیا ہے۔ اس کے گلے میں ایک سانپ زنار کی صورت میں لپٹا ہے۔ اُس کی جٹاؤں سے گنگا نکلتی ہے اور سر پر چندرما (ہلال) زیب دے رہا ہے۔ وہ برشبھ (Bull) سوار ہے۔ "بیل" دھرم کی نمائندگی کرتا ہے۔ اُس کی صورت "اَردھ ناریشور" (منہ کا ایک حصّہ مرد کا اور دوسرا عورت کا) بھی آج تک کئی جگہ قائم ہے۔ چنانچہ ممبئی سے کچھ میل دُور الفنٹا کیوز (Elphanta Caves) میں شِو کا یہی روپ ہزاروں ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے لئے توجہ کا مرکز ہے۔ شِو کو دیوتاؤں کا اور ساری دنیا کا مکھیا (Lord) بتایا گیا ہے۔ اُس کے آٹھ رُوپ ساری کائنات کے مظہر ہیں۔ شِو بھلائی کا دیوتا ہے اور اُس کے اوصاف سے ظاہر ہے کہ وہ دنیاوی شان و شوکت سے پرے نہایت صاف و پاک قوّت سے جسے شکتی کہتے ہیں اس دُنیا میں خوبیاں بکھیرتا ہے۔ خود وہ شمشانوں اور پہاڑوں پر رہتا ہے۔

کشمیر میں شِو کی روزانہ پوجا کے علاوہ سال میں ایک مخصوص تیوہار یعنی شِوراتری پر اس کی خصوصی پوجا کی جاتی ہے۔ جو آج تک جگہ جگہ جاری ہے۔ کشمیری پنڈت اس تیوہار کو بڑے تزک و احتشام کے ساتھ مناتے ہیں۔ دیر رات گئے تک بڑی عقیدت سے شِو کی پوجا کی جاتی ہے۔ دوسرے روز، جسے ''سلام'' کہتے ہیں مختلف دست کار تحفے لاتے ہیں اور انہیں پنڈت پیسے، اناج اور دیگر چیزیں دے کر رُخصت کرتے ہیں۔ اس روز دعوتیں بھی ہوا کرتی تھیں جس میں دیگر مذاہب کے لوگوں کو گوشت اور مچھلی کے بے حد لذیذ کھانے کھلائے جاتے تھے۔

شِو سے متعلق مختلف کہانیوں میں مندرجہ ذیل اقتباسات ملتے ہیں:

(۱) بھاگیرتھ راجہ کی التجا پر گنگا کو میدان میں لانا۔

(۲) ترپُر اور اندھک راکھشوں کی تباہی۔

(۳) کام دیو (خوبصورتی کا دیوتا) کو جلانا۔

نیل مت میں بھُوتیشور اور کپٹیشور (موجودہ ''کوٹھیار'') کی کہانیوں میں شِو کی برتری کا بیان مفصل طور درج ہے۔

شِو ایک غیر ویدک (Non-Vedic) کردار ہے اور وہ پشاچوں اور راکھشوں سے وابستہ ہے۔ نیل مت کے مطابق شِو چتردشی (ماہ پھاگن) کو پشاچوں، ان کے راجہ نِکُمبھ اور اُس کے معتقدوں کو شِو کی پوجا کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اِس کے علاوہ کہا گیا ہے کہ اِس روز پشاچوں اور

نِلمبھ کے لئے پیڑوں، مکانوں، گلیوں، دریاؤں، خالی مکانوں، پہاڑوں کی چوٹیوں اور گاؤ خانوں کے پاس نذرانے کے طور پر کھانے کی چیزیں رکھنی چاہئیں۔ اس سے ناگوں اور پشاچوں کے ایک دوسرے کے دیوتاؤں کی عزت کرنے کی بات واضح ہوتی ہے۔

فلسفہ شَومت

یہاں یہ بتانا لازمی ہے کہ کشمیر کے تعلق سے شِو فلسفے کی اہمیت سارے ہند ہی نہیں بلکہ دُنیا بھر میں عالموں کی نظر میں ہے۔ کشمیر کے اہم شِو فلسفہ کاروں میں آچریہ ابھنوگُپت، سومانند، وسُوگُپت، اُتپل دیو وغیرہ اہم مقام رکھتے ہیں۔ یہ آٹھویں صدی عیسوی سے گیارہویں صدی تک ہوئے ہیں۔ اس فلسفے کو ''پرتیہ بھگنیا'' کہتے ہیں جو آگے چل کر ''ترکا'' (Trika) نام سے مشہور ہوا۔ اِس کا تعلّق یوگ سے ہے اور اِسی کے ذریعے ایک بھگت شِو کو جان سکتا ہے۔ اِس فلسفے کی اہم کتابوں میں ''تنترا لوک'' (Tantralok) شِو ستوترا ولی اور شِوسوتر شامل ہیں۔ شو سوتر کے پھیلاوے سے وسُوگُپت نے ''کشمیر شو درشن'' کی بنیاد ڈالی۔ وسُوگُپت کا ''شِو سُوتر'' تین اُپایوں (طریقہ کار میں بانٹا گیا ہے۔ یہ اُپاے ہیں۔

(۱) ''شامبھو اُپاے'' اِس کے ذریعے ایک یوگی کو شِو کی شکتی سے ہی ایشور کو جاننے کی زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے۔

(۲) ''شاکت اُپاے'' یوگی اپنے چت میں ہی اس مقصد کا دھیان کر

کے اصلی گیان جسے ''سرُوپ گیان'' (کہ میں اصل میں کیا ہوں) کہتے ہیں۔ حاصل ہوتا ہے۔

(۳) ''آنو اُپائے'' اس سے دھارنا (لگاتار عقیدت) مضبوط ہونے سے ''شِوسماویش'' (اپنے آپ شِو کا چت میں داخل ہونا) ہوتا ہے۔

یہ فلسفہ ذات ، مذہب یا دھرم کی تفریق سے پرُے ہے۔اس کے لئے ایک یوگی کو گرِہستھ (گھریلو زندگی) چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ وہ اِسی میں اصل حقیقت تک پہنچ سکتا ہے۔

ایک آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ بھی شِو کا ہی ایک رُوپ ہے۔ جس طرح ایک شیر کو خود اپنی صورت اور طاقت ایک چشمے یا جھیل میں اپنا منہ دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے اور اُسے اپنی زبردست قوّت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح جب ایک یوگی کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شِو[1] اس کے اندر موجود ہے اور وہ اسی بے پناہ اور ہر جگہ موجود قوُّت کا ایک حصہ ہے تو اسے شِو سے ملنے کا پکا اعتماد ہوجاتا ہے۔ اور وہ یوگ سے اُسے حاصل کر لیتا ہے۔ اِس فلسفے کے بارے میں کئی کتابیں معرضِ تحریر میں آئی ہیں۔ کشمیر شیوازم کے اثرات جنوبی ہند میں دیکھے جاسکتے ہیں جہاں اس فلسفے سے متعلق کئی کتابیں لکھی گئیں ہیں وہیں اِس فلسفے کے عالم کئی یگوں میں رہے ہیں۔ چنانچہ موجودہ دَور میں سوامی لکھمن جُو اور پنڈت دیناناتھ یکھش جیسے سنسکرت عالم اسی فلسفے کا پرچار کرتے رہے۔ یہ دونوں اَب وفات پا چکے ہیں۔ بلجی ناتھ پنڈت نے اِس فلسفہ پر کئی اہم

1 برہما، وِشنو، شِو۔

کتابیں لکھیں ہیں اور جموں میں رہ کر بھی اُنہوں نے اِس فلسفے پر کافی اہم کام کیا ہے۔ صوفی شاعری میں ''سُوہَم سُو'' کا مطلب ہے آدمی کی رُوح وحدت الوجود سے باہر نہیں۔ اِس فلسفے کے اثرات کشمیر کی رُوداری، علم دوستی اور ریشیت میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ افغان گورنر علی مردان خان نے فارسی زبان میں شِو سے متعلق ایک لیلا (عقیدت کا گیت) لکھی ہے جو ہمارے موسیقاروں نے موسیقی دے کر زِندہ جاوید کر دی ہے:

غَفنفر چرم در بر بُود شب شا ہے کہ مَن دیدَم
زِبسمش جامۂ برتن، زُنارش ماربر گردن
روانش گنگ برسر بُود شب شا ہے کہ مَن دیدَم
سیہ چشمش برجبیں دارد زِ مہر و ماہ تاباں تر
سیہ کارَن دست بستہ بود شب شا ہے کہ مَن دیدَم
اُوما از سُوے چپ بنگر ز صد خورشید تاباں تَر
سوارش کلبۂ نَر بُود، شب شا ہے کہ مَن دیدَم
عجب سنیاسۓ دیدَم، نمو نارایٔنہ گفتم
بہ خاکِ پاے بوسیدم، شب شا ہے کہ مَن دیدَم
نگاہے برمَن مِسکیں نمود از چشم تاباں تَر

مکانش لامکاں تر بُود شب شاہے کہ مَن دیدم
مَنم مرداں علی خانم غلامِ شاہِ شاہاں نَم
عجب اسرار مے بینم شب شاہے کہِ مَن
دیدم

نیل مت کے دیگر دیوتا

نیل مت میں جن دیوی دیوتاؤں کا مزید ذکر آیا ہے وہ ہیں:

(۱) اُوما...... پربت پُتری (پہاڑوں کی بیٹی) شو کی اُوما کئی ناموں سے مشہور ہے۔ نیل مت میں اِس کا بیان شِو کے درجے سے بھی اُونچا دکھایا گیا ہے۔ یہ وِتستا (جہلم) کے رُوپ میں کشمیر میں بہتی ہے۔ جس کا نیل مت میں مُفصّل ذکر آیا ہے۔ ہمالیہ کی اِس بیٹی کا رنگ پہلے نیلا تھا لیکن بعد میں ایک پہاڑی چوٹی، جس کا نام "گوری شِکھر" ہے، پر ریاضت کرنے سے اس کا رنگ سفید ہوگیا۔ نیل مت میں اس کی شِو سے شادی کا ذکر موجود ہے۔ شِو کے ساتھ رہنے سے یہ اور پوِتر (پاک) ہوگئیں۔ اِس کی پوجا مختلف موقعوں پر دُرگا، شیاما، ستی، بھدرکالی وغیرہ ناموں کے تحت کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ سبزیاں، پھل، قندمُول، گوشت، مختلف مشروبات، چراغ، جواہرات، پھولوں کے ہار، کپڑے اور عطریات، بھینٹ چڑھانے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔

(۲) دُرگا اور شاردا...... کشمیر کے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ

نیل مت درگا کے مندر میں کتابوں کی پُوجا کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ (دیکھئے نیل مت پُوران شلوک ۷۸۹) ہاں یہ بات حیران کن ہے کہ عام طور سے کتابوں کی پوجا کا تعلّق علم کی دیوی، سرسوتی سے ہے جسے کشمیر میں شاردا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ دُوسری توجہ طلب بات یہ ہے کہ مقامی روایت کے مطابق جو "شاردا مہاتمیہ" میں درج ہے وہ ہے گوشت نہ کھانے والوں کے ذریعے شاردا کو ماس کی بھینٹ۔ شاید یہ آپسی میل ملاپ کا مظہر ہے۔ ابو الفضل کی "آئین اکبری" کے مطابق گوتم کی اِلتجا پر شاردا کو دُرگا نام دیا گیا۔ یہ گوتم کون تھے کہا نہیں جاسکتا۔ شاردا تیرتھ ایک اہم تیرتھ ہے اور اِس کے بارے میں اُوپر وضاحت سے بات کی گئی۔ راج ترنگنی (کلہن) میں اِس تیرتھ کے بارے میں مُفصّل حال درج ہے۔

(۳) گنیش...... ہندوؤں کے اِس اہم دیوتا کا ذکر نیل مت میں اِس نام سے تین جگہ آیا ہے۔ لیکن اس کا دوسرا نام ونایک کئی بار آتا ہے۔ "وِنایک چترتھی" (بھادوں مہینے کے چاند والے پکھواڑے کے چوتھے روز) پر وِنایک مندر کی یاترا کا ذکر بھی اِس دستاویز میں موجود ہے۔ نیل مت پُوران کے شلوک ۹۹۰ سے ۹۹۴ تک ان ۱۸ مقامات کا ذکر آیا ہے جو گنیش یا وِنایک سے منسوب پوتر (پاک) بتائے گئے ہیں۔ یہاں یہ کہنا موزوں ہو گا کہ گنیش کا دن...... "ونایک چترتھی" آج بھی کشمیری پنڈتوں میں مقبول ہے اور وہ اِس روز آٹے کے چھوٹے لڈو اور پیلے

چاول بنا کر نوید کے طور پر بانٹتے ہیں۔ پیلے چاولوں کو کشمیری میں طَہر کہتے ہیں۔

ان کے علاوہ "سکندھ کارتکے یہ" شاکھا، وِشاکھا، نے گنیش اور برہمن مت کے جن دیوتاؤں کا ذکر نیل مت میں آتا ہے وہ اِس طرح سے ہیں۔

(۱) برہما (وِشنو اور شِو کے ساتھ) اِس دیوتا کی کافی اہمیت ہے اور اِس کا بیان فلسفیانہ طور پر آیا ہے۔

(۲) وِرُن: ہوا اور بارش (پانی) کا دیوتا

(۳) اَگنی (ہون یگیہ میں جو آگ جلتی ہے اُس کا دیوتا) یہاں یہ بات دلچسپ ہے کہ وِرُن اور اگنی کو سُربھی، ریونت اور گنادِھپ کے ساتھ لوک دیوتا کہا گیا ہے جس کا مطلب Folk Dieties ہے۔ گھوڑے، گائیں، بکریاں، بھیڑ اور ہاتھی رکھنے والے لوگوں کو "ریونت" دیوتا کی پوجا کی ہدایت دی گئی ہے۔

(۴) یَم (سورج دیوتا کا بیٹا) موت کا دیوتا۔

(۵) اِندر نیل مت میں اندر کا درجہ ویدک اِندر کا نہیں ہے۔ وہ یہاں ایک ماتحت دیوتا مانا گیا ہے۔ پُلستیہ، شکر بھاردواج، کشپ گنو اور اگست، ان چھ رشیوں نے اِندر کی مورتیاں قائم کی ہیں۔

(۶) سورج اور چاند دیوتاؤں کی پرستش کا ذکر بھی نیل مت میں موجود ہے۔
اِن کے علاوہ کبیر (یکھشوں کا سردار) جو شِو اور نیل، راجا (ناگوں)

کا دوست ہے، کو دھن دولت عطا کرنے کا دیوتا بتایا گیا ہے۔

بلدیو زراعت کا دیوتا ہے۔ ''چندوٗ'' دیو کی پوجا صرف عورتیں کرتی ہیں۔ ندیوں کی دیویوں میں وِتستا (جہلم) کی دیوی اُوما، وِشو کا (دریائے ویشو) کی دیوی لکھشمی ترکوٹی ندی کی دیوی، اَدِتی، ہرش پتھ، (اُہر پتھ) کی دیوی، سچی اور چندراوتی کی دیوی اَدِتی کا ذکر آیا ہے۔ کشپ کے کہنے پر اِن ندیوں نے کشمیر کو صاف و پاک کیا۔ ایسا نیل مت میں بتایا گیا ہے۔

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ ویدِک دَور کی طرح جو نیل مت سے پہلے آتا ہے سارے ملک میں ندیوں کی عزت کی جاتی تھی۔ اِن کی پوجا ہوتی تھی اور اِنہیں صاف و شفاف رکھ کر اِن کا پانی پیا جاتا تھا۔ آج ہمارے ملک میں ندیوں کا جو بُرا حال ہے وہ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم نے اپنے قدیم بزرگوں کی طرح اپنی ندیوں کی دیکھ بھال نہیں کی ہے۔ اِسی لئے ملک میں پانی کی کمی واقع ہوئی ہے اور جنگلات کو بے دریغ کاٹنے سے بارشیں وقت پر نہیں ہوتیں اور بے وقت سیلاب اور کچھ صوبوں میں خشک سالی سے ہزاروں لوگ اُجڑ جاتے ہیں۔

نیل مت کے مطابق ندیوں میں نہانے سے نہ صرف جسم صاف ہوتا ہے بلکہ رُوح کو بھی پاکیزگی عطا ہوتی ہے۔ کئی دریاؤں کی یاترا سے جنت نصیب ہوتی ہے۔

نیل مت میں زمین، سُورج، چاند، تاروں ، پیڑ پودوں، پہاڑوں،

ندیوں، چشموں، جھیلوں، سیاروں اور ستاروں کے علاوہ موسموں کی پوجا کا بھی ذِکر ہے۔ ظاہر ہے کہ اُس دَور کے لوگ اپنے آس پاس کی ہر چیز کو صاف رکھتے تھے اور عزت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ جس سے عام لوگوں کی صحت پر اچھا اثر پڑتا تھا اور پھل، فصلیں و سبزیاں کافی مقدار میں پیدا ہوتی تھیں۔

نیل مت پُوران میں بُدھ مت

نیل مت کے مطابق بُدھ کو وِشنو کا اوتار مانا گیا ہے۔ بُدھ کا جنم دن ماہ بیساکھ کے چاند والے پکھواڑے میں منانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ بُدھ کی مورتی کو اس روز پانی میں نہلانا چاہئے ساکیوں (بودھوں) کی ہدایت کے مطابق اِس پانی کو جڑی بوٹیوں، جواہرات اور عطریات سے پوِتر (پاک) کرنا چاہئے۔ بودھوں کے رہنے کے مکانوں کی سفیدی کی جانی چاہئے اور چیتیوں (عبادت گاہوں) کی دیواروں کو تصاویر (Paintings) سے سجانا چاہئے۔ اِس تیوہار کے روز بودھوں کو کپڑے، کھانا اور کتابیں بھینٹ کرنی چاہئیں۔ ناچ اور ناٹکوں سے یہ تیوہار دُھوم دھام سے منانا چاہئے۔ کھانوں، کپڑوں اور پھولوں سے بُدھ کی پوجا اور غریبوں کو دان دیتے ہوئے یہ تقریب تین روز تک جاری رکھی جانی چاہئے۔

نیل مت کے بغیر دیگر پُورانوں اور کتابوں میں بُدھ کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی ہے۔ شاید اِس کی وجہ بُدھ مت کی دیگر متوں کے مقابلے

میں مقبولیت ہو۔ کھیمندر اور جیرتھ کی کتابوں میں بدھ کو تعظیم کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں کشمیر کا نیل مت پُوران بُدھ کے ساتھ کسی طرح کی تفریق کا اظہار نہیں کرتا۔ یہ اِس بات کا مُظہر ہے کہ اِس دُور میں مختلف دھرموں کو آپس میں سمولینے کا نظریہ کار فرما تھا۔ اور کشمیریت کی حقیقی بنیاد یہی ہے کہ بغیر تفریق اور زور زبردستی کے ایک دُوسرے کے مذہبی رہنماؤں یا (اوتاروں) کی عزت و توقیر کی جائے۔ یہی روا داری کی ایک اعلیٰ مثال ہے جو دورِ نیل مت کو انسانیت کا اعلیٰ اعزاز عطا کرتی ہے۔

کشمیر میں بُدھ مت کا زوال ساتویں صدی عیسوی کے بعد شروع ہوتا ہے، جب شومت یہاں زور پکڑنے لگتا ہے۔لیکن اِس کے باوجود مختلف مذاہب کی آپسی رڈوکد کتابوں میں موجود ہوتے ہوئے عام لوگوں پر کوئی زبردست اثر نہیں ڈالتی۔ بُدھ پُورنما آج تک سارے ملک میں ایک تیوہار کے طور پر بودھوں کے ذریعے منائی جاتی ہے۔

کلہن، اَشوک کے عہد سے لے کر للتا دتیہ کے دُور حکومت تک بُدھ مت کو کشمیر میں زبردست مقبولیت کی سَند عطا کرتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اشوک نے کشمیر میں کئی بودھ وِہار تعمیر کیے۔ اِسی طرح کُشان راجاؤں یعنی ہُشک، جُشک اور کِنشک نے کئی بودھ وِہاروں، مٹھوں اور چیتیوں کی تعمیر عمل میں لائی۔ راجہ میگھواہن اور اس کی رانی امرت پربھا نے کئی وِہار قائم کیے۔ راجا پرورسین دوئم کے چاچا جیندر نے جیندر وہار کی

تعمیر کی اور اس میں مہاتما بدھ کی مورتی قائم کی۔

راجہ دُرلبھ وردھن کی رانی انگ لیکھا کے علاوہ بہادر راجہ للتا دتیہ اور اس کے کچھ وُزراء نے بھی بودھ وہاروں کی تعمیر کی۔ بعد میں ہیون سانگ (چینی بودھ عالم) نے جب کشمیر کی یاترا کی تو اپنے سفر نامے میں اُس نے کشمیر میں ایک سو بودھ خانقاہوں (Monastries) کا تذکرہ کیا۔ اس کے علاوہ جب اوکانگ نے کشمیر کا دورہ کیا تھا تو اُس نے تین سو زِیارتوں کے بارے میں تصدیق کی تھی۔

دنیا کے مختلف حصوںن میں سانپوں کی پوجا

مصر، یونان، روم، چین اور عرب کے دیومالائی قصوں میں سانپ کو خاص مقام حاصل ہے۔ آج بھی سانپ آسٹریلیا کا نشان (Totam) ہے۔ مغربی افریقہ، پولینزیا (Polynesia) فجی ''سین کرسٹوویل'' اور ''بورنیو'' میں سانپوں سے بارش اور خوشحالی کی التجا کی جاتی ہے۔

ہندوستان میں زمانہ قدیم سے سانپوں کی مختلف قسموں سے ناگ مت کو واقفیت حاصل رہی ہے۔ چین کے یاتری ہیون سانگ اور فاہیان نے کئی جگہ پر ناگوں کا ذکر کیا ہے۔ ابوالفضل کی آئین اکبری کے مطابق (۱۵۵۶-۱۶۰۵) اُس کے زمانے میں کشمیر میں ۷۰۰ (سات سو) ایسی جگہیں تھیں جو سانپوں سے متعلق متبرک مانی جاتی تھیں۔ آج کے دور میں بھی ناگ پنچمی جیسے تیوہار سانپوں کی پوجا کی تصدیق کرتے ہیں اور سانپوں

(ناگوں) کو کشمیر، پنجاب اُتر پردیش، مدھیہ پردیش۔ بنگال، آسام اور جنوبی ہند کے قریب قریب سبھی حصّوں میں پوجا جاتا ہے۔ ناگوں کی پوجا رِگ وید کے زمانے میں بھی موجود تھی لیکن آریہ اِسے تسلیم نہیں کرتے تھے۔

یجروید، تے تریہ برہمن (Taittirya Brahman) اور شَت پَتھ برہمن میں سَرپ وِدیا (سانپوں کا علم) بتلائی گئی ہے، چھاندوگیہ اُپنشد کے علاوہ مہابھارت اور کئی پُوران ناگ پوجا کی تصدیق کرتے ہیں۔

اِس طرح سے نیل مت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وِشنو، شِو دیگر برہمن دیوتاؤں کے علاوہ بدھ اور ناگ دیوتاؤں کو ماننے والے لوگ کشمیر میں ساتھ ساتھ بِنا کسی تفریق کے ترقی کرتے رہے ہیں۔ سبھی ایک دوسرے کے دیوتاؤں کی تعظیم کرتے تھے اور اِس طرح آپس میں رچ بس کر ایک ایسا ماحول بناتے رہے جس میں کئی مت ایک ہو کر آگے بڑھتے رہے۔

خاص تیوہار اور دیگر مذہبی رسومات

(۱) کومدی مہوتسو و نِکمبھ پوجا

نیل مت نے اِن دو تیوہاروں کو ایک ساتھ ملایا ہے۔ کیشو کی تعظیم کے لئے ''کومدی مہا اُتسو'' اور پِشاچوں کے سردار نکمبھ کے لئے نکمبھ پوجا۔ دونوں تیوہار سردی کا موسم شروع ہوتے ہیں منائے جاتے تھے۔ کارتک ماہ میں کیشو کی پوجا کی جاتی تھی۔ سردی کے چھ ماہ کے لئے

آگ برابر جلتی رکھی جاتی تھی۔ کارِتک (کتک) ماہ کے سبھی دنوں میں شام کو تیل کا دیپ (چراغ) گھر کے سامنے جلایا جاتا تھا۔ راقم نے یہ رسم کرناٹک کے شہر میسور میں بھی دیکھی ہے۔ جہاں قمقموں کے چراغاں کے ہوتے ہوئے دیوار پر ماہ کتکمیں ہر شام تیل کا چراغ رکھا جاتا ہے۔ کشمیری پنڈت گھرانوں میں ابھی تک بوڑھی عورتیں شام کو سال بھر تیل کا چراغ، جو اَب پیتل کا ہوتا ہے' جلاتی ہیں۔

نِلمتھ پوجا پِشاچوں کے راجہ کی عزت افزائی کے لئے ہوتی تھی۔ دونوں تیوہاروں پر برہمنوں اور دوستوں کو شامل کر کے دعوت دی جاتی تھی۔

(۲) نَوسموتسر مہوتسو

یہ تیوہار پہلی مگھر کو منایا جاتا تھا۔ یہ وہی دِن ہے جب کشپ نے کشمیر کو پانی سے باہر نکالا۔ اس روز لوگ عطریات مل کر نئی پوشاک پہن کر کھاتے پیتے اور مسرت کا اظہار کرتے تھے۔

(۳) نَو ہِم پات اُتسو (نئی برف) گرنے کا تیوہار

اِس روز ''ہِم وان'' پہاڑ، ہیمنت اور سخت جاڑے کے موسم، ناگ راجہ نیل، مقامی ناگ اور دیوی شیاما کو ''کُل ماش'' (ایک سفید پھول) کی بھینٹ چڑھائی جاتی تھی۔ برہمنوں کو گھی دیا جاتا تھا۔ سنگت کی محفلیں لگتی تھیں، فنکاروں کا ناچ دیکھا جاتا تھا اور عورتوں کی عزت افزائی کی جاتی تھی۔ بھاری اُونی کپڑوں میں ملبوس لوگ، اگر وہ پینے کے عادی ہوں، تو

برف پر بیٹھ کر شراب پیتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ پینے کا رواج اُن دنوں بہت کم تھا۔

(۴) ماگھ پُونم

اس روز کوؤں کو کھانا دِیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اِس دور میں پرندوں سے پیار کیا جاتا تھا۔ کشمیری پنڈت گھرانوں میں آج تک یہ دن منایا جاتا ہے۔ اِس روز منجھے برتنوں میں کھانا پکا کر گھاس اور شاخوں سے بنے پِتل پر کوؤں کے لئے چھت پر رکھا جاتا ہے۔

(۵) شِو راتری:

یہ تیوہار کشمیر پنڈت بڑی دُھوم دَھام سے مناتے آ رہے ہیں۔ اِس روز ایک بڑے اور ایک چھوٹے گھڑے میں اخروٹ ڈال کر دیر رات تک شِو پاورتی اور دیگر دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہے۔ گھر کا مُکھیا اس روز برت (فاقہ) رکھتا ہے۔ لگتا ہے کہ نیل مت دور میں یہ تیوہار دوسری طرح منایا جاتا تھا۔ اِس دور میں شِو کی بجائے وِشنو کا زور تھا۔ شاید یہی اس کی وجہ رہی ہوگی۔ نیل مت کے مطابق پھاگن ماہ کے اندھیرے پکھواڑے کے چودھویں روز یہ تیوہار منایا جاتا تھا۔ شِولنگ کی پوجا ہوتی تھی۔ پوجا میں عطریات، پھول اور کپڑے کا استعمال ہوتا تھا۔ دلچسپ بات یہ کہ نوید کے طور پر آٹے سے بنائے بھیڑ کے ٹکڑے تقسیم ہوتے تھے۔ رات کو رت جگا اور خبر گیری کی جاتی تھی۔ شِو دھرم سے متعلق

کہانیاں سنائی جاتی تھیں۔ ۱۵ تاریخ کو شِو کی پھر پوجا کی جاتی تھی اور عبادت کرنے والوں کو "کُل ماُچھ" (ایک جنگلی جھاڑی کے چھوٹے پھل) اور مٹھائیاں کھانے کے طور پر لینی ہوتی تھیں۔

(۶) نیا سال شروع ہونے کا دِن (کشمیری میں نورہیہ)

یہ تیوہار چیت کے چاند والے پکھواڑے کے پہلے روز منایا جاتا تھا۔ تصوّر کیا جاتا ہے کہ یہ دُنیا کی آفرینیش کا پہلا دن ہے۔ اِس تیوہار کے دو اُہم پہلو ہیں

(الف) برہما کی پوجا (ب) ساری دنیا میں امن کے قیام کی خواہش۔

برہما کو ہندو دیومالا کے مطابق اِس دنیا کا پیدا کرنے والا بتایا گیا ہے۔ جہاں تک عالمی امن کا تعلق ہے یہ نیل مت کے حامیوں کی اس بہترین خواہش کا اِظہار ہے جس کے ذریعے وہ ساری دنیا بلکہ سبھی عالموں کیلئے امن اور شانتی چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیر کی تواریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیری کبھی جنگ، خون خرابے اور لڑائی فساد کے حامی نہیں رہے ہیں۔ جب کبھی اِس ملک میں گڑبڑ ہوئی تو وہ اِن پر ٹھونسی گئی۔ عظیم سکندر اور شاہِ غزنی نے اس جنت کی اور نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

نیل مت جن دیوتاؤں سیاروں وغیرہ کی پوجا لازمی قرار دیتا ہے وہ ہیں۔

وِشنو، مہیشور (شِو) ستارے، سیارے، تقسیم وقت، ۱۴، "دیویندر"،

۱۴ "منو" ، رِشی، دکھش کی بیٹیاں، دیگر دیویاں، سات براعظم، بھارت کے نو خطے، سات عالم سات عالمغیت، پانچ اَجزا (آگ، پانی مٹی، ہَوا اور خلا) بُدھی (عقل) رُوح، پُرش (وجود آدم) پہاڑ، دریا، "ونا یک"، پریاں، آدتیہ، وسُو، رُدر، ویشو دیو، اشون، بھرگو، انگرش، سادھیہ اور مارُت وغیرہ۔

اِس روز دوستوں اور رشتہ داروں کی دعوت ہوتی تھی۔ برہمنوں کو کھانا وغیرہ دیا جاتا تھا۔

(۷) چیتر ششٹھی، چیت کے چاند والے پکھواڑے کے چھٹے روز سکند کی پوجا ہوتی تھی۔ اس بڑے دن کا تعلق بچوں کی صحت اور خوشحالی سے تھا۔

(۸) واستو پوجا (تعمیر کے دیوتا کی پوجا)

چیت کے چاند والے پکھواڑے کے روز "واستُو" یعنی تعمیر کے دیوتا کی پوجا کی جاتی تھی۔

(۹) "مدن تریودشی" چیت ماہ کے چاند والے پکھواڑے کے تیرہویں روز کام دیو (کشمیری میں کلمہ دِو) کی پوجا ہوتی تھی۔ کپڑے پر کام دیو کی تصویر بنا کر اُس کو پُوجا جاتا تھا۔ آدمی اپنی زیبائش کرتے تھے۔ عورتوں کو اَپنے خاوند نہلاتے تھے اور اس کے لئے بارہویں روز کام دیو کے سامنے رکھے ہوئے گھڑے کے پانی کا استعمال ہوتا تھا۔ اِس روز گھر کی سب عورتوں کی عزت افزائی کی جاتی تھی۔

(۱۰) اِرامنجری پورا

"اِرا" ایک کشمیری پھول ہے۔ نیل مت میں "اراکسم" نام آیا ہے جو واضح طور پر "اراکسم" لال اور سفید رنگ کے خودرو پھول ہیں جو کشمیر میں موسم بہار کی آمد کا پتہ دیتے ہیں۔ یہ پھول کریووں، پہاڑی دامنوں اور باغوں میں اُگتے ہیں۔ پھولوں کے اِس تیوہار پر "اِرا" پھول کے باغوں میں جانے، اِن کی پوجا پھولوں، کھانے کی چیزوں اور چراغوں سے کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس روز "اِرا" پھول کے باغوں میں عام دعوتیں ہوتی تھیں، براہمنوں، دوستوں، رشتہ داروں اور عورتوں کی اِرا پھولوں اور اِن کے ہاروں سے عزت افزائی کی جاتی تھی۔ "اِرا" پھول مشروبات کے ساتھ پیئے جاتے تھے۔ اور ان پھولوں کا چڑھاوا کیشو، ادر، برہما، سورج، چاند دیوی لکشمی دیوی درگا، ناگوں اور اُن کے سردار نیل راجا کو چڑھایا جاتا تھا۔

(۱۱) · وِتستا اُتسو (وَتھتُرٌ واہ)

بھادوں ماہ کے چاند والے پکھواڑے کے تیرہویں روز دریا وتسا (جہلم) کا جنم دن منایا جاتا تھا۔ یہ تیوہار تیرہویں تاریخ سے تین دن قبل اور تین دن بعد تک رہتا تھا۔ جنم دِن کے روز جہلم میں نہایا جاتا تھا اور سندھ دریا اور جہلم کے سنگم پر عطریات، پھولوں کے ہار اور کھانے کی چیزیں اِس ندی کی بھینٹ چڑھائی جاتی تھیں۔ دورِ زین العابدین بڈشاہ تک یہ تیوہار منایا جاتا رہا ہے۔ بڈشاہ خود برہمنوں کی اِن تقریبات میں شمولیت کرتے تھے جو وِتستا کے کنارے منعقد کی جاتی تھیں۔ برٰہمن یکیہ

کرتے اور لوگوں اور بادشاہ کی اور سے انہیں کھانا پیسہ وغیرہ دے کر اس دن کو تزک و احتشام سے منایا جاتا تھا۔

پیڑوں، پھلوں اور پھولوں کے تیوھار

یہ بات قابلِ غور ہے کہ نیل مت دور میں اِرا کُسم (اِرکم پھول) انگور، اَشوک درخت، اور موسموں سے متعلق تیوہار منائے جاتے تھے۔ یہ لوگوں کی اُس عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں جو اِن کے دلوں میں قدرت (Nature) کے لئے موجود تھی۔

اِن تیوہاروں اور بڑے دنوں کے منانے کے ساتھ جن مزید تیوہاروں کا نیل مت میں ذکر موجود ہے وہ ہیں:

(۱) ''سُکھ سُپتِکا'' ...... لکشمی کی پوجا، دن میں فاقہ رکھنا، چراغوں کے درختوں (Lamp Trees) کا چوراہوں، دریاؤں، پہاڑوں، مکانوں، دکانوں، چراگاہوں اور شمشانوں میں رکھنا۔

(۲) دیووتھان (Devothana) ......وِشنو کا ماہ اشاڑھ مین سلانا اور کتک کے مہینے میں جگانا۔ اس میں رات کو خبرگیری کرنا، وِشنو (Vishnu) دیوتا کو گیت، ناچ، سنگیت کی محفلوں، ناٹکوں اور زمین کو تصاویر سے سجا کر جگانا شامل ہے۔

(۳) پتمیا...... یہ تیوہار سورج (Sun) کی عقیدت کے لئے رائج تھا۔ مگھر ماہ میں منایا جاتا تھا۔

(۴) پوش پُورنما...... نارائن، شنگر، سوم پُشیہ اور برہسپتی کی اِن سے متعلق منتروں کا پاٹھ کرنا وغیرہ۔ یہ دن اُسی صورت میں منایا جاتا تھا اگر ماہ پوہ میں مخصوص ستاروں کا جھرمٹ نظر آئے۔

(۵) تِل دوادشی ...... ماگھ کے اندھیرے پکھواڑے کی بارہویں تارخ کو تِل کے چھ طرح کے استعمال سے منایا جانے والا مخصوص دن۔

(۶) چتُرتھی...... ماگھ کے چاند والے پکھواڑے کے چوتھے روز ''اُوما'' (دیوی) کی پوجا کی جاتی تھی۔ ''رام'' کرِشنی (دیوی) کی پوجا ہوتی تھی اور برہمنوں کو کھانا کھلایا جاتا تھا۔ دُوسرا ''مہانا'' ماہ پھاگن کے چاند والے پکھواڑے کے آٹھویں دِن سے دسویں روز تک منایا جاتا تھا۔ اِس میں دیوی سیتا کی پُوجا ہوتی تھی۔

(۸) کشمیر کی شبیہ کی پُوجا...... چیت ماہ کے اندھیرے پکھواڑے سے پانچویں روز سے تین دِن کے لئے منایا جاتا تھا۔ دیگر باتوں کے علاوہ اس روز ایک خاص ساز جس کا نام ''تنتری'' تھا بجا کر سنا جاتا تھا۔

(۹) کرِشیہ آرمبھ (کھیتی باڑی کا پہلا روز) ...... اس تیوہار کو کشمیر زبان میں آج کل (گونگُل) کہتے ہیں۔ اِس دن کھیت میں ہل چلا کر بیج بویا جاتا تھا۔ آج کل اس روز پیلے چاول بانٹنے کا رواج ہے۔ نیل مت دور میں اس دن بیلوں ی جوڑی، گائے، گھوڑے، بھُومی (زمین) بل دیو، مہادیو، وام دیو، ماہ و مہر، پرجنیہ (بارش) رام لکھشمی، سیتا، شیش ناگ، برہما (زمین اور جانداروں کو پیدا کرنے والے دیوتا)، کشپ، واہنی،

وایو، (ہوا کا دیوتا) اور گنگا کی پوجا کی جاتی تھی۔ یہ تیوہار چیت کے
اندھیرے پکھواڑے کی آٹھویں تاریخ کے بعد کسی مبارک (پاک) دِن پر
منایا جاتا تھا۔
یہ تیوہار کھیتی باڑی کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ اِس دور میں یہی سب
سے بڑا پیشہ تھا۔ آج بھی دیہات میں کسانوں کی بہتات موجود ہے۔ جو
کھیتی باڑی اور باغبانی (میوہ جات) کا کام کرتے ہیں۔
(۱۰) کرشن جنم ...... بھادوں ماہ کے اندھیرے پکھواڑے کے آٹھویں روز
کرشن جی، اُس کی بیوی رُکمنی، اور ماں یوشودا کا دن منایا جاتا تھا۔ اس
روز جو کا کھانا جس میں گنے، کالی مرچ اور گھی شامل ہوتا تھا کھایا جاتا
تھا۔ آج کل یہ تیوہار سارے ہند میں منایا جاتا ہے۔ کشمیری پنڈت اِسکو
"جنم اشٹمی (کشمیری میں زرمہٕ سَتَم) کے روپ میں بڑے اہتمام سے
مناتے ہیں۔
(۱۱) شرادھ پکھش (کشمیری پنڈت اِس پکھواڑے کو" کامبری پَچھ" نام
سے مناتے ہیں۔ اِن پندرہ دنوں میں وہ اپنے بزرگوں اور اِن رشتہ
داروں کا شرادھ کرتے ہیں جو وفات پا گئے ہوں۔
(۱۲) مہانومی ...... اس روز درگا دیوی کے مندروں میں ہتھیاروں کی
پوجا ہوتی تھی۔ یہ تیوہار ابھی قائم ہے لیکن کشمیری پنڈت اِس روز
ہتھیاروں کی پوجا نہیں کرتے۔
(۱۳) ہاتھی پُوجن ...... اِس سے لگتا ہے کہ اِس دور میں کچھ لوگوں،

خصوصاً راج دربار سے تعلق رکھنے والوں کے پاس ہاتھی رہے ہوں گے جو بعد میں معدوم ہوگئے۔ کچھ عرصہ قبل کشمیر کے مشہور قصبہ پانپور کے قریب ہاتھی کا ہڈیوں کا ڈھانچہ ملا ہے۔

اِس کے علاوہ نیل مت میں کچھ یاتراؤں کا بھی ذکر آتا ہے جو مختلف مقامات پر قائم کئی دیوتاؤں کے مندروں تک عمل میں آتی تھیں۔

(۱۴) دیپا ولی، دیوالی ...... نیل مت دیوالی کے تیوہار کا ذکر آخری صفحات میں ''دیپ مالا'' کی وضاحت کے طور پر کرتا ہے۔ وید کماری گھئی کا کہنا ہے کہ ''دیوالی'' ''سُکھ سپتکا'' سے منسوب ہے جس کا ذِکر اوپر کیا جاچکا ہے۔ اور اِن کے دیگر حوالوں سے ایسا لگتا ہے کہ اس دور (نیل مت) میں یہ یکھشوں (کشمیر کے ابتدائی بسکینوں سے وابستہ) کی پوجا سے متعلق تھا۔ اس روز اگلے سال کا نیک فال دیکھنے کے لئے جوُا بھی کھیلا جاتا تھا۔ دُنیا کا شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جہاں شغل یا تفریح کے طور پر جوُا نہ کھیلا جائے۔ ہاں اس میں حد سے گزرنا ایک بدعت اور جرم ہی سمجھا جائے گا۔

جہاں تک یکھش قوم کا تعلق ہے۔ ناگوں اور پشاچوں کے ساتھ نیل مت میں یکھش جاتی کا بھی ذکر آتا ہے۔ آج بھی یکھش ہوم (یچھ ہوم) جیسے نام اِس اور اشارہ کرتے ہیں۔

نیل مت میں فلسفیانہ پہلو

جہاں تک مختلف پُرانوں کا تعلق ہے اِن میں پوشیدہ عبارات

میں ''آتم گیان'' (مابعد الطبعیات) سے تعلق اور ہند کی قدیم تواریخ کے بارے میں دلچسپ معلومات کا خزانہ چُھپا ہوا ہے۔ بات صرف گہرائی میں جا کر اِن کو سائنسی نگاہ سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اِن میں ہند کے مختلف فلسفوں کے بارے میں کہانیاں درج ہیں۔ جہاں تک نیل مت پُوران کا تعلق ہے، اِس میں فلسفہ کے بارے میں الگ سے کسی باب میں تذکرہ موجود نہیں لیکن کئی اہم مسائل کے بارے میں مختلف جگہوں پر نہایت واضح انداز میں بات کی گئی ہے۔

کائنات کا تصور اور زمین کی پیدائش وغیرہ

نیل مت میں سانکھیہ کے اصولوں اور اُپنشدوں کے وحدت الوجود میں تال میل پیدا کیا گیا ہے۔ جہاں تک سانکھیہ کا تعلق ہے وہ دُنیا کی بناوٹ میں ۲۵ اجزا کا ذکر کرتا ہے۔ اِن میں پُرش، آتما اور پرکرتی، (مادہ) دائمی اور اپنے دائرے میں خود مختار ہیں۔ زمین کے پانچ جز یعنی زمین، پانی، آگ ہوا، اور خلا کے پیچھے قوت اعلیٰ (Supreme Spirit) کو تسلیم کیا گیا ہے۔

نیل مت میں مختلف دیوتاؤں کا تفصیل سے ذکر ہے۔ لیکن اِن میں سے برہما، وِشنو اور مہیش (شو) (Trinity) کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ برہما پیدائش، وِشنو پرورش اور شِو بھلائی اور دنیا کے خاتمے کا باعث ہے۔ اِن تین دیوتاؤں کو مختلف اشلوک میں سب سے اُونچا، لافانی، دیوتاؤں کا سردار، دنیا کو وجود میں لانے کی وجہ اور ایک دوسرے کو پُوجنے

والا بتایا گیا ہے۔

بھگتی اور نیل مت

ہر ایک کو اپنے پوجیہ (عقیدت سے پوجا جانے والا) دیوتا کو چننے کا اور سچی شردھا (عقیدت) کے ساتھ اپنی سپردگی کرنا شامل ہے۔ اِس طرح بھگتی کرنے والا اپنے اعلیٰ مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے اور اُس کا دیوتا اپنے بھگت کے سبھی مصائب دُور کر دیتا ہے۔

واسکی، کشپ، نیل اور پرشورام سبھی وِشنُو کے ونیت (حلیم) عقیدتمند بن کر اپنی خواہشات پوری کر لیتے ہیں۔ اس عمل میں صرف ایک ہی شرط ہے اور وہ ہے کہ عقیدتمند سچّی عقیدت رکھتا ہو۔

نیل مت اور صاف و پاک زندگی

نیل مت کے مطابق دیگر اچھی باتوں کے علاوہ زندگی کو صاف و شفاف رکھنے کے لئے جن اصولوں کی تاکید کی گئی ہے وہ ہیں۔

(۱) سچائی (سچ پر قائم رہنا) (۲) کسی کی غلطی پر اُسے معاف کرنا

(۳) علم حاصل کرنا (۴) بہادری

(۵) اِنکساری (۵) اچھا مزاج (Good Nature)

اور اپنے فرائض کی انجام دہی۔

نیل مت اور شیوازم (Shaivism)

پچھمی دھر کلا کے مطابق "اِس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ

ویدانت (monistic) شِوزم کی ابتدا کشمیر میں ہوئی۔ کیونکہ نیل مت پُوران جو چھٹی یا ساتویں صدی کا دستاویز ہے، میں پرتہ بھیجنا سدھانت (Doctrine) موجود ہے۔"

آگے چل کر اِن کا کہنا ہے کہ "کائنات کے ظہور میں شِو ہی سب سے اعلیٰ حقیقت (Supreme Reality) ہے۔ وہی اپنی آزادانہ خواہش سے اِس کائنات کو پیدا کرتا ہے۔

لیکن وید کماری گھیٔ کا کہنا ہے کہ جن مشکلوں پر شری دھر نے اپنے دعویٰ کی بنیاد کھڑی کی ہے وہ شلوک نیل مت میں بعد میں شامل کیۓ گیۓ ہوں گے۔ وہ آگے چل کر یہ نتیجہ اخذ کرتی ہیں کہ نیل مت سانکھیہ شاستر (علم) فلسفے میں درج اجزا کو مانتا ہے لیکن اِس فلسفے کے "منکرانہ" نظریے کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور پُرش آتما (Sprit) اور پرکرتی (مادہ) (Matter) کو آزادانہ یا الگ درجہ نہیں دیتا۔ اگرچہ نیل مت "بہو دیوتا واد" (Polytheism) برہم واد (Animism)، وِشنو دیوتا واد (Pantheism) وغیرہ کا ذکر کرتا ہے لیکن وہ دھیرے دھیرے لامحدود قوت اعلیٰ (Infinite Supreme Being) کے عقیدے کی اور آتا ہے اور یہی عقیدہ (ادویت) شِو فلسفہ (monstic Saiva Philosohpy of Kashmir) کشمیر کا ماخذ بننے میں مددگار ثابت ہوا ہوگا۔

اس طرح نیل مت کا یہ دستاویز کشمیر کے اِبتدائی تواریخی دور

میں، یہاں کے جغرافیہ، پہاڑ، چوٹیوں، جھیلوں، دریاؤں، چشموں، موسموں

اور اس وادی جنت کی بے پناہ اور حیران کن خوبصورتی کو واضح طور پر ہمارے سامنے لاتا ہے۔ اِس دستاویز کو چھٹی یا ساتویں صدی کا بتایا گیا ہے۔ یعنی آج سے قریب قریب چودہ سو سال پہلے کی یہ اہم تحریر ہمارے سامنے لگ بھگ ڈیڑھ ہزار سال قبل کشمیر کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ جب آدمی قدرت کے حُسن کو آلودگی سے بچا کر اِس کی ہر چیز کو عقیدت کی نگاہوں سے دیکھتا تھا اور یہ عقیدت، لگاؤ اور پریم وادی کے ہر پھول، ہر پتھر اور ہر پیڑ، ہر بن، ہر پھلواری اور ہر نظارے کی عبادت میں بدل جاتا تھا کیونکہ کائنات ایک ہے اور اس کو پیدا کرنے والی قوت بھی ایک لامحدود شکتی (طاقت) ہے۔

یہ دستاویز ہمیں کشمیر کے اِبتدائی بسکینوں یعنی ناگ، پِشاچ، مانو، یکھش وغیرہ اور بعد میں آریوں کی زندگی، عقائد رہن سہن، آپسی اِخلاص، ایک دوسرے کے عقائد و نظریات کو عزت و توقیر سے دیکھنے کی ایک ملی جلی تہذیب سے باخبر کرتا ہے۔ اِس دور میں چھوٹے کام کرنے والوں کے ساتھ بُرا سکول نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ اِنہیں دعوتوں اور دیگر سماجی تقریبوں میں شامل کیا جاتا تھا۔ عورتوں کی عزت کی جاتی تھی۔ علوم و فنون کو جگہ جگہ فوقیت حاصل تھی۔ راجا کے اختیارات قانون کی علمداری کے لئے استعمال میں آتے تھے اور مطلق العنانیت مفقود تھی۔

نیل مت دور میں اگرچہ وِشنو مت (Vishnu Cult) کو زیادہ اہمیت حاصل تھی، لیکن شِو مت، بودھ دھرم اور دیگر متوں کو کشمیر میں پھلنے

پھولنے کا خوب موقعہ ملا۔

نیل مت سادہ سنسکرت زبان میں لکھا گیا پُوران ہے۔ یہ اونچے درجے کی ادبی تحریر نہیں لیکن اس کے باوجود یہ کشمیر کے ابتدائی تواریخی دور کی وہ ادَبی دستاویز ہے جس کو پڑھے بغیر کشمیر کی مکمل واقفیت ناممکن ہے۔ کلہن اور دیگر تواریخ دانوں نے اِس پُوران سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

آخر میں جموں کشمیر کلچرل اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز کے سیکریٹری جناب ڈاکٹر رفیق مسعودی جو ایک نامور ادیب، مصنف اور مترجم بھی ہیں، کا تہہ دل سے مشکور ہوں، جن کے دور میں نیل مت پُوران کا یہ اردو ایڈیشن اشاعت کے مراحل کی اور گامزن ہے۔ ساتھ ہی محمد اشرف ٹاک ایڈیٹر شیرازہ اُردو کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ وہ اس اہم کا کے بارے میں مجھے برابر یاد دلاتے رہے۔ کسی زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ اگرچہ کافی مشکل کام ہے لیکن میں نے نہایت عرق ریزی سے اِس اہم کام کو انجام دیا ہے۔ مجھے امید قوی ہے کہ نیل مت پُوران کا یہ اردو ترجمہ علماء اور کشمیر کے ابتدائی تواریخ و تمدّن جاننے والوں کے لئے مُمد ثابت ہوگا۔ "کشمیر" دنیا بھر کی دلچسپی کا موجب رہا ہے۔ بیرونی عالموں نے یہاں دستاویزات، مسوّدوں اور کتابوں کو محفوظ رکھنے اور انہیں قارئین تک پہنچانے میں صدق دلی سے کوشش کی ہیں۔ کشمیر بے پناہ خوبصورتی کے علاوہ علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں کے قدرتی نظاروں نے

کشمیریوں کو امن، اخوت، انسان دوستی، علمی تجسس اور ایک دوسرے کے

عقائد اور نظریات کو سمجھنے اور سمونے کی خواہش پیدا کی ہے اور یہاں کے سنسکرت، فارسی، اردو اور کشمیری عالموں اور مفکروں کے علاوہ سادھوؤں، فقیروں اور خصوصاً ریشیوں نے اس خواہش کو پروان چڑھایا ہے۔

نیل مت پُوران نہ صرف کشمیر کے جغرافیہ اور تمدّن کی بات کرتا ہے بلکہ اس میں مدر دیش (آج کے جموں صوبے کا ایک خطّہ) اور ہندوستان کے پہاڑوں، دریاؤں اور کچھ اہم مقامات کا ذکر بھی موجود ہے۔ اس میں چند ایک ایسے مقامات کا بھی ذکر ہے جو آج پاکستان کے قبضے میں ہیں۔ اِس طرح یہ برِ صغیر سے متعلق دستاویز دلچسپ واقعات سے پُر ہے۔ اردو زبان جو ہماری ریاست کی سرکاری زبان ہے، میں اس تحریر کا ترجمہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ میں آخر میں سنسکرت عالم محترمہ وید کُماری گھی' کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے نیل مت پُوران کا انگریزی ترجمہ کیا۔ میں نے سنسکرت متن کے علاوہ اِن کے انگریزی متن کا بھی اِس کام میں اِستفادہ کیا ہے۔ میری یہ کوشش رہی کہ نیل مت میں جن مختلف مقامات اور تیوہاروں وغیر کا ذکر آیا ہے ان کے بارے میں موجودہ نام اور واقفیت کا بھی ذکر کیا جائے امید ہے میری سبھی کوششیں قارئین کو پسند آئیں گی۔

۱۱مارچ ۲۰۰۷

ارجن دیو مجبور

راما کرشنا وِہار، لین ۱ ''اُوڑے والا'' جموں

(اُردو ترجمہ)

نیل مت پُوران

نیک شگُن اوم......

شری گنیش کو نمسکار، بھگوان واسدیو کو نمسکار...... اوم

شلوک نمبر 1,2

بھگوان ہَرؔی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے...... جو دَھن کی دیوی لکھشمی کا مسکن ہے، جو مُرادیں پُوری کرنے والے ہیں، سب سے بڑے دیوتا ہیں۔ تین لوکوں (عالمُوں) کے سوامی ہیں جو اِس دھرتی کے بنانے والے ہیں۔ جو لافانی اور سدا ایک جیسے رہنے والے ہیں...... ذی عزت راجا جنمے جےؔ جو پریکھشتؔ کے خاندان کے حمایتی ہیں، ویاس کے شاگرد "وےشمپاین" سے پُوچھتے ہیں۔

شلوک نمبر 3

جنمے جے: کئی مملکتوں کے راجے جو عظیم شخصیتوں کے مالِک ہیں، میرے آباو اجداد کی جنگ، مہابھارت میں شریک ہوئے۔

شلوک نمبر 4,5

کہیۓ! کشمیر کا راجا اِس جنگ میں کیوں شریک نہ ہوا۔ پانڈو اور دھرتؔ راشٹر کے بیٹوں نے اِسے کیوں نہیں چُنا تھا۔ ارضِ کشمیر تو بلا شک دُنیا کا ایک اہم مقام ہے۔

شلوک نمبر 6

وَے شمپاین: (کشمیر کا راجا) چوگنی فوجیں ساتھ لے کر مادھو[1] سے جو واسدیو کا بیٹا تھا سویمبر میں لڑنے گاندھار[2] گیا۔

شلوک نمبر 7

وہاں (سویمبر میں) اس کی اور عقلمند واسدیو[3] کی ویسی ہی جنگ ہوئی جیسے نرک کی واسدیو کے ساتھ ہوئی تھی۔

شلوک نمبر 8,9

(کشمیر کا راجا دامودر) واسدیو کے ذریعے لڑائی میں مارا گیا۔ اس مُلک کی عِزت کی خاطِر واسدیو نے اس کی حاملہ رانی کی تاجپوشی کی تاکہ اس کا ہونے والا بیٹا حکومت کر سکے۔

شلوک نمبر 10

اَزاں بعد اِس رانی نے ایک لڑکے کو جنم دیا جس کا نام گونند رکھا گیا۔ (اِسی وجہ سے) اسے نہ پانڈووں نے اور نہ ہی کوروں نے (مہابھارت کی جنگ میں) بُلایا۔

شلوک نمبر 11

جمے بے

براہمنوں میں اعلیٰ درجہ رکھنے والے (وَے شمپائن!) مہاتما واسدیو نے اس ملک کو اتنی عِزت کیوں بخشی کہ خود جا کر راجہ (دامودر) کی بیوی کو گدی پر بٹھایا۔

1 شری کرشن 2 شری کرشن، دیکھئے شورام آپٹے کی سنسکرت ڈکشنری صفحہ ۹۲۳

3 آجکل کا قندھار (کابل)

شلوک نمبر 12,13

دَ ے شمپاین نے کہا " ہے راجاؤں میں اونچا درجہ رکھنے والے!
دیوی اُوما خود ہی کشمیر ہیں۔ یہ جگہ پہلے چھ منونتروں کے لئے کلپ شروع
ہوتے ہی ایک دِلکش، قابلِ لُطف جھیل تھی۔ جو اِس منونتر میں ایک
خوبصورت قلمرو بن گئی۔

شلوک نمبر 14,15,16

یہ مُلک دھان کے کھیت کی قطاروں سے بھر پُور ہے۔ رَس
بھرے اَچھے پھلوں سے بھرا ہے۔ یہاں کے لوگ پڑھانے پڑھنے میں
مصروف ہیں۔ وہ یگیہ کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ وہ تپسوی، دھرم کا
پالَن کرنے والے اور وید و ویدانگوں پر عُبُور رکھتے ہیں۔ خوش قسمت کھتری
سبھی طرح کے ہتھیاروں میں ماہر ہیں، بیوپاری پیسہ کمانے میں لگے
ہیں۔ وہ پاک برہمنوں کی سیوا کرنے والے ہیں۔ (یہ ملک) دیوتاؤں کے
مندروں سے سجا ہوا ہے۔ اِس میں سارے تیرتھ ہیں اور یہ دیس ہی
نیک شگن والا ہے۔

شلوک نمبر 17

راجن! اِس دھرتی پر جو بھی پاک تیرتھ ہیں وہ وہاں پر ہیں۔
یہاں رِشیوں کے آشرم ہی آشرم ہیں۔ یہاں آب و ہوا سردی اور گرمی
کے موسم میں سُکھ دینے والے ہیں اور یہ جگہ پاک بھی ہے۔

شلوک نمبر 18

دُشمن ممالک سے ہار نہ ماننے والی، اُن کے خوف سے بَری، گھوڑوں، ہاتھیوں وغیرہ کی کثرت اور قحط کے ڈر سے آزاد یہ دیس مشہور ہے۔

شلوک نمبر 19

جانداروں کے لئے فائدہ مند پاک اور لُطف اَندوز ہے۔ اِس کا دارومدار بارِشوں پر نہیں۔ ہر طرح کی پیداواری صلاحیت رکھنے والا، خطرات سے مُبّرا یہ مُلک گھنی آبادی والا ہے۔

شلوک نمبر 20

نازک عورتوں کی وجہ سے یہاں کے مندر بھی شاندار ہیں۔ یہ بُرے سانپوں، شیروں، بھینسوں اور ریچھوں سے مُبّرا ہے۔

شلوک نمبر 21

سدا تیوہاروں سے بھر پور، تیر کمانوں کی ٹنکاروں اور وید منتروں کا گاین، سدا کھیل کود میں مصرُوف لوگوں اور خوش باش آدمیوں سے بھرا رہتا ہے۔

شلوک نمبر 22

باغات اور مَسرت کے گوشوں، شہنائی اور ڈھول کی آوازوں کی بازگشت والا یہ مُلک ہمیشہ مشروبات کے شائقین سے پُر رہتا ہے اور اچھے لوگوں کے دِلوں کو پیارا ہے۔

شلوک نمبر 23

قسم قسم کے پھولوں میوؤں، درختوں بیلوں اور طبی جڑی بوٹیوں

سے بھرا پُرا ہے۔ یہ (دیس) جنگلی جانوروں کے جُھنڈوں سے بھرا ہوا
سِدھوں اور چارنوں کے لئے لطف اُٹھانے کے قابل ہے۔
شلوک نمبر 24,25

اے دُشمنوں پر قابو رکھنے والے! کشمیر کا پاک خطّہ تمام پوتر
جگھوں سے بھرا ہے۔ وہاں چھوٹے چشمے، پاک پہاڑ اور جھیلیں ہیں۔
وہاں بہُت پوتر مندر ہیں جن سے ملحق آشرم بھی ہیں۔
شلوک نمبر 26

(اِس مُلک کے) بیچ میں سب سے بڑی دیوی، جو ہمالیہ سے
پیدا ہوئی دِکھائی دیتی ہے، اِس طرح بہتی ہے جیسے ایک مانگ بنا رہی
ہو۔ (سَر کے بالوں کے بیچ نکالی جانے والی لکیر ......مانگ)
شلوک نمبر 27

جنمے جے کہتے ہیں:

اے برہمن، وہ جگہ جو شروع کے منونتروں میں ایک صاف و
شفاف جھیل تھی کیسے ویسوست منونتر میں ایک پردیش بن گئی۔
شلوک نمبر 28,29

وَےشمپاین:

راجاؤں میں سب سے بلند درجہ رکھنے والے! ایک دفعہ پُرانے
زمانے میں جب برہد اشو وہاں اپنی یاترا کے دوران پہنچے تو اُن کی پُوجا
کرنے کے بعد شاندار بادشاہ گونند نے یہی نکتہ اُن سے دریافت کیا۔

شلوک نمبر 30

گونند (نے پوچھا)

گزشتہ منونتروں میں کشمیر نام کا ملک موجود نہیں تھا۔ ''وے وَست'' دَور میں یہ کِس طرح نمودار ہُوا۔

شلوک نمبر 31;32,33

برہَد اَشو (نے کہا)

منطقہ برُج میں آفتاب کا ایک رمز (راشی) سے گزرنا، سورج کا ایک مہینہ کہلاتا ہے۔ دوماہ کا ایک موسم اور تین موسموں کا ایک ''این'' ہوتا ہے۔ اِسی طرح دو ''این'' کا ایک سال بنتا ہے۔ (اسی طرح) ہے راجن! ۴لاکھ ۳۲ہزار سال کا کلجگ، اِس سے دوگُنا دواپر، اور کلجگ سے تین گُنا تریتا اور چار گنا کرت یُگ ہوتا ہے۔ (کرت یُگ یعنی ستیہ یُگ)

شلوک نمبر 34

اکہتر چترُیگوں کا ایک منونتر مانا جاتا ہے۔

شلوک نمبر 35

ہر منونتر کے خاتمے پر سبھی بے جان اور جاندار، اِس دھرتی پر مُکمل طور تباہ ہوجاتے ہیں۔

شلوک نمبر 36,37,38

اے دھرتی کے مالِک! یہ ساری دُنیا تب تک سمندر میں تبدیل

ہوتی ہے۔ ہماوت، ہیم کوٹ، نشدھ، نیل شسیتا، شرنگاوی، میرو، ملیاوت،

گندھما دنا، مہندر، ملٰے، ساہیہ، شوکتہ مت، رکھشا وت، وِندھیا اور پارِ یاترا پہاڑ
تباہ نہیں ہوتے، اور باقی جمبُو دیپ پوری طرح صفحۂ ہستی سے مِٹ جاتا ہے
شلوک نمبر 39

تب اِس دُنیا کے تباہ ہونے کے بعد مہادیو بذاتِ خُود پانی کی
صُورت میں اِس دُنیا کے اِردگرد رہتا ہے۔
شلوک نمبر 40,41

دیوی ستی ایک کشتی کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور آئندہ آنے والا
منُو جادوئی قوت سے تمام بیج (کشتی) میں رکھ دیتا ہے۔ وِشنو اِس دنیا کا
والد ایک مچھلی کا رُوپ اختیار کر لیتا ہے اور اِس کشتی کو (اپنے) سینگ
سے کھینچتا ہے۔
شلوک نمبر 42

اے زمین کے محافظ! جب (وِشنو) بھگوان کشتی کو کھینچتا ہے اور
اُسے پہاڑ کی چوٹی سے باندھ لیتا ہے تو خود "نہ جانے جانی والی" صُورت
میں چلا جاتا ہے۔
شلوک نمبر 43

اے راجن! اِس پہاڑی چوٹی کو جو پاک ہے، اور گناہوں اور
خوف کو دُور کرنے والی ہے، اِس مغربی خطّے میں دیکھ لو۔
شلوک نمبر 44

اے دشمنوں پر قابُو رکھنے والے! جب کرتیہ یگ (ستیہ یگ)

کے برابر کا زمانہ ختم ہوتا ہے تو منو جانداروں کی پیدائش پہلے کی طرح عمل میں لاتا ہے۔

شلوک نمبر 45,46

دیوی ستی جو کشتی کی صورت میں اپنا جسم اختیار کئے ہوئے ہوتی ہے، دھرتی (زمین) بن جاتی ہے۔ زمین پر ایک صاف پانی والی جھیل ستی سر نمودار ہوتی ہے۔ جس کی لمبائی چھ ''یوجن'' اور چوڑائی اس کا نصف ہوتی ہے۔ یہ دیوتاؤں کے لئے دلپذیر اور لیلا (کھیل) کی جگہ ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 47

آسمان کی طرح گہری، کمل کے پھولوں سے چمکتی، شفاف پانی کی یہ جھیل دُنیا بھر میں بے حد دلکش ہے۔

شلوک نمبر 48,49

اے راجن! وے وسوت منونتر کے آنے پر دکھش نے اپنی تیرہ بیٹیاں مریچ کے بیٹے کشپ کو دے دیں۔ اے راجاؤں میں بہترین راجا! مُجھ سے اُن کے نام سنو، اَدِتی کے بیٹے دیوتا ہیں اور دِتی کے کے دَیتیہ۔

شلوک نمبر 50

دینوش کا بیٹا ورت اور سُربھی کے بیٹے بھدر کہلاتے ہیں۔ یکھش اور راکھش، گھش کے بیٹے مانے جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 51

ایرون، اِرا کا بیٹا ہے اوردس گاین پرو اور جو لاتعداد اپسرس ہیں،

وہ مُنی سے پیدا ہوئے ہیں۔
شلوک نمبر 52

کالکپ اور کالکیہ کالی کے بیٹے تصوّر کیئے جاتے ہیں۔ دانوؤنو
کے بیٹے اور کرودھ دس لڑکیوں سے پیدا ہوئے۔
شلوک نمبر 53

اے راجن! ناگ کدرو کے بیٹے ہیں اور گُرڈ اور ارُن جو
جانوروں میں بہترین مانے جاتے ہیں، وِنتا کے بیٹے ہیں۔
شلوک نمبر 54

کدرُو اور وِنتا ایک دوسرے سے جلتے تھے اور جیسا کہ اُن کے
مقدر میں تھا وہ ہر وقت ایک دوسرے سے لڑنے کو تیار رہتے تھے۔
شلوک نمبر 55,56,57

ایک دفعہ اِندر کا گھوڑا جو پانی سے پیدا ہوا تھا، دیکھ کر وِنتا نے
اعلان کیا کہ وہ (گھوڑا) سفید ہے۔ جب کہ کدرو نے، جو فِتنہ کرنے پر تُلا
ہوا تھا، کہا "میں ہر طرح سے اس گھوڑے کو کالے بالوں کا مانتا ہوں"۔
اے اِس دھرتی کے مالک! تب دونوں نے اِس گھوڑے کے
بارے میں، ایک دوسرے کی غلامی کرنے کی شرط لگائی۔ کدرو کے کہنے پر
اُس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔
شلوک نمبر 58

بعد میں جب اُن دونوں نے اِس شاندار گھوڑے کو کالے رنگ کا

دیکھا، کدرُو نے خوبصورت وِنتا سے کہا "میں نے تمہیں جیت لیا ہے"۔

شلوک نمبر 59

کافی مشہور اور بے حد طاقتور گرُڑ نے اس وِنتا کو بچالیا جو اِندر سے سوم[1] لانے پر غُلام بنا لیا گیا تھا۔

شلوک نمبر 60

اُس نے اِندر سے ناگوں کو کھانے کا عطیہ حاصل کیا تھا۔ اُس نے پنّگوں کو اپنی ماں سے دُشمنی کی وجہ سے کھا لیا تھا۔

شلوک نمبر 61

جب ناگوں کو اعلیٰ دِل والا گرُڑ کھا رہا تھا، واسکی نے جناردن، وِشنو، سے جو دیوتاؤں کا دیوتا ہے، انہیں بچانے کی التجا کی۔

شلوک نمبر 62

واسکی نے کہا: "اے بے پایاں! سب سے بڑے دیوتا تجھے نمسکار۔ اپنے ہاتھوں میں کمان، گدا (گرز) اور تلوار رکھنے والے! تجھے نمسکار۔ (دانووں کو تباہ کرنے والے تجھے نمسکار)۔ برہما کے ذریعے تعریف کئے جانے والے! تجھے نمسکار۔

شلوک نمبر 63

دُنیا کا بھلا کرنے میں مصروف آپ کو نمسکار۔ اِندر کو خوش کرنے والے تجھے نمسکار۔ بھکتوں کی مرادیں پوری کرنے والے تجھے نمسکار۔ صحیح راستہ دکھانے والے تجھے نمسکار۔

---

1 سوم رس

شلوک نمبر 64,65

میں اُس دیوتا کی خدمت میں حاضر ہُوا ہُوں جس کا خُوبصورت رنگ پُوری طرح ،کھلے ہُوئے نیلے کمل کی چمک جیسا ہے، جو چمکدار سونے کی پوشاک پہنے ہے۔ جو گُناہوں سے پاک اور درخواست کرنے کے قابل ہے۔ جس نے اپنے کنول جیسے پاؤں ''سمندر کی بیٹی'' (کے گود) میں رکھے ہیں جو سب سے اُونچے درجے والا، ابتدائی اور لاانتہا ہے۔ میں اُس اولین دیوتا کے سامنے سارا جسم پھیلا کر عقیدت کا اظہار کرتا ہوں۔

شلوک نمبر...... 66

آپ اُس شیش ناگ کے پھَن پر جو ہزار جواہرات سے جڑا ہُوا ہے، لیٹے ہوئے ہو، ساری دنیا کا بھلا بُرا سوچتے ہوئے دیوتا! آج مجھے بچالو۔

شلوک نمبر 67

اے لامحدُود (دیوتا)! پرندوں کا راجا، جو بے حد تیز اور خوفناک پرواز کا مالِک ہے، میرے خاندان کو بہ جلدی تباہ کر رہا ہے۔ او شاندار سادھوؤں کے ذریعے تعریف کیے جانے والے! آپ اُس تارکھش (گرڑ) کو، جس کی طاقت طُوفان جیسی ہے، سے آج مجھے بچا لیجئے۔

شلوک نمبر......68,69

برہد! اشو نے (کہا): ذی عزّت دیوتا نے واسکی کو جو خوف سے ہراساں تھا کہا ''اے لامثال طاقت رکھنے والے! تُم پاک ناگوں کے

ساتھ ستی دیش میں آسمان جیسے پاک پانی والی جھیل میں رہ سکتے ہو۔

شلوک نمبر 70

سانپوں کا دشمن اُن سانپوں کو نہیں مارے گا جو اپنا مَسکن اُس جھیل میں بنا لیں گے۔

شلوک نمبر 71

اے ناگوں کے سردار! میری سواری کا گرڑ ناگوں کا دُشمن، اس کو نہیں مارے گا جس نے اپنا مسکن ستی دیش میں بنا لیا ہوگا، وہ ہر طرف سے خوف سے آزاد ہو کر رہے گا۔

شلوک نمبر 72

نہایت خوش بخت! اِن بے حد طاقت والے ناگوں کی سلطنت میں جو ستی کے مُلک میں رہیں گے، نیل کی تاجپوشی کرو۔

شلوک نمبر 73

واسُکی نے وہی کیا جو دیوتاؤں کے دیو نے کہا۔ تب اِن ناگوں کو جو وہاں رہنے لگے، گرڈ کا کوئی خطرہ نہیں رہا۔

شلوک نمبر 74

راجاؤں میں سب سے اُونچا درجہ رکھنے والے راجا! ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کمل کی طرح آنکھوں والا، اِندر پولومیا (رانی) کو ساتھ لے کر ایک دفعہ اس جھیل کے کنارے کھیل میں مصروف تھا۔

شلوک نمبر 75

کال (موت) کی ترغیب سے دیتیوں کا سردار جس کا نام سنگرہ تھا اور جسے ہرانا بے حد مشکل تھا، اُس وقت وہاں پہنچا جب اِندر کھیل میں مصروف تھا۔

شلوک نمبر 76

شچی کو دیکھ کر اُس راکھش کا منی پانی کی جھیل میں گر پڑا۔ وہ شچی کو لے جانے کے جذبے سے پاگل ہُوا۔

شلوک نمبر 77

اَزاں بعد اُسے اِندر کے ساتھ لڑتے ہوئے ایک سال ہوگیا۔ اِندر اور سنگرہ کی لڑائی ایک سال تک جاری رہی۔

شلوک نمبر 78

دیوتا اِندر اُسے مار کر دیوتاؤں سے عزت پاکر سورگ میں چلا گیا جہاں اِن دیوتاؤں نے جو جنّت میں رہتے ہیں، اُس کی پُوجا کی۔

شلوک نمبر 79

اِسی بُری نظر والے سنگرہ کے خلاص شُدہ منی سے اِس جھیل کے پانی میں ایک بچہ پیدا ہوا۔

شلوک نمبر 80

رحم کے جذبے کے تحت، ناگوں نے پانی میں اِس بچے کی پرورش کی۔ چونکہ وہ پانی میں پیدا ہوا تھا اسلئے وہ "جلودبھو" (پانی میں پیدا

ہُوا) کہلایا۔

شلوک نمبر 81

پتاماہ (بڑا دیوتا) کی تپسیا کر کے اور اِس طرح اُسے خوش کر کے اُس نے تین وَر (عطیہ) پائے یعنی یہ کہ جب تک وہ پانی میں رہے گا لافانی رہے گا، اُسے جادُوئی قوت حاصل ہوگی اور کوئی اُس کی طاقت کا مقابلہ کر نہ پائے گا۔

شلوک نمبر 82,83

جادُوئی قوت حاصل کرنے پر، اُس راکھشوں کے سردار نے جھیل کے کنارے رہنے والے مختلف علاقوں کے اِنسانوں کو کھانا شروع کر دیا۔ یہ ممالک جن میں کھائے جانے والے لوگ رہتے تھے، درو ابھسار، گاندھار وجھندار، "ساک" گھش، تنگ، مانڈو، مدر کے علاوہ انتر گری اور بہر گری تھے۔

شلوک نمبر 84

اُس ظالم کے خوف سے لوگ اِس ملک سے بھاگ گئے اور وہ اُن آبادی سے خالی علاقوں میں بے خوف ہو کر گھومنے لگا۔

شلوک نمبر 85

اِسی زمانے میں ذی عزت سنت کشپ، پوتر (پاک) یاترا کے سلسلے میں ساری دھرتی کا سَفر کر رہے تھے۔

شلوک نمبر ......86 تا 97

اِس پاک بھارت ورش میں جو بُرے اور بھلے کا پھل دینے والا

ہے (اُس بنے) پوتر پشکر، برہما کے رہنے کی جگہ، جو اِس دنیا کو بناتا ہے اور جس تک پہنچنا مُشکل ہے۔ سبھی پاپوں کو ناش (تباہ) کرنے والا اور یگیوں سے بھرپور۔ پریاگ، پارسائی کا میدان، لمحاتی کوروکھیتر، گناہوں کو ختم کرنے والے، ہیلاسراعلیٰ رُوح والے بُزرگوں کی پاک جگہ آسمانی چرنکٹ، تمام پاپوں کو دور کرنے والا پاک وراہ پہاڑ، پوتر پنچ ند، کالنجنا کے ساتھ گوکرن، کیدار کے ساتھ مہا آلیہ، نارائن کا مسکن بدری، آشرم، سُگندھ، شت کُمبھ، کالکا آشرم، شاکمبری، للتکا، سالگرام، پرتھودک، سُورن آکھش، ردرکوٹی، پربھاس، ساگراُدک، اندرمارگ، متانگواپی، پاپوں سے نجات دینے والا پوتر اگستیہ آشرم، تندلک آشرم، پاجمبومارگ، پاک بنارس، پوتر گنگا دیوی، جھانوکی لڑکی، آسمان کا حلقہ جمنا، موت کا پھندا! تیز بہنے والا شت درو (ستلج) سریُوندی جس پر یگیہ کرنے کی جگہیں ہیں، دیوی سرسوتی، گوداوری، وَےترنی، گومتی، باہدا، وید سمرتی، اَسی، ساتھ میں ورنا، تامرورن، اتپلاوتی، شپرا، نرمدا، سونا، بہت بڑی ندی پروشنی، اکھشومتی، سرتا، درگا، ست شِلا، کاویری، برہمنی، گوری، کمپنا، تمس، گنگا ساگر سندھی، اور تندھو ساگر سنگم" کے درشن کیے۔

شلوک نمبر 98,99

اے راجن! اس نے بھرگوتنگ، وشال، کُبجامر، رے واتک، کشاورت، جو گنگادوار کے پاس میں ہے، بِلوک، نیل پربت، پوتر کنکھل اور دیگر پوتر جگہوں کے بھی درشن کیے۔

شلوک نمبر 100

یہ سُن کر کہ کشپؔ دھارمِک (مذہبی) سفر کر رہے ہیں، سانپوں کے بادشاہ نیل اُنہیں مِلنے کنکھلؔ چلے گئے۔

شلوک نمبر 101

وہاں پہنچ کر سانپوں کے راجا نیلؔ نے اپنے والد کو دیکھا اور اپنا نام کہہ کر اُس کے پاؤں چُھوئے اور اُسے نمسکار کیا۔

شلوک نمبر 102

اُن کے والد نے اُس کی پیشانی کو سونگھا اور مناسب طریقے پر اُس کی عزت افزائی کی۔ والد کے اِشارے سے وہ کُشا گھاس کی بنی چٹائی پر بیٹھ گئے۔

شلوک نمبر 103

اے راجن! جو کچھ نیچے بیٹھے ناگ نے، اپنے باپ کشپؔ کو جو سبھی تپسیاؤں (کفارہ) کا مسکن ہے، کہا۔

شلوک نمبر 104

یہ سن کر کہ آپ...... جو دَیا (رحم) کر پریمی ہیں، متبرک مقامات کے درشن کر رہے ہیں، میں آپ کی سیوا کرنے فوری طور آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا ہُوں۔

شلوک نمبر 105

اے برہمن! آپ نے ملک کے مشرق، جنوب اور مغرب میں سبھی

متبرک مقامات کی یاترا (سفر) کی ہے، اب ہمیں شمال کی طرف جانا چاہئے۔
شلوک نمبر 106

او عزت عطا کرنے والے! مدر دیس میں یاترا کے پاک مقامات ہیں اور ہمالیہ جو پہاڑوں میں سب سے اعلیٰ ہے، پر بھی ایسی جگہیں ہیں۔
شلوک نمبر 107,108

(وہاں) متبرک وِپاشا ہے جو پاپوں سے چھٹکارا دلاتی ہے اور ہمیشہ دائم رہنے والی سعادت بخشتی ہے۔ دریائے دیوہرد میں ایک بار نہانے سے جنت ملتی ہے، گناہ دُور کرنے والا ہر (شِو)، ہریشور اور کراویرپُر کا سنگم ہے۔
شلوک نمبر 109

اس جگہ دیوہرد وِپاشا (بیاس) سے ملتا ہے جو دریاؤں میں بہترین دریا ہے۔ وِپاشا میں ہمیشہ پاک رہنے والا کالکا آشرم ہے۔
شلوک نمبر 110,111

(وہاں) پاک اراوتی ندی ہے، جو سبھی پاپوں کو دُور کرتی ہے، اکیلی اِراوتی میں ساٹھ متبرک جگہیں ہیں۔ خاص طور سے ریوتی نکھشتر اور ہرپندر واڑے کے آٹھویں دن۔
شلوک نمبر 112,113

(وہاں) کمبھاوسند ہے جس کا پانی پوتر (پاک) ہے۔ دیوکا ندی کا پانی بھی پوتر ہے۔ بڑا دریا وشوامتر ہے جو ہمیشہ پوتر رہتا ہے، (جس

دریا کو) آڈآ کہتے ہیں وہ بھی بے حد پاک ہے، اس کے علاوہ کئی دریاؤں کے سنگم ہیں۔ اراوتی اور دیوکا بھی دھارمِک خوبیوں والی ندیاں ہیں۔

شلوک نمبر ......114 تا 118

آپ! مابہ دولت نے مدروں کی خاطر دیوی اوما کو زمین پر لایا ہے، جو دیوکا کی طرح مشہور ہے، اور جسے دیکھ کر ایک آدمی اس دنیا میں یقینی طور پر پاک ہوجاتا ہے۔ (وہاں) اندرمارگ، سوم تیرتھ، پوتر امبوجن، سُورن بِندو، شِو کا متبرک مسکن، پاپوں کا ناش کرنے والا سکند کا مسکن، رُدر تیرتھ میں بے حد پاک اوما، درگادوار، پوِتر پانی والا کوٹی تیرتھ، رُدر کا پاک مسکن، کاماکھیا اور پشپ نیاس۔ اے عزت بخشنے والے! (وہاں) پوتر ہمسہ پاد اور ایسا ہی رِشی رُوپا ہے۔

شلوک نمبر 119

اس جگہ جو چار کوس تک پھیلی ہوئی ہے، ان سبھی مقامات پر جہاں کُواں اور چشمہ ہے، دوارِکا تیرتھ ہے۔

شلوک نمبر 120

(وہاں) پاک ندی آپگا اور پوتر توسی ہے جو سُورج کو خوش کرتی ہے۔ وہاں سبھی ندیوں میں اعلیٰ چندر بھاگا ہے جس کا پانی چاند کی کرنوں کی طرح ٹھنڈا ہے۔

شلوک نمبر 121

"وے وِتَسل مُکھ" چندر بھاگا کی باوصف پاک جگہ ہے۔ اسی

طرح گناہوں کا خاتمہ کرنے والی شنکھ مرڈا ہے۔

شلوک نمبر 122

(وہاں) گھشور، شت مکھ، اشٹکاپتھ، پاک کدیش اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے۔

شلوک نمبر 123

وہ علاقہ جو شت مکھ سے گھیشور تک پھیلا ہوا ہے، وہ نہ صرف پاکیزگی میں بنارس کے برابر ہے، بلکہ اس سے بھی بلند ہے۔

شلوک نمبر 124

بڑی چندر بھاگا ندی، ہر جگہ پر سدا ہی پوتر ہے۔ لیکن خاص طور پر یہ ماگھ اور پوہ مہینے کے چاند والے پکھواڑے میں تیرہویں دن پوتر ہے۔

شلوک نمبر 125

دنیا میں جتنی بھی پوتر جگہیں، سمندروں اور جھیلوں سمیت ہیں ماگھ کے چاند والے پکھواڑے کے تیرہویں دن چندر بھاگا پر جاتی ہیں۔

شلوک نمبر 126

وستراپتھ اور اسی طرح دیو چھا گنیشور پوتر بتائے گئے ہیں دُوسری بھومی اور اس کی پیدا ہونے کی جگہ۔

شلوک نمبر......127

متبرک جھیل' جو ستی کی اوتار ہے، وہ ہے وشنو پاد...... مشہور کرم سر، جو گناہوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔

شلوک نمبر 128

اے سادھو، بہ مہربانی ان اور دیگر جگہوں کے درشن کیجیے، جہاں نہانے سے پاپی (گنہگار) انسان بھی (گناہوں سے) چھٹکارا پالیتے ہیں۔

شلوک نمبر 129

برہد آشو نے (کہا): اِس طرح خطاب کرنے پر جس (کشپ) کی خواہش بڑھ چکی تھی، نے کہا: "ایسا ہی ہو" اور وہ نیل کے ہمراہ یہ جگہیں دیکھنے کے لئے چلے گئے۔

شلوک نمبر 130

دیوی ندی جمنا اور سرسوتی کو پار کر کے اس نے کوروکھیتر کو جہاں سِتّی مشہور ہے دیکھا۔

شلوک نمبر 131,132

او گُناہوں سے پاک! زمین پر کئی متبرک جگہوں کے جھنڈ کو سِتّی کہا جاتا ہے۔ سچ مچ یہ وہ جگہ ہے جہاں سبھی تیرتھ معہ سمندر اور جھیلوں کے ہر ماہ کرشنہ پکھش (جس پکھواڑے میں چاند نہیں ہوتا) کے خاتمے پر ہمیشہ جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 133

جو شخص وہاں سُورج گرہن کے وقت "شرادھ"[1] کرتا ہے اُسے ایک ہزار گھوڑوں کی قربانی کرنے کا بدلہ (انعام) مل جاتا ہے۔

شلوک نمبر 134

سِتّی دیکھ کر اس نے چکّر تیرتھ بھی دیکھا جس کے بارے میں اس دھرتی پر نارد کا گایا ہوا شعر ابھی بھی عام ہے۔

شلوک نمبر 135

"ارے! سورج گرہن کے لئے لوگوں کی ثابت قدمی، چکر تیرتھ پر جو دھارمک لابھ حاصل ہوتا ہے وہ گرہن سے دس گنا زیادہ ہے۔

شلوک نمبر 136

چکّر اور پرتھُودِکا کا درشن کرنے کے بعد وہ پوتر "وِشنوپاد اور امر پربت" گئے۔

شلوک نمبر 137

دریا شتؔ درُو (ستلج) اور گنگا کو پار کرنے کے بعد رشی (کشپ) ارجن کے آشرم اور دیو سُندا پہنچے۔

شلوک نمبر 138

مشہور اور پاپوں کا ناش کرنے والی وِپاشا (ندی) کو پار کر کے کشپ نے اُس وقت مُلک کو ویران دیکھا۔

شلوک نمبر 139.140

مدروں کے مُلک کو ویران دیکھ کر ناگ سے کہا "نیل، مُجھے بتاؤ کہ مدروں کا یہ دیش کیوں ویران ہے؟ یہ تو ہمیشہ دلکش، قحط اور آفاقی تباہی سے مُبرّا اور دولت و اناج سے بھرا رہا ہے۔

شلوک نمبر 141

نیل: قابلِ تعظیم (رِشی) آپ کو یہ سب معلوم ہے کہ ابتدائی طور پر ایک راکھشش کا بیٹا جس کا نام جلودبَو ہے، جو سنگرہ کا بیٹا ہے، میرے ذریعے پالا پوسا گیا تھا۔

شلوک نمبر 142,143

اُس گستاخ نے برہما سے ناقابل اِدراک جنم کا عطیہ حاصل کیا ہے، وہ مجھے بالکل نظر انداز کررہا ہے اور میں تین لوکوں[1] کے مالک کی طرف سے اُسے دِئے گئے عطیے کی وجہ سے قابو میں نہیں رکھ سکتا۔

شلوک نمبر 144

اس بد دِماغ وِلن (Villan) کے ذریعے جو انسانی گوشت کھاتا ہے۔ مدروں کا یہ سارا ملک بسکینوں سے خالی ہوگیا ہے۔

شلوک نمبر 145,146

اے راجن! جن ممالک کو اِس نے برباد کر دیا ہے وہ خاص طور پر دَرو ابھسار، گاندھار، انترگری، بہرگری اور وہ (علاقے) جو شاک، کھشں، تنگن اور مادھووَں کے ہیں۔ اے ذی عزّت! دنیا کی بھلائی کی خاطر، اُسے روکنے کی خاطر پکا ارادہ کیجئے۔

شلوک نمبر 147

برہد اشو نے (کہا): اِس طرح خطاب کرنے کے بعد اُس نے (کشپ رِشی نے) کہا ایسا ہی ہو اور اس کے بعد اردگرد کے مقدس

شلوک نمبر 162

او راجن! نرمدا' مور پر (سوار ہر کر) گئی، گومتی سارنگ' ہرن پر، گوداوری بھیڑ پر اور کمپنا' ہنس پر۔

شلوک نمبر 163

اے راجن! گنڈکی' نر بگلے پر سوار ہو کر (گئی)، کاویری' اونٹ پر، مقدس اکھشومتی' مگرمچھ پر اور مقدس سیتا مادہ کلنگ پر۔

شلوک نمبر 164

لوہت' چمر ہرن پر سوار ہو کر (گئی)۔ ونکشو جو تیز رفتار ہے، خصی سور پر، ہلادنی چکور پر اور ہرادِنی مرغے پر سوار ہو کر گئی۔

شلوک نمبر 165

پاونی' ایک گھوڑے پر سوار ہو کر (گئی)، سونا' سانپ پر، کرشن وینی' بادل پر اور بھوو ینی خرگوش پر۔

شلوک نمبر 166

یہ اور دیگر ندیاں اپنی متعلقہ سواریوں پر چلی گئیں۔ یہ سب اس خواہش کو لے کر گئیں تا کہ اس لڑائی کو دیکھ سکیں جو وِشنو کے بعد شروع ہوئی۔

شلوک نمبر 167

نوبندھن پہنچ کر کیشو نے سچ مچ پکا فیصلہ لیا۔

شلوک نمبر 168

دیوتاؤں کے خدم وخشم کی آواز سن کر بدنیت راکھش' یہ جانتے

ہوئے کہ پانی میں اسے کوئی مار نہیں سکتا جھیل سے باہر نہیں آیا۔

شلوک نمبر 169

یہ جان کر کہ وہ پانی سے باہر نہیں آئے گا، خوش ہوا مدھو سودھن دیگر دیوتاؤں کے ساتھ نوبندھن میں داخل ہوا۔

شلوک نمبر 170

رُدر، نوبندھن کی چوٹی پر بیٹھ گئے، ہری جنوبی چوٹی پر برہما شمالی چوٹی پر اور دیگر دیوتا اور اَسُر اُن کے پیچھے پیچھے چلے۔

شلوک نمبر 171

اس طرح وہ پہاڑ میں داخل ہوئے۔ تب پاک سیرت جناردھن نے راکھشش کو مارنے کی غرض سے اننت سے کہا۔

شلوک نمبر 172

"آج ہمالیہ کو ہل سے توڑتے ہوئے جلدی اس جھیل سے پانی خارج کردو۔

شلوک نمبر 173

شلوک نمبر ......برہد اشو (بولا): تب اننت نے جو ایک پہاڑ سا تھا اور پورے چاند کی چمک رکھتا تھا، اپنے آپ کو پھیلایا اور زمین اور سورگ کو (سایے سے) چھپاتے ہوئے، چاروں طرف راکھشوں کے جھنڈ کو خوف زدہ کرنے لگا۔

شلوک نمبر 174

نیلی پوشاک پہنے ہوئے، سونے میں جڑے لعل کو پہنے، جسے سارے دیوتا پُوجتے ہیں، اس نے پہاڑوں میں سب سے بہترین پہاڑ ہمالیہ کے ہَل سے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔

شلوک نمبر ......175 تا 180

جب بہترین پہاڑوں کا راجہ توڑ دیا گیا تو پانی شدت کی تیزی سے بہنے لگا۔ اس خطرناک بہاؤ اور اس کی آواز سے سبھی جاندار تھر تھر کانپنے لگے اور ٹیڑھی لہروں سے مانو، ہمالیہ آسمان کو چھو رہا ہو۔ جب جھیل کا پانی غائب ہو رہا تھا تو پانی میں پیدا ہوئے (جلو دبو) نے جادو شروع کر دیا۔ اس نے چاروں طرف اندھیرا پیدا کیا۔ اے انسانوں میں عظیم شخصیت! دُنیا (اندھیرے) میں نابُود ہوگئی۔

تب شِو نے اپنے دو ہاتھوں میں سورج اور چاند کو پکڑا اور آنکھ جھپکنے میں اندھیرا ختم ہوا اور ساری دنیا میں روشنی چھا گئی۔

جب اندھیرا غائب ہوا، ہرؔی جس کوئی ہرا نہیں سکتا، نے یوگ کی قوت سے دوسرا جسم اختیار کر لیا ور راکھش سے لڑائی لڑی اور اس جنگ کو ایک مختلف جسم سے دیکھنے لگے۔ وِشنو اور راکھش کے بیچ درختوں اور پہاڑی چوٹیوں سے ایک خوفناک لڑائی ہوئی...... دیوتاؤں کے سبھی جھنڈ......

ہرؔی نے جبرا راکھش کا سر کاٹ ڈالا اور تب برہؔما کو اطمینان حاصل ہوا۔

شلوک نمبر......181

برہؔما، وِشنؔو اور شمبھو نے ان چوٹیوں کو، جن پر وہ اس خطے میں جے ہوئے تھے اپنے نام دیئے۔

شلوک نمبر......182,183

اے لوگوں میں عظیم! انہوں نے اونچی چوٹیوں کے مالک، پہاڑوں کے اعلیٰ روح پہاڑ سے کہا: "جو کوئی بھی کرم سر" نام والی جھیل میں نہا کر آپ کو دیکھے' ہم تین کو پہاڑ پر دیکھ کر سورگ حاصل کرے گا۔

شلوک نمبر......184

برہد اشو:

برہد اشو (نے کہا) اے راجن دیکھو یہ ہیں وہ چوٹیاں...... برہؔما، وِشنؔو، مہیشور، وہ جو نوبندھن کی چوٹی ہے وہ شنکر ہے۔

شلوک نمبر......185

اِس کے دائیں جانب جو چوٹی ہے وہ ہرؔی ہے۔ اور اس کے بائیں جانب والی چوٹی برہؔما ہے۔ پاپی تک ان چوٹیوں کو دیکھنے سے مُکتی (چھٹکارا) پالیتے ہیں۔

شلوک نمبر......186,187

کرم سرؔ کے شمال میں جو وشنو پاد کہلاتا ہے، برہما جو دیوتاؤں میں

عظیم ہیں، نے خود ہی اپنا آشرم (رہنے کی جگہ) بنا لیا ہے۔ ذی عزت کشپؔ نے مغرب کے آدھے حصّے میں اپنا مسکن خود تعمیر کر لیا ہے۔

شلوک نمبر 188

جہاں وِشنوؔ ٹھہرے تھے اور جس نے اس وقت جیت حاصل کرلی، اُسی جگہ پر طاقتور مہادیو نے اپنے آپ، ایک مسکن تیار کر لیا۔

شلوک نمبر 189

اس جگہ کے دوسرے حصے میں ذی عزت ہل بان۔ اننتؔ نے، واسدیوؔ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ایک بڑا آشرم تعمیر کیا۔

شلوک نمبر 190

مہادیو آشرم کے مغرب کی طرف، دیوتاؤں کی عزت افزائی پر سورج اور چاند نے اپنے خوبصورت اور مقدس آشرم تعمیر گئے۔

شلوک نمبر 191

پونے یوجن (فاصلہ) کے فاصلے پر مہادیو کے آشرم کے پاس ہری نے اپنا آشرم تعمیر کیا جسے نرسمہا نام دے کر جشن منایا گیا۔

شلوک نمبر:......192,193

ازاں بعد ہر ایک دیوتا نے الگ الگ، جھیل میں یا خشکی پر، اپنے اپنے آشرم تعمیر کئے۔ وہ رشی جن کا سرمایہ تپسیا (عبادت) ہے، نے اپنے آشرم بنائے۔ دیاؤں نے کئی یا رواؤں کی جگہ بنالی، ایسا ہی گندھرو،

پرس، یکھش، پہاڑوں کے راجا اور گھکوں نے بھی کیا۔

شلوک نمبر 194

وشنو اور رُدر نے' جو دنیا میں اہم درجہ رکھتے ہیں، کمل پھول سے پیدا ہوئے برہما کے ساتھ ہی اپنے مسکن بنا لئے، ساری دنیا نے وہاں اپنے مسکن بنا لئے ہیں۔ یہ ملک پُر اَز اَوصاف اور سب سے پاک ہے۔

شلوک نمبر 195

تب سدرشن کا چکر، جلودبو کے خون کے نشے سے تباہ حال علاقے میں گھومنے لگا اور (یہ چکر) شنکر کے ذریعے پکڑا گیا۔

شلوک نمبر 196

اپنے ہاتھ میں چکّر لے کر وہ اس جگہ گیا جہاں جناردن کھڑے تھے۔ تب خوشی سے ہنستے ہوئے ہری نے دیوتا شنکر سے کہا۔

شلوک نمبر 197

"اے مقدّس شخصیّت والے! راکھشوں کے جھنڈ کو تباہ کرنے والے "چکر" کو میرے حوالے کرو۔ شنکر نے مذاق سے ہنستے ہوئے کہا۔

شلوک نمبر 198

"اپنی مرضی کے مطابق گھومتے ہوئے اس "چکّر" کو میں نے اچانک پالیا ہے۔ اے جناردن! میں آپ سے ایک تحفہ حاصل کرنے پر

ہی یہ "چکّر" آپ کو واپس کروں گا۔

شلوک نمبر 199,200

"ایسا ہی ہو" مدھو کو مارنے والے نے کہا اور چکر لے لیا۔ اے راجن! یہ وہ جگہ ہے جس پر تم اس وقت کھڑے ہو، جہاں ہری، جو دیوتاؤں میں ایک بہترین دیوتا ہے، نے ایک مذاق کیا اور اس جگہ اپنا بُت اسی صورت میں کھڑا کر دیا۔

شلوک نمبر 201,204

اے راجاؤں کے سردار اور دشمنوں کو قابو میں رکھنے والے! جناردن ہری نے شمبھو اور دیوی (پاروتی) کو اسی انداز میں کھڑا کر کے اُس کا مسکن جلودبو کے سر پر تعمیر کیا۔ اے انسانوں میں شیر نر! رشی، دیوتا، ناگ، گندھرو اور سورگ کی اپسراؤں (جوان عورتوں) کے جھنڈ جلودبو کے سَر پر یہ (بت) دیکھنے کے لئے آے، جسمیں کیشو اور شو دونو...... تمام گناہوں کو ختم کرنے والے، نمایندگی کرتے ہیں اور اس جناردن کو بھی دیکھا، جس نے یہ مقدس مُورتی کھڑا کی۔

شلوک نمبر 205,206

جب بڑے بڑے دیوتا، رِشی اور ناگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ کشپ نے ان کے سامنے کھڑے ہو کر وَر (عطیہ) دینے والے وشنو سے کہا۔ اے دیو! اس ملک میں اب آدمی بودباش اختیار کریں، اور یہ دیس دلکش بھی ہو اور مقدس بھی۔ جب کشپ نے اس طرح کہا تو ناگوں نے یہ الفاظ کہے۔

شلوک نمبر 207,208

"اے رشیوں میں عظیم! ہم آدمیوں کے سنگ نہیں رہیں گے"۔

پرَجاپتی کشپ یقینی طور پر ناراض ہوئے اور ان سے کہا: جیسے آپ نے میرے کہے پر توجہ نہ دے کر نڈر ہو کر کہا، اس لئے آپ کو پِشاچوں کے ساتھ رہنا ہوگا۔ اس بات میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔

شلوک نمبر 209

جب کشپ نے اس طرح کہا تو نیل نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا:

"اے براہمن! ان پر غصہ چھا گیا ہے، اور وہ کچھ نہیں جانتے۔

شلوک نمبر ......210 تا 212

تب نہایت مقدس رشی کشپ نے اس سے کہا "ریت کے سمندر (صحرا گوبی) کے بیچ میں چھ یوجن لمبا نخلستان ہے، وہاں بے حد خطرناک پِشاچ جو دیتیوں (راکھش) سے تعلق رکھتے ہیں، رہتے ہیں۔ نِکمبھ جو پِشاچوں کا شاہی اور طاقتور سردار ہے، کوبیر نے انہیں (پِشاچوں کو) قابو میں رکھنے کو کہا ہے۔ وہ چیت کے مہینے میں ہر دفعہ کئی پِشاچوں کے ساتھ لڑنے چلا جاتا ہے۔

شلوک نمبر 213,214

نِکمبھ کو ماننے والے پانچ کروڑ پِشاچ ہیں۔ نِکمبھ ان کے ساتھ (بدماغ پِشاچوں) کے ساتھ لڑنے کے لئے چھ ماہ کے لئے جاتا ہے۔

بُرے ذہن والے پِشاچوں کی تعداد بھی صرف پانچ کروڑ ہے۔

شلوک نمبر 215

اے نیلؔ! جو دونوں اطراف سے دس کروڑ سے زیادہ ہیں، چھ ماہ
کے عرصے میں دونوں جانب مارے جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 216

دیوتا کبیرؔ کی طرفداری کی وجہ سے طاقتور نکمبھؔ اپنے پانچ کروڑ
(معتقدوں) کے ساتھ دوبارہ ہر دفعہ چندر پکھش اسوج کے پندرہویں
دن آجاتا ہے۔

شلوک نمبر 217,218

چھ ماہ کے لئے وہ خوشی سے ہماچل پر رہتا ہے۔ آج سے میں
نے اسے ہر سال چھ ماہ کے عرصے کے لئے یہاں رہنے کی جگہ دے دی
ہے۔ تمہیں یہاں اُسی کے ساتھ مع اس کی افواج کے چھ ماہ کے لئے
رہنا ہوگا اور چھ ماہ کے بعد جب وہ رخصت ہوگا تو آپ کو آدمیوں کی
صحبت میں رہنا پڑے گا۔

شلوک نمبر 219,220

"ہم سدا انسانوں کی صحبت میں رہنے کو تیار ہیں۔ ہم ان
پشاچوںؔ کے ساتھ نہیں رہیں گے جو ظالم ہیں اور ظلم کرنا پسند کرتے
ہیں"۔ جب ناگوں کے سردار نیلؔ نے ایسا کہا تو وِشنوؔ بولے:

شلوک نمبر 221

اے نیلؔ! شیو کے کہے کا اثر صرف چاریگوں (یعنی

چار این) تک رہے گا اس کے بعد آپ فقط انسانوں کے ساتھ رہو گے۔

شلوک نمبر 222

پشاچ یہاں ہمیشہ کمزور ہوں گے۔ قوت پاکروہ چھ ماہ کے لئے ریت کے سمندر (صحرائے گوبی) جائیں گے۔

شلوک نمبر 223,224

مانو (ایک جاتی) ناگوں کی پرستش کریں گے، جن کی سرحدوں کے بیچ وہ رہیں گے۔ وہ پھولوں، خوشبو دینے والی تیلیوں، خوشبو دار لیپ، کھانے کی چیزوں، نذرانوں، مختلف قسم کی عطریات اور ڈراموں کی شاندار پیشکش سے اُن کی پوجا کریں گے۔

شلوک نمبر 225

وہ لوگ جو اس ملک میں آپ کے ذریعے قائم کئے گئے اچھے رواجوں پر عمل کریں گے۔ انہیں مویشی اور اناج کا عطیہ ملے گا۔

شلوک نمبر 226

پرجاپتی ''کا'' کہلایا جاتا ہے اور کشپ بھی پرجاپتی ہے: اس کے ذریعے بسایا گیا یہ ملک ''کشمیر'' کہلائے گا۔

شلوک نمبر......227

کیونکہ اس ملک سے پانی (کا) ہل بان بلرام نے باہر نکالا، اِسی لئے اِس دُنیا میں اِس ملک کا نام کشمیر ہوگا۔

شلوک نمبر 241

کشپ کے ذریعے آمادہ کئے جانے پر شچی بھی جو اِندر کی بیوی ہے، اس ملک میں ہرش پتھ (ندی) کہلاتی ہے۔ وہ پاپوں کا ناش کرنے والی ہے۔

شلوک نمبر 242

دِتی رِشی کی نصیحت مان کر چندراوتی (ندی) بن گئی ہے۔ دیوی جمنا نے اپنا حصہ وتستا کو دے دیا ہے۔

شلوک نمبر 243

اس طرح کشپ کے حکم سے دیوتاؤں اور راکھشوں کی ماؤں اور دیوتاؤں کی پاک بیویوں نے دریاؤں کی صورت اختیار کر لی ہے۔

شلوک نمبر 244

اس دھرتی کے راجا! تب کشپ کے کہنے پر تمام پوتر (پاک) سمندر اور دریا، کشمیر اور اس کے آس پاس چلے گئے۔

شلوک نمبر 245

اے راجاؤں کے راجا! اس طرح "وے وسوت انتر" آنے پر بے حد اوصاف والی خوبصورت عورت (شِو کی بیوی) نے کشمیر کے روپ میں جنم لیا۔

شلوک نمبر 246

ہمیشہ لگاتار خوشحالی کی خاطر، آپ کو کشمیر کے راجا کو شِو کے ایک حصے سے پیدا ہوا مان کر، کبھی بھی اس کی نافرمانبرداری نہیں کرنی چاہئے۔

شلوک نمبر 247

گونند !

گونند نے کہا: ستی، ؔتچی، گنگا، ادتی، جمنا، دِتی اور دیوی کرشنی نے یہاں کس طرح ندیوں کی صورت اختیار کر لی۔

شلوک نمبر 248

برہد اشو

برہد اشو (نے کہا) ایک دفعہ یہ نامور دیویاں کشپ کو دیکھنے چلی گئیں۔ ذی عزت کشپ رشی نے انہیں اس طرح آمادہ کیا۔

شلوک نمبر 249

میں نے خوبصورت ملک کشمیر کو تعمیر کیا ہے۔ اے پاک مسکراہٹوں والی دیویو! اُس (ملک) کو پانی دان دے کر اُس کا لالن پالن کرو۔

شلوک نمبر 250

ادتی، دتی، تچی اور گنگا نے کہا: ''ایسا ہی ہوگا'' لیکن اوما اور کرشنی میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔

شلوک نمبر 251

تب (کشپ) اُس نے شنکر کی پوجا کی تاکہ وہ ستی کو آمادہ کریں۔ شِو نے ازاں بعد اپنی بیوی سے کہا: ''کشپ جیسا کہتے ہیں ویسا ہی کرو''

شلوک نمبر 252

دیوی (ستی) نے تب رشی سے کہا: "وہ ملک میرا ہی جسم ہے اور پہلے ہی پاک ہوچکا ہے۔ (اب یہ بتایئے) کہ مجھے وہاں کیا کرنا ہے؟"

شلوک نمبر 253

چونکہ وہاں کے لوگ ہمیشہ پشاچوں کے ساتھ رہتے ہیں، اس لئے ان کا دماغ سدا گناہوں سے الگ نہیں رہتا۔

شلوک نمبر 254

سبھی ممالک میں ان کی بے عزتی ہوتی ہے، وہ برے کام کرتے ہیں اور غلط کاریوں سے پُر ہیں۔

شلوک نمبر 255

اے خوبصورت چہرے والی! فقط آپ ہی انہیں گناہوں سے دور رکھ سکتی ہو۔ اس ملک میں، میں گناہوں کو بہت بُرا سمجھتا ہوں۔

شلوک نمبر 256

برہد اشو (نے کہا) یہ حقیقت جاننے کے بعد، چاند جیسا چہرہ اور بے حد ہمدردی رکھنے والی دیوی نے رشو سے کہا:

شلوک نمبر ......257 تا 259

"اس دنیا کو پیدا کرنے والے! میں پاتال میں ایک دریا کی صورت اختیار کروں گی۔ آپ نیل کے مسکن کے پاس، میرے مالک!

جہاں پر پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنے کے لئے ہل کا اگلا سرا رکھا گیا تھا، اپنا ترشول (نیزہ) ٹھوک دیں۔ نیزے کے اس جھٹکے سے میں پاتال سے باہر نکل آوں گی اور وہی راستہ اختیار کروں گی جو ہل کے ذریعے بنایا گیا تھا، اور اس جگہ پہنچوں گی جہاں عظیم دریا سِندھ بہتا ہے۔ ہَر دیوتا نے ایسا ہی کیا اور خوبصورت ستی نے بھی اِسی طرح اپنا کام پورا کر لیا۔

شلوک نمبر 260,261

شنکر نے خود اسے وِتستا کا نام دیا۔ کیونکہ شِوجی نے اپنے ترشول (نیزہ) سے ایک "وتستی" گہرا کھودا تھا۔ اسی جگہ سے پاتال کو گئی اچھی ندی، باہر نکل آئی اسی وجہ سے شمبھو مہاراج نے اسے وتستا کا نام دیا۔

شلوک نمبر 262

اے راجا! تب سبھی ممالک نے سنا کہ دیوی ستی ایک ندی کی صورت اختیار کر کے کشمیر میں نمودار ہوئی ہے۔

شلوک نمبر 262,263

تب وہ لوگ جو بڑے پاپی (گنہگار) تھے اس ندی میں نہانے آئے، ان سے گھبرا کر وہ اسی راستے سے، جو نیزے سے کھوج نکالا گیا تھا، تیزی سے پاتال لوک کو چلی گئی۔ اُس کی پوجا کر کے کشپ نے اسے دوبارہ پنچاشٹ کے مقام پر باہر نکالا۔

شلوک نمبر 265

ناگ پنچاشٹ کے مسکن سے باہر آکر اس نے صرف ایک

''گویوتی'' کا فاصلہ طے کیا ہوگا، جب ایک ناشکر گزار شخص نے اُسے رُوبرو دیکھا۔

شلوک نمبر 266,267

ناشکر گزار شخص سے دیکھے جانے پر وہ دوبارہ غائب ہوگئی۔ کشّپ کے کہنے پر پھر سب ندیوں میں بہترین ندی نے اپنے آپ کو چکر سے ایک کوس کے فاصلے پر نمودار کیا۔ تب ایک ایسے شخص کے ذریعے جس کے اپنے دوست کی بیوی سے ناجائز تعلقات تھے، دیکھے جانے پر وہ پھر غائب ہوگئی۔

شلوک نمبر 268

کشّپ کے کہنے اور ہزاروں برہمنوں کے ذریعے اس کی تعریف کئے جانے پر اس خوبصورت ندی کو ''نرسِمہؔ'' کے آشرم کے پاس باہر نکالا گیا۔

شلوک نمبر 269

دوبارہ ایک کوس کے فاصلے پر اس عظیم ندی کو ایک ''برہمن کُش'' کے دیکھے جانے پر وہ ایک دَم غائب ہوگئی اور تب کشّپ نے اُس سے کہا:

شلوک نمبر 270

اے پہاڑوں کے بادشاہ کی بیٹی! تجھے نمسکار۔ بہترین رشیوں کی پیاری تجھے نمسکار۔ وَر (عطیہ) دینے ولی، التجا کرنے کے قابل، اور شو کی

صحبت میں رہنے سے پاک کردار والی، تجھے نمسکار۔

شلوک نمبر 271,272

اے دیوی! تم ناپاکی اور دُکھ سے دور ہو، ٹھنڈے اور پوِتّر (پاک) پانی والی، تمہارے کنارے پر دیوتاؤں کی (اوروں کے ساتھ) خوشیاں منانے والی بیویاں، برہمنوں اور دیوتاؤں کے ذریعے تمہیں گلے لگانے پر، جن سے ڈر کر تم دور بھاگ رہی ہو...... تم جو گناہوں سے پاک اور انتہائی چمک سے چمک رہی ہو...... تیرے اِردگرد وہی لوگ اکٹھا ہوتے ہیں۔

شلوک نمبر 273

اے دیوی! بالکل اُسی طرح جس طرح کوئی چیز آگ میں ڈالنے سے صاف ہو جاتی ہے، اُسی طرح تمہارے درشن سے پاپوں سے نجات مل جاتی ہے۔ (آگ کی طرح ہی) سبھی گناہوں سے پاکیزگی (چھٹکارا) حاصل ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 274

اے عظیم ندی! آپ سے پاپیوں (گنہگاروں) کو پاپوں سے چھٹکارا دینے کی التجا کی گئی ہے۔ اے تیز رفتار ندی! ہماری نظروں سے دُور نہ ہو۔

شلوک نمبر 275

دریا دل کشیپ کی عقیدت سے مشکور ہو کر دیوی نے اُسی طرح

کہا جس طرح کشپ رہے تھے۔

شلوک نمبر ......276 تا 278

''میں اُن کے گناہ معاف کرنے کی ہمت نہیں رکھتی جو بھاری گناہوں سے وابستہ ہیں۔ اس کے لئے آپ لکھشمی سے، جو کماندار (وِشنو) کی پیاری (بیوی) ہے، التجا کریں۔ وہ تو تینوں لوکوں (عالموں) کو گناہوں سے چھٹکارا دلانے کی اہلیت رکھتی ہے۔ ادتی، دتی، عظیم ندی گنگا اور دیگر ندیوں کا اس کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں۔ آج لکھشمی (جو کیشو کی پیاری ہے) سے التجا کریں۔

شلوک نمبر 279

اس کے الفاظ سن کر، ذی عزت رِشی (کشپ) سچ مچ ہوائی راستے سے، گووند کی پوجا کرنے 'شویت دیپ' چلے گئے۔

شلوک نمبر 280,281

گووند نے لکھشمی سے کہا ''دیوی! جاؤ، دیر نہ کرو''۔ کیشو کے ایسا کہنے پر لکھشمی نے غم زدہ ہو کر اِس طرح کہا: ''اے میرے مالک! ستی پہلے ہی وہاں چلی گئی ہے۔ وہ سچ مچ مجھ سے پہلے ہی جو وہاں اُس کے بعد جارہی ہے، ثواب حاصل کر لے گی۔

شلوک نمبر 282

اسے اس طرح غم زدہ دیکھ کر، کشپ نے کہا: تم ایک عظیم طاقت ہو جو مختلف صورتوں میں نمودار ہو رہی ہے۔

شلوک نمبر 283,284

اے دیوی، سمندر کی بیٹی، گندگی سے پاک، بھلائی کا مسکن۔ یہ تم ہی ہو جو کشمیر کہلاتا ہے۔ یہ تم ہی ہو جو اوما نام سے مشہور ہے۔ اے دیوی! یہ تم ہی ہو جو تمام دیویوں کے رُوپ میں رہ رہی ہے۔

شلوک نمبر 285

وتستا (جہلم) کا پانی آپ کے پانی سے مِل کر ویسا ہی ہوتا ہے جیسے شہد اَمرت (آبِ حیات) کے ساتھ مل کر۔ آپ کے پانی میں نہا کر گنہگار بھی ایکدم پاپوں سے چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں اور پوتر (پاک) ہو جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 286,287

کشپ کی تعریفوں سے وہ بے غم ہوگئی۔ اس وَر (عطیہ) دینے والی نے سوچا "مجھے اپنے سوامی (خاوند) اور رِشی کے کہے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ سچ مچ میرا سوچنا بے کار ہے۔ ایک ندی کی صورت اختیار کر کے وہ جلدی سے روانہ ہوئی۔ کشمیرا نے کہا:

شلوک نمبر 288,289

"اس سے پہلے کہ ستی یہاں پہنچے اور آپ کا انتظار کرے، تم اس سے پہلے چلی جاؤ۔ اے سُندری! اس سے قبل کہ وہ اسے پانی سے پاک بنا دے تم اِس ملک کو پوِتر (پاک) کرو۔ تمہاری نیک نامی ہوگی" اس کے الفاظ سُن کر وہ پریشانیوں سے چھٹکارا پا گئی۔

شلوک نمبر 290

اس ندی کو اِسی لئے لوگ "وِشوکا" یعنی غموں سے دُور (ندی) کہتے ہیں۔ کشمیر نے جس کی رفتار دل جیسی ہے، دیوی ستّی کو سب کچھ بتا دیا۔

شلوک نمبر 291

لکھشمی کے عمل کے بارے میں سن کر، ستّی جسے پہلے ہی سب کچھ معلوم تھا خوش ہوگئی اور وہ راستے میں ہی دھومیہ کے آشرم (مسکن) کے پاس انتظار کرنے لگی۔

شلوک نمبر 292

بعد میں وشوکا (ویشو) بھی آکھو (چوہا) کے بِل سے، جو خالی تھا، باہر نکل آئی اور اس نے وِتستا (ندی) کو دیکھا جو اس کے سامنے کھڑی تھی۔

شلوک نمبر 293

اے راجوں کے سردار! وِشوکا جو وتستا کو دیکھ کر ہر طرح کے رشک سے آزاد ہوئی، اِس کے ساتھ مل گئی۔ تب وتستا نے جو پہلے وہاں پہنچ چکی تھی، اُسے اپنے مخصوص کام سے آگاہ کیا۔

شلوک نمبر ......294 تا 296

میرے مالک! تب ناراض وِشوکا نے کشمیرا کو شاپ دیا۔ "او بدچلن! جیسے کہ تم نے مجھ پر جھوٹے الزام عائد کئے ہیں اور ستّی کو میرے عمل کے بارے میں مطلع کر دیا ہے۔ دنیا میں اِسی لئے تمہارے لوگ بہت جھوٹے، ناپاک خرید کردہ غلام اور بے عزت ہوں گے۔

شلوک نمبر 297

جہاں تک ستی کے ذریعے میری قدرومنزلت لے جانے کا سوال ہے اس سے میری کوئی بے قدری نہیں ہوئی کیونکہ اے کشمیرا! دیوی ستی بلاشک وہی ہے، جو میں ہوں۔

شلوک نمبر 298

تب ندیوں میں عظیم یعنی ستی، لکھشمی کو ساتھ لے کر آہستہ ہل کے ذریعے بنائے گئے راستے پر لوگوں کو پوتر (پاک) کرتی ہوئی بہنے لگی۔

شلوک نمبر 299

ادِتی، دیوتاؤں کی ماں ترکوتی، نام سے مشہور ہو کر دیوی وتستا (جہلم) سے جا ملی۔

شلوک نمبر 300

اے راجا! تب شچی، اِندر کی رانی ہرش پتھ نام سے اور دیتیوں کی ماں دِتی چندرواتی نام سے (ان سے جاملی)

شلوک نمبر 301

اس طرح نامور ندیوں سے مل کر دیوی (وتستا) گنگا اور سندھو کے ساتھ ایک ہوگئی۔

شلوک نمبر 302

وتستا کا سِندھ سے ملا پانی ویسا ہی ہے جیسے دُودھ سے مِلا اَمرت

(آبِ حیات)، خوبصورتی سے مِلی پاکیزگی اور علم سے مِلا اچھا مزاج۔

شلوک نمبر 303,304

اے راجا! وہ وہاں پر، حلیمی سے ملی بہادری، رحم دلی کے ساتھ دولت، اچھے قسم کی مٹی جسے صاف کرنے سے عمدہ بنایا گیا ہو، کام (جنس) جس کے ساتھ عقل ہو، جواہر جو سونے سے ملا ہو (جڑا ہو)، زندگی جس کے ساتھ صحت ہو اور نفع جس کے ساتھ عزت ہو، ویسی ہی بن گئی۔

شلوک نمبر 305,306

تپنا کی بیٹی گنگا، شفقت سے بندھی۔ رشی (کشپ) کے لئے عزت اور عقیدت کی وجہ سے اُس نے اپنے حصے سے دریاؤں میں بہترین، تمام پاپوں کو دور کرنے والی وتستا میں اضافہ کیا۔ سندھ کو گنگا کی طرح اور وِتستا کو جمنا کی طرح قابلِ تعظیم ماننا چاہیئے۔

شلوک نمبر 307

وہ جگہ جہاں ان دونوں (دریاؤں) کا سنگم ہے، اس کو پریاگ کی طرح ماننا چاہیئے۔ گنگا کے پانی کو مناسب عزت دے کر جمنا نے گنگا سے کہا:

شلوک نمبر 308

اے خوبصورت رنگ، والی پریاگ میں آپ کے ذریعے میرے نام کی پوجا ہوئی ہے اور کشمیر میں میں نے آپ کے نام کی تعظیم کی ہے۔

شلوک نمبر 309

تب گنگا نے جمنا سے کہا: ''اے سُندری''! جب مجھے سندھ کا درجہ ملے گا تو مجھے دوبارہ آپ کے نام کی تعظیم کرنی چاہیے۔

شلوک نمبر 310

برہد اشو۔

یہ بات جان کر ستی...... سندھ کے ساتھ جانے والی ندی، نے اپنے کو دو حصوں میں بانٹا اور وہ اس راستے پر جو ہل کے ذریعے بنایا گیا تھا، ہمالیہ سے آگے نہیں گئی۔

شلوک نمبر ......311 تا 313

اس خوش قسمت ندی (وتستا) سے رِشی کشپ دوبارہ کہنے لگے ''اے سُندری! آپ کو اس راستے پر جو ہَل سے بنایا گیا ہے ضروری طور جانا چاہیے، نہیں تو سارا ملک ایک جھیل میں تبدیل ہوگا''۔ کشپ کے ذریعے بار بار تاکید کرنے پر یہ شاندرا ندی غصّے میں اُس راستے پر چلنے لگی جو ہَل کے ذریعے بنایا گیا تھا۔ اس لئے اگرچہ وہ صاف و شفاف پانی والی ہے، اُس جگہ وہ میلی سی دکھائی دیتی ہے۔

شلوک نمبر 314

کشپ نے کہا: ''اے دیوی' ایک ندی کا روپ اختیار کر کے آپ کا نام وتستا پڑا۔ پہاڑ کی بیٹی آپ ایک ندی نہیں ہو بلکہ ایک جوگن ہو، شردا کی بیوی ہو، اُس سے بھی اونچا درجہ رکھتی ہو۔

شلوک نمبر 315

تم سدا خوش رہو۔ تم پہاڑ کی بیٹی ہو اور اس سے پیدا ہونے کی وجہ سے تمہیں پہاڑی ندی کا نام دیا گیا ہے۔ تم رُدر (شِو) کی بیوی ہو تمہیں شمبھو نے سہارا دیا ہے، آپ سے درخواست ہے کہ آپ (آپ ندی کے روپ میں) بہنا شروع کرو۔

شلوک نمبر 316

بے حد گناہ کرنے والے، جنہوں نے اپنے جسم آپ کو پیش کئے ہیں، جنت میں چلے گئے ہیں اور وہ آپ کی لہروں کے ذریعے بہائے جانے پر خوش ہیں۔

شلوک نمبر 317

اپنے جسم دیکھ کر وہ حیران ہیں (اور کہتے ہیں) "ہم تو جنت میں ہیں، اور پانی میں رہتے ہوئے اس دریا میں کھیل رہے ہیں جس کا نام اُوما ہے۔

شلوک نمبر 318

اَے دیوی (وِتستا ندی)! ہوا کے ذریعے آپ سے جھے پانی کے قطروں کی بوچھاریں اُٹھ کر جہنم میں رہ رہے آدمیوں کی آگ کو ٹھنڈا کرتی ہیں۔

شلوک نمبر 319

اے پہاڑوں سے جنمی دیوی! آپ "مٹی کے دِیوں" سے چمکتی

لہروں کے ذریعے (7x3) اکیس جہنموں میں رہنے والے انسانوں کے لئے جلتی آگ کو شانت (ٹھنڈا) کرتی ہو۔

شلوک نمبر 320

وہ لوگ جنہوں نے بھاری گناہ بھی کئے ہوں آپ کے پانی میں نہا کر ''برہم لوک'' کو حاصل کریں گے۔

شلوک نمبر 321

وہ لوگ جو ایک بار بھی آپ کے پانیوں میں نہاتے ہیں، خواب میں بھی ملک الموت کی کشیدہ بھوؤں سے پیدا کردہ خوفناک تکلیف نہیں دیکھتے۔

شلوک نمبر 322

رشی جانتے ہیں کہ ایک برہمن کیلئے جو ہمیشہ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں، آپ میں ایک بار نہانا مکتی (نجات) دیتا ہے اور گنگا ندی میں ایک بار نہانے سے جنت نصیب ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 323

تین عالموں کو پاک کرنے والی! آپ عظیم اثر والی ہو۔ اے دیوی! تم اُوما ہو۔ تم ایک دریا کی نہیں بلکہ سب دیوتاؤں کی ماں ہو۔

شلوک نمبر 324

او دیوی! (تم) دیوتاؤں کی مضبوطی ہو تم دیوتاؤں کے لئے ''دیوی بھارتی'' ہو۔ اے ندی تم اِس دھرتی پر رہنے والے سبھی جانداروں کے لئے اطمینان کا باعث ہو۔

شلوک نمبر 325

اے دیوی! مجھ پر احسان کرو۔ اس ملک کی خوشحالی میں لگی تم، اِس جگہ سے دل میں کسی قسم کی پریشانی نہ رکھ کر آگے بڑھو۔

شلوک نمبر 326

تم ہَر (شو) کے جسم کا آدھا حصہ ہو۔ تم ایشور کی بیوی ہو، نہ کہ ایک ندی، جسے بہتے ہوئے میں نے سندھو (ندی) سے ملنے کی درخواست کی ہے۔

شلوک نمبر 327

صرف شنکر ہی آپ کا سوامی (مالک) ہے۔ سمندر اُس سے الگ نہیں۔ سمندر سے ملنے سے آپ جلدی سے اپنے مالک، شِو کی پاس چلی جاؤ۔

شلوک نمبر 328

یہ سُن کر، دیوی کو اپنی بات یاد آ گئی اور وہ متمنی ہو کر، اُس سے ملنے کا پکا ارادہ کر بیٹھی۔

شلوک نمبر 329

تب یہ ندی پانی کے پہاڑ کی مانند، بڑی قوت کے ساتھ آگے بڑھی، ایسا کرتے ہوئے وہ ہمالیہ کی مانگ سی لگ رہی تھی۔

شلوک نمبر 330

اے راجا! تب وہ دیوی، کرشنا (ندی) اور دیگر سینکڑوں ہزاروں

عمدہ دریاؤں سے مل گئی۔

شلوک نمبر 331

سوراجکوںؔ کے بیچ سے گزرتی ہوئی، ماتراؤں کے کچھ حصے کے بیچ سے "بھوگ پرستھؔ" کو پار کرتی ہوئی گنگا سے جا ملی۔

شلوک نمبر 332

سچ مچ ہی گناہوں کو برباد کرتی وتستاؔ، دریاؤں میں اونچی جگہ رکھنے والی، کشپؔ کی ہدایات کے بموجب لکھشمیؔ کی صحبت (ساتھ) میں دھرتی پر نمودار ہوئی۔

شلوک نمبر 333

اے راجا! (وہاں پر) ادتیؔ، دِتیؔ، سچیؔ، شاندار گنگا ندی اور سورج کی بیٹی جمناؔ بھی نمودار ہوئیں۔

شلوک نمبر 334,335

اس طرح کشمیر میں رہتے ہوئے چار "اَین" بیت گئے۔ چار "اینؔ" مکمل ہونے پر ماہ اسوج کے خاتمے پر "مانوؔ" (برہمن) چاول اِکٹھا کرنے کے بعد وہاں سے نکل آئے۔

شلوک نمبر 336

ایک اچھا برہمن جس کا نام چندر دیو تھا اور جو کشپ کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا، ناامیدی کی وجہ سے اور آگے آنے والے حالات کی آگہی کے پیش نظر (ملک سے) باہر نہیں گیا۔

شلوک نمبر 337,338

نِکُمبھ (پشاچوں کا راجہ) کے خوف کی وجہ سے اور برہمن سے کھیلنے کی وجہ سے اُسے مارا نہیں گیا۔ پشاچ تب برہمن سے اسی طرح کھیلنے لگے جیسے ایک پرندے کے ساتھ جسے دھاگے سے باندھ لیا گیا ہو۔ پشاچوں کے ذریعے ناراض ہو کر اُس نے (دنیاوی اشیاء سے) مکمل طور منہ موڑ لیا۔

شلوک نمبر 339

پشاچوں کے تشدد، سردی اور برف کی وجہ سے یہ اچھا بوڑھا برہمن دُکھی دِل سے اِدھر اُدھر گھومنے لگا۔ گھومتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچا جہاں ناگاؤں کا راجہ رہتا تھا۔

شلوک نمبر 340

جس جگہ پر اننت نے اپنا ہل پہلے (زمین میں) رکھا تھا وہاں پُرانے زمانے سے نیل کا بے حد سرفراز مسکن تھا۔

شلوک نمبر 341,342

اُسی وقت ناگوں کا طاقتور راجا نیل ایک اونچی کرسی (صوفا) پہاڑوں میں اعلیٰ دھند پہاڑ کے نیچے بیٹھا تھا اور اعلیٰ روح والا پشاچوں کا راجا نکمبھ اور انتہائی طاقتور اور خوفناک ناگ اس کی خدمت میں حاضر تھے۔

شلوک نمبر 343

ناگ اور جوان ناگ عورتوں نے جنہوں نے کشمیر میں اپنے مسکن

بنائے تھے، کافی تعداد میں ناگ راجا کے پاس موجود تھے۔

شلوک نمبر 344

کچھ ناگ، بادشاہ کی ثناخوانی کر رہتے تھے، کچھ اُسے پنکھا جُھلا رہے تھے۔ جب کہ باقی اُس راجا کی خدمت میں حاضر تھے جو پوتر (پاک) تھا اور ایک شاندار کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

شلوک نمبر ...... 345 تا 350

ان کے بیچوں بیچ نیلؔ کو دیکھ کر جو ایک سُرمے کے ڈھیر جیسا لگ رہا تھا، کانوں کی بالیوں آفتاب کے رنگ جیسے لعل' بجلی کی طرح چمکتے پہناوے اور چینی ریشم سے جو چاند رکی رکرنوں کی مانند چمکیلا تھا، چھپا رہا تھا، ایک بوقلموں سائبان چھوٹی چھوٹی گھنٹیوں سے چاروں طرف سجایا گیا تھا۔ سات سو خوفناک سانپوں کے تاج 'جو جواہرات سے چمک رہے تھے اور موتیوں سے جڑے لمپ تابندگی کی لہریں بکھیر رہتے تھے، انہیں دیکھ کر چندر دیو نے سوچا "یہی نیل ہوگا"۔ ناگوں کے اس طاقتور راجا کی مہربانی سے برہمن، نیل ناگ کے پاس پہنچا، آداب بجا لایا، اپنے گھٹنوں کو زمین سے چُھوا اور تب اونچی آواز میں تعریف کے اشلوک کہنے لگا۔

شلوک نمبر 351,352

چندردیو نے کہا: ناگاؤں کے خودمختار بادشاہ! آپ کو جو نیلے کمل پھول جیسا چمک رہا ہے، نیلے بادلوں کے انبار جیسا لگ رہا ہے، گہرے نیلے پانیوں میں آپ کا اپنا محل ہے، سات سو سانپوں کے تاجوں سے

آپ سات گھوڑے والے سورج کی کرنوں ی طرح چمک رہے ہو، نمسکار۔

شلوک نمبر 353

او گہری نیلی شکل وصورت والے نیل، دیوتاؤں کے سردار، ناگوں کے بادشاہ، تاجداروں کے راجا آکاش میں بیٹھے لافانی کہلانے والے! آپ کو اپنے دیوتا، جو دانا ہیں اور جنہوں نے پاپوں (گناہوں) پر فتح حاصل کر لی ہے، لگتا ہے عبادت میں دیکھ رہے ہیں۔

شلوک نمبر 354

اے راجا نیل! یگیوں کے سردار کی طرح، آپ پر کچھ مذہبی رُسوم کا نیک شگن عائد کیا گیا ہے، تاکہ وہ برہمن جو ویدوں کا مطلب جانتے ہیں اور دنیاوی معاملات میں مناسب یگیوں کی عمل آوری سے واقف ہیں، آپ کو مُکتی دِلا سکیں۔

شلوک نمبر 355

اے ناگوں کے سردار! دیوتاؤں کے سردار آپکو آگ اور آسمانوں میں روشن آفتاب کی طرح پہچانتے ہیں۔ آگ کی طرح چمکتے او نیل! آپ اپنے بھکتوں کے اچھے کام پورے کرتے ہو۔

شلوک نمبر 356

میرے ذریعے آپ کسی وجہ سے دیکھے گئے ہو، اگر چہ آپ سبھی چیزوں میں موجود ہو۔ آپ کو یاد رکھتے ہوئے، مجھے بڑی مصیبت سے بچا لیجیے۔ اے آدیوں کے سردار! آپ کو نمسکار۔ (اِس) برہمن کو بچا لیجیے۔

شلوک نمبر 357

اے نیل! پانی کی لہروں کے جُھنڈ کی طرح چمکتے ہوئے آپ لافانی لوگوں کے دیوتا وِشنو کی طرح ٹمٹماتے ہو۔ آپ پیدا کرنے والوں کے پیدا کرنے والے ہو، آپ ہمیشہ یَم (موت کا سردار) کی صحبت کا لطف اٹھاتے ہو اور سدا ہی واسدیو کے سامنے جُھکتے ہو۔

شلوک نمبر 358

اے ناگوں کے سردار! آپ کی آنکھیں نیلی ہیں اور آپ نیلی پوشاک میں ملبوس ہو، ایک ایسا شخص بھی، جس نے اپنے حواس پر قابو نہ پایا ہو، اگر آپ کا دھیان کرے، اے دیوتاؤں کے دیوتا اور خلا کی طرح ہر جگہ موجود! وہ بھی آپ کی دَیا (رحم) سے بچ جاتا ہے۔

شلوک نمبر 359

اے ازلی ابدی نیل! ویدوں نے آپ کا گاین کیا ہے، آپ آگ میں پوجا کی "آہوتی" ہو۔ جو لوگ مُکتی (نجات) چاہتے ہیں ان کی اور جو (مادی فوائد) کے خواہشمند ہیں اُن کی خواہشات کو آپ پورا کرتے ہیں۔

شلوک نمبر 360

آپ کے ذریعے روشن کرنے پر برہما کو کوئی تقسیم نہیں کر سکتا۔ وہ صاف و شفاف اور سب سے اعلیٰ ہے۔ اُس کی باریکی کی وجہ سے اُسے خلا کہتے ہیں اور وہ پیدا نہ ہونے پر بھی سبھی اعضا کا حامل ہے۔

شلوک نمبر 361

اے دکھائی نہ دینے والے! آپ بھی سب سے عظیم اور بے حد باریک طاقت کی صحیح ماہیت کی وضاحت نہیں کر سکتے۔ سبھی اجزا کا سہارا ہوتے ہوئے آپ اپنے اور اس فنا نہ ہونے والے (بھگوان) کے جوہر ہو۔

شلوک نمبر 362

اے ناگ راجاؤں کے سردار! کدرو جس کو آپ نے ایک ہزار بیٹے دئے ہیں، فقط آپ کی وجہ سے ہی بے حد روشن ہے، اُسی طرح جس طرح وِشنو کے ذریعے اِدتی۔

شلوک نمبر 363

اے راجا! فقط آپ ہی تپسیا سے اتنا چمکتے ہو اور پانی، برف اور بوچھاڑیں برساتے ہو۔

شلوک نمبر 364

اے بے حد پاک! پرجاپتی کشپ جو سبھی جانداروں کے پِتا (والد) ہیں، آپ اُس کے بیٹے ہونے کی وجہ سے اُس کی کافی پوجا ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 365,366

اے مالک! آپ میں دَیا (رحم) ہے۔ سچائی ہے۔ پیش بینی ہے۔ دیوتاؤں اور راکھشوں کی لڑائی میں آپ نے سینکڑوں ہزاروں راکھشسوں کو، جو دیوتاؤں اور برہمنوں کے لئے کانٹوں ی طرح تھے، قتل کیا ہے اے شکتی داں (طاقتور) آپ عطیات دینے والے ہیں، قابلِ

حصول ہیں اور دیوتاؤں کے دشمنوں کی فوجوں کو قتل کرنے والے ہیں۔

شلوک نمبر 367

اپنے بکھتوں (عابد) کے لئے ہمدردی رکھنے والے! آپ کو اُس جناردنؔ کی بے حد عقیدت ہے جو دیوتاؤں کے دیوتا ہیں آپ اُسی طرح اس کے بے حد پیارے ہیں جیسے کہ واسکی ناگ۔

شلوک نمبر 368

اے ناگ! ''دَھنَدؔ'' (دولت عطا کرنے والا، ایک پہاڑ کا نام) شِو کی طرح ہمیشہ آپ کا دوست ہے۔ دھن دولت کا مالک ہونے کی وجہ سے نامور آپ، اپنے بھکتوں (پوجا کرنے والے) کو دولت عطا کرتے ہوئے۔

شلوک نمبر 369

آپ اُسی طرح ناگوں کے سہارے ہو جیسے اِندر، دیوتاؤں کے، اے پاک سیرت! آپ یہ جان لیں کہ میں آپ کے لئے بے حد عقیدت رکھتا ہوں۔

شلوک نمبر 370

راجا نیل نے کہا: براہموں میں سب سے اچھے! آپ کا سواگت (استقبال) ہے۔ اے برہمنوں کے سردار، خوش قسمتی سے آپ میرے پاس آئے ہو، آپ کی اسلئے عزت افزائی ہونی چاہیئے کہ میں نے آپ کو ایک مہمان تصور کیا ہے۔

شلوک نمبر 371

آپ خوش رہیں۔ کوئی عطیہ جو آپ کے دل کو پسند ہو اور جسے آپ چاہتے ہوں، مانگو۔ میرے گھر تشریف لاؤ اور وہاں آرام سے رہو۔

شلوک نمبر 372

چندر دیو نے کہا: "ناگ سرداروں میں سب سے عظیم! آپ مجھے ضرور عطیہ دیں، میں ایک عطیہ مانگتا ہوں اور آپ وہ عطا کر سکتے ہیں"۔

شلوک نمبر 373

اے زبردست شکھتی (قوت) رکھنے والے! آپ لوگوں کو کشمیر میں مسلسل رہنے کی اجازت دیں۔ اِن لوگوں کو ہمیشہ باہر جانے اور دوبارہ آنے میں بے حد تکلیف ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 374

اِن لوگوں کو اپنے گھر، شہر اور قصبوں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ آپ کی مہربانی سے وہ (یہیں) رہیں، یہ وہ عطیہ ہے جس کی درخواست میں آپ سے کرتا ہوں۔

شلوک نمبر 375

نیل (نے کہا) اے برہمنوں میں سب سے اچھے برہمن، ایسا ہی ہوگا، کیشو سے جو ہدایات مجھے ملی ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے، لوگ یہاں مسلسل طور پر رہ سکتے ہیں"۔

شلوک نمبر 376,377

برہد اشو: ایسا کہتے ہوئے نیل نے برہمن کو اپنے گھر لے لیا، اُس کی پوجا کی، اُسے مناسب طور کھلایا پلایا اور اُسے وہ رواج بتائے، جن پر کاربند رہنا، کشمیر میں رہنے کے لئے (ضروری) ہے۔ برہمن چندر دیو بھی نیل کے گھر چھ ماہ کے لئے خوشی سے رہا۔

شلوک نمبر 378

جب چیت ماہ کا چندر پکھواڑا، ختم ہوا تو لوگ سبھی اطراف سے آنے لگے۔ اس کے علاوہ وہاں راجہ وِروِے بھی آیا جس کے اردگرد کئی گھوڑے اور ہاتھی تھے۔

شلوک نمبر 379,380

جب لوگ آچکے، جوان برہمن جسے نیل نے مقرر کیا تھا، راجہ وِرودِے کے پاس بے شمار دولت لے کے پہنچا اور اسے ساری بات بتلائی۔ راجہ نے اِس واقعہ کے بارے میں سبھی لوگوں کو واقفیت دی۔

شلوک نمبر 381

تب سے لے کر، لوگ نیلؔ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کشمیر میں مکانات بنا کر خوشی سے رہنے لگے۔

شلوک نمبر 382

کئی طرح کے مکانات، منادر اور استھاپن (متبرک جگہیں)، شہر اور دیہات بسا کر لوگ ان بستیوں میں رہنے لگے۔

شلوک نمبر 383

تب سے اس ملک میں تھوڑی برف باری ہوتی ہے اور لوگ ہمیشہ (راجا) نیل کے کہنے پر عمل کرتے ہیں۔

شلوک نمبر 384

وے شمپاین (نے کہا): جب برہد آشو نے یہ باتیں کہیں تو گونند جسے اشتیاق پیدا ہوا تھا، نے رِشی سے دوبارہ پوچھا۔

شلوک نمبر 385

اے بھرگو خاندان میں پیدا ہوئے، روشنی کا ہالہ رکھنے والے! مجھے وہ پوتر کرم (پاک اعمال) بتاؤ جو نیل نے پہلے چندر دیو کو بتلائے۔

شلوک نمبر 386

برہد آشو نے کہا: راجن وہ باتیں غور سے سنو جو ناگ نے جو صوفے پر بیٹھا تھا، چاندی کی چوکی پر بیٹھے برہمن کو بتلائیں۔

شلوک نمبر 387

نیل (نے کہا): "ہرشی کیش ہری جو پاراشر کے گورُد (استاد) تھے اس کے سامنے ماتھا جُھکا کر، میں آپ کو وہ کرم (عمل) بتاؤں گا جس کی پیروی کرنا، کشمیر میں رہنے کے لئے ضروری ہے۔

شلوک نمبر 388

اے کشپ کے بیٹے (نیل) اسوج کے مہینے میں ہمیشہ نِکمبھ

ان پشاچوں کو جو ریت کے سمندر (صحرا گوبی) کو گئے ہوتے ہیں، مار
کر آتا ہے۔

شلوک نمبر 389

پورے چاند کا پکھواڑا اس کی عبادت کے طور پر منانا چاہیے، یہ
بات مجھ سے جان لو۔

شلوک نمبر 390

مکانوں کی سفیدی کی جانی چاہیے اور ان کی پوجا کرنی چاہیے۔
مرد، خاص طور سے بچوں کو نہانا چاہیے اور جسم پر عطریات ملنی چاہئیں۔

شلوک نمبر 391

اُس دِن مرد و زن کو ناقہ رکھا چاہیے، فقط بچوں اور بیماروں کو کھانا
دینا چاہیے۔

شلوک نمبر 392,393

پتوں کے ڈھیروں اور میووں سے گھروں کی پوجا کی جانی
چاہیے۔ چاند چڑھنے کے بعد آگ جلانی چاہیے اور ازاں بعد ردر، چاند،
اوما، سکند، دوناستیوں، اور نندی کو الگ الگ پانی ڈال کر اِنہیں پھول
مالائیں اور کھانے کی چیزیں چڑھانی چاہئیں۔

شلوک نمبر 394

نِکُمبھ کی پوجا کھچڑی (چاول سے مونگ ملا کر پکانا) سے کی جانی
چاہیے۔ وہ لوگ جن کے پاس گھوڑے ہوں، انہیں آدتیہ کے بیٹے ریونت

کی پوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 395,396

جن لوگوں کے پاس گائیں ہوں اُنہیں سُربھی کی پوجا کرنی چاہیئے اور جن کے پاس بکریاں ہوں انہیں آگ کو پوجنا چاہیئے۔ چرواہوں کو (پانی کے دیوتا) ورُن، اور جن کے پاس ہاتھی ہوں انہیں گنوں کے مالک کی پوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 397

آگ میں آہوتی دینے اور بہترین برہموں کی پوجا کرنے کے بعد آدمی کو اپنے آپ کی پوجا کرنی چاہیئے اور دوستوں، نوکروں، بیوی، بچوں وغیرہ کے ساتھ سبزی والا کھانا کھانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 398

آدمیوں کو رات آگ کے قریب، ہر طرح کی صوتی اور سازیہ گانے، جن کے ساتھ شنکھوں کی آواز ملی ہوئی ہو، گزارنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 399,400

راجن! (وہ رات) اچھے ڈرامے کھیلنے میں گزارنی چاہیئے۔ تب صبح سب کو اچھی طرح مالش اور آرائش کرنی چاہیئے اور اس کے بعد آگ کی پوجا کرنی چاہیئے اور ازاں بعد نیک شگن والی چیزوں کو چھونے کی تقریب ادا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 401

دوستوں کے ساتھ دعوت کا اہتمام کرنا چاہیئے اور جی بھر کر

کھیلنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 402,406

لوگوں کو اپنے سب اعضا مٹی سے مَلنے چاہئیں، اپنے دوستوں کے جسموں پر مٹی کالیپ کرنا چاہیئے۔ پیار و محبت کے لئے اِن اَشخاص کو خوبصورت انداز اختیار کر کے جنسی جذبہ بڑھا کر ان عورتوں کے ساتھ جنسی صحبت اختیار کرنی چاہیئے' جو مباشرت کے قابل ہوں۔ اس کے لئے انہیں غیر موزوں الفاظ سے چِلا کر کھیلانا چاہیئے۔ اس روز صبح خوفناک صورت والے پشاچ، جو نِکُمبھ کے پیروکار ہیں، سبھی انسانی جسموں میں داخل ہوتے ہیں شام کو وہ اُس کے جسم سے چلے جاتے ہیں جو مندرجہ بالا طریق کار اختیار کرے اور نہائے اُس سے نکل کر دوسرے شخص کے جسم میں داخل ہوتے ہیں اور جو یہ عمل اختیار نہیں کرتے اُس کو بد دعا دیتے ہیں۔ اس کے بعد نہائے ہوئے اشخاص کو کیشو کی پوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 407,408

اپنے جسموں پر خوشبودار لیپ اور آرائش اختیار کر کے اُنہیں برہمنوں کی پوجا کرنی چاہیئے اور اپنے دوستوں، نوکروں بیویوں اور بچوں کے ساتھ دعوت کھانی چاہیئے۔ تب سے لے کر لوگوں کو، خاص طور پر برہمنوں کو گھروں میں رات کے وقت چھ ماہ تک آگ جلا کے رکھنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 409,410

گھر کے باہر رات کے وقت، ایک ماہ کے لئے چراغ جلا کر رکھنا

چاہیئے، کارتک کے چاند کے پورے پکھواڑے تک یہ ''کومدی'' ...... جو انتہائی سُکھ دینے والی ہے، کا انعقاد کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد یہ پکھواڑا گزر جانے پر ''سُکھ سُپتکا'' ...... خوشی سے سوئے رہے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 411

اے برہمن! میری بات سنو کہ کیسے اُس کا اہتمام پندرھویں دِن کرنا چاہیئے۔ بیماروں اور بچوں کے سِوا کسی کو اِس روز کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 412,413

سورج غروب ہونے کے بعد، لکھشمی کی پوجا کی جانی چاہیئے اور تب چراغوں کے پیڑ (پیتل کی سلاخ پر بنے چھوٹے چراغ) دیوتاؤں کے منادر، سڑک کے چوراہوں، شمشان گھاٹوں، دریاؤں، پہاڑوں، گھروں، درختوں کے نیچے، مویشیوں کے باڑے، صحن اور دُکانوں پر رکھنے چاہئیں۔

شلوک نمبر 414,415

اے برہمن! سبھی دُکانوں کو کپڑے سے سجانا چاہیئے۔ اس کے بعد اے برہمنوں کے سردار! اُس جگہ جو مٹی کے چراغوں کی قطاروں سے سجائی گئی ہو، ہر شخص کو نئی پوشاک سے اپنے کو آراستہ کر کے دوستوں، رشتہ داروں، براہمنوں اور نوکروں کے ساتھ کھانا کھانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 416

دوسرے روز، لوگوں کی عطریات لگا کر اپنے کو اچھی طرح سجا کر

جُوا کھیلنا چاہیئے اور صوتی اور سازوں کی موسیقی سے لطف اندوز ہونا چاہیئے۔

شلوک نمبر 417

اُنہیں اُوپر کہے گئے لوگوں کے ساتھ دعوت کھانی چاہیئے۔ اُس شخص کیلئے جو جُوئے میں جیت جائے ، آنے والا سال نیک شگن والا ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 418,419

اُس رات اُس کمرے کو جہاں بستر بچھائے ہوں، عطریات، کپڑوں، ''خوشبودار دھوپ'' اور جواہرات سے اچھی طرح سجانا چاہیئے۔ اس جگہ کو چراغوں کی قطاروں اور خوشبودار چیزوں سے معطر کرنا چاہیئے۔ وہ رات انہیں عورتوں کے ساتھ گزارنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 420

اے چندر دیو! جہاں شادی ہوئی ہو اور ماں کی اور سے جو رشتہ دار ہوں مع دوستوں و برہمنوں کے، اُن سب کی نئے کپڑوں سے باضابطہ طور پر عزت افزائی کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 421

اس ماہ کے چاند والے پکھواڑے کے گیارہویں دن فاقہ رکھنے والے اشخاص کو، ہرؔی دیوتا کو، گیتوں اور ناچ سے جگانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 422,423

ہار کے مہینے میں شیش ناگ پر سوئے کیشوؔ کی مُورتی جو صوفے کی طرح ہو، پتھر، مٹی، سونے لکڑی، تانبے، کانسی یا چاندی کی بنائی چاہیئے یا اس کی

ایک تصویر بنا لینی چاہیئے۔ اُس کے پاؤں لکھشمی کی گود میں ہونے چاہئیں۔

شلوک نمبر 424

اے شاندار رِشی! مجھ سے جان لو کہ کسی طرح طریقے سے کتک مہینے کے چاند والے پکھواڑے کے اختتام پر اِس (دیوتا) کو جگانا چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 425 تا 427

گیارہویں دن کی رات کو گیتوں، ناچوں، سازیہ موسیقی، برہم گھوش، وینا اور "پتاہ" کی لَے، پُورانوں کا پاٹھ اُن کی کہانیوں، عقیدتی منتروں، ناٹکوں کی پیش کاری، خیرات، زمین پر نقاشی، پھول اور عطریات چڑھانا، مختلف قسم کی کھانے کی چیزوں، چراغوں کے درختوں کی پیش کاری اور مختلف اقسام کی اَگنی پوجا سے "رَت جگا" کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 428 تا 431

رات کے وقت مُورتی کی کھانے کی چیزوں، جیسے پُوری، سبزیاں، دُودھ میں پکے چاول (کھیر) میوہ جات، گنے سے بنائی گئی کھانے کی چیزیں، شہد، انگور، انار، پاک تلسی (کے پتوں) نمک، برش، لال دھاگا، لال اور سفید چندن کی لکڑی، الکتک روغن، بیج اور خوشبودار زعفران سے پوجا کرنے کے بعد دانا اشخاص کو یہ متبرک مورتی خود ایک پاک پانی والے دریا میں نہا کر، دھو لینی چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 432 تا 434

مندرجہ بالا دھاتوں سے بنی مورتی کو جگا کر مختلف رنگوں سے

بنائی گئی مورتی، کو "ویدی" پر اُٹھا کر چوکی پر رکھی مورتی کو مناسب طریقے پر پنچ رتن کے قاعدوں کے مطابق اپنی استعداد کے بموجب پہلے مکھن تیل اور شہد سے اور پھر دہی، دودھ اور گائے کے دودھ سے بنی پانچ چیزوں سے پُوجنا چاہیئے اور پھر؛

شلوک نمبر ...... 435 تا 439

اس کے بعد مورتی پر حسبِ ذیل چیزیں لگانی چاہئیں: مسور کا چورن اور مسُور، آملک اوشدھیاں (جڑی بوٹیاں) سب عطریات، سب بیج، سونا، نیک شگون کی چیزیں جتنی میسّر ہوں، جواہرات، کُشا گھاس، پانی، مٹی جو ہاتھی کے دانت اور بیل کے سینگ کے ذریعے دریا کے کنارے، مویشیوں کے باڑے، پہاڑ، دریاؤں کے سنگم، تالاب، اِندر کی جگہ، جھیل اور پہاڑوں کی چوٹی سے نکالی گئی ہو۔ اِن سبھی چیزوں سے دیوتاؤں کے دیوتا کو نہا کر نیک شگون والا روغن جسے "گوروچن" کہتے ہیں دینا چاہیئے۔

شلوک نمبر 440

اس کے بعد جتنی مالی استعداد ہو، سونے کا گھڑا بھینٹ کرنا چاہیئے۔ یہ گھڑا اچھی طرح سجایا جانا چاہیئے اور یہ جتنی پھولوں اور میوہ جات سے پُر ہونا چاہیئے۔

شلوک نمبر 441,442

شبھ (اچھے) دن کے اعلان کے ساتھ گووِند کو نہا کر، ویدمنتروں

کے پاٹھ کے ساتھ وینا اور اور وینو، سوت، ماگھ اور دَندی بجا کر اُس اچھی طرح عطریات ملی، آرائش کی ہوئی اور اچھے پوشاک والی مورتی کی جٹئی پھولوں اور کونپلوں سے پوجا کی جانی چاہیے۔

شلوک نمبر 443

مٹی کے خوبصورت چراغوں، پھول کے زیرے کے ساتھ خوشبو دار دُھوپ بھینٹ کی جانی چاہیے۔ اس کے بعد دیوتا کی پوجا دودھ میں پکے چاول (کھیر) سے کی جانی چاہیے۔

شلوک نمبر 444,445

اس کے بعد وشنو کے بھکتوں (عابدوں) کو تحفے، اناج اور موتی دے کر ان کی عزت افزائی کی جانی چاہیے۔ پھر یگیہ کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔ ازاں بعد اپنی مالی استعداد کے مطابق کپڑوں، زیورات، جواہرات، گائیں، گھوڑے ہاتھی اور نقدی سے برہمنوں کی پُوجا ہونی چاہیے۔ اس کے بعد کھانا کھایا جانا چاہیے۔

شلوک نمبر 446

تیرہویں دن، اپنی اِستعداد کے مطابق اُن اشخاص کی عزت افزائی کی جانی چاہیے جن کی زندگی کا گزارہ سٹیج ہو یعنی پہلوان، بھاٹ وغیرہ۔

شلوک نمبر 447

چودہویں روز یا تو کچھ بھی نہیں کھانا چاہیے یا صرف دودھ لینا چاہیے۔ اور پندرہویں روز دیوتاؤں کے دیوتا جناردن (وشنو) کی پوجا

کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 448 تا 451

پونم کے دن کچھ بھی نہیں کھانا چاہیئے۔ یا صرف چاند چڑھنے کے بعد کرتک، کارتک یہ کھڑگ اور ورُن (پانی کا دیوتا) "وہتاسن" کی پھول مالاؤں، عطریات، خوشبو دار چیزوں، کھانے کے مختلف پکوانوں جیسے کھیر، سبزیاں، گنے سے بنائی گئی کھانے کی چیزیں، اُدھ پکے جَو، کھانڈ کے قلچے جن پر بیج لگے ہوں، چراغ کے خوبصورت درختوں (پیتل سے جو بنائے جاتے ہیں) سے پوجا کی جانی چاہیئے اور برہمنوں کیلئے عقیدت کا اظہار کیا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 452,453

اس طرح پوجا کرنے کے بعد اِس مٹی کے چراغ کو جو ایک ماہ کے لئے گھر سے باہر رکھا گیا ہو، ایک ٹوکری میں بہتے پانی تک لے جانا چاہیئے اور اِسے کھانے کی کچھ چیزوں کے ساتھ بہا دینا چاہیئے۔ چراغ کا تلا چندن سے رنگنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 454

ریت کی ایک مچھلی بنا کر اس میں دودھ بھرنا چاہیئے، موتیوں سے اس کی آنکھیں بنانی چاہئیں اور اس کے بعد اسے کسی برہمن کو دے دینا چاہیئے۔

شلوک نمبر 455,456

اپنی مالی استعداد کے مطابق ایک سفید بیل کو کپڑے پہنا کر، سب طرح کی عطریات لگا کر اس پر ہر طرح کے اناج رکھ کر کسی برہمن

کو (دان) دینا چاہیئے۔ وہ (بیل) کانتارؔ یعنی موت کے دیوتا کی راہ میں (خیرات کرنے والے کے لئے) انتظار کرتا ہے۔ اس بیل کی مدد سے دانا آدمی سچ مچ موت کے دیوتا کی راہ کو پار کرتے ہیں۔

شلوک نمبر 457

بیل کا دان (خیرات) کرنے والے، اتنے سال تک جتنے بال بیل کے جسم پر ہوں، سورگ (جنّت) میں لُطف اٹھاتے ہیں۔

شلوک نمبر 458

لال پھول کی مالاؤں سے وِشنوؔ کی پوجا کرنے کے بعد، دودھ پینا چاہیئے اور پھر سونا چاہیئے۔

شلوک نمبر 459,460

اس طرح پر دیوتا کو جگانے کے لئے پانچ روز کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ دانا آدمیوں کو پانچ دن کے لئے زمین پر سونا چاہیئے اور ہر روز دریا کے ٹھنڈے پانی میں نہانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 461

دیوتا ہری (وِشنو)، برہمنوں اور آگ کی پوجا کرنی چاہیئے۔ اے کشپؔ کے خاندان سے وابستہ! مانس کھانے سے' چاہے اِس کے لئے کتنی بھی کوشش کرنی پڑے، احتراز کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 462

گوشت خوروں یعنی دانوؔ، یکھشؔ۔ دیتیہ، پشاچوں اور راکھشسوں

کو پانچ روز کے لئے مانس کھانے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 463

اس طرح دیوتاؤں کے سردار کی جو تمام خواہشات پورا کرنے کی قوّت رکھتا ہے، پوجا کرنے سے جب آدمی زندگ کے خاتمے پر پہنچتا ہے تو وِشنو لوک (عالَم) میں اس کی عزت اَفزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 464

ہر شخص کی مالی استعداد کے مطابق اگرچہ یہ سب بہت کم ہے، لیکن پھر بھی اس کا انعقاد عمل میں لایا جانا چاہیئے۔ اس سے ایک شخص سبھی خوبیاں حاصل کر لیتا ہے۔ پیسے کے معاملے میں بے ایمانی سے احتراز کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 465,466

پہلے پہل کشمیر کو اعلیٰ روح والے کشپؔ رشی نے بسایا تھا۔ کارتک کے چاند والے پکھواڑے کے ایک روز بعد وہاں پر ایک تیوہار منایا جانا چاہیئے۔ اس روز سبھی لوگوں کو اچھی طرح کھانا، عطریات لگانا اور خوشدل اور اچھے لوگوں کے بیچ رہ کر (یہ تیوہار منانا چاہیئے)

شلوک نمبر 467

صوتی اور سازیہ موسیقی سُنی جانی چاہیئے اور نیک شگن والی چیزوں کا سہارا (استعمال) لیا جانا چاہیئے۔ نئے کپڑے پہنے جانے چاہئیں اور جو لوگ پینے کے عادی ہیں، انہیں پینا چاہیئے۔

شلوک نمبر 468

سورج اپنے "گنوں" کے ساتھ اُس پر خوش رہتا ہے۔

شلوک نمبر 469

یہی طریقہ اُن لوگوں کو سات ماگھ اور سات ہاڑ کو اپنانا چاہیے، جو جیت اور مشہوری چاہتے ہوں۔

شلوک نمبر 470

اے برہمنوں میں اعلیٰ رتبہ رکھنے والے! تین بار ان سات دنوں (کامنایا جانا) نہایت ضروری ہے۔ سبھی ستواڑوں (سات دن) میں یہ طریقہ کارعمل میں لانے سے ایک شخص کو سوریہ لوک (عالم سورج کا) میں عزت ملتی ہے۔

شلوک نمبر ...... 471 تا 474

مگھر ماہ کی پورنماشی (پورے چاند والی رات) کو رات ہونے پر ہی کھانا کھانا چاہیے۔ اور چاند کی پوجا سفید کپڑوں وغیرہ، اناج، مختلف کھانوں، چراغ کے تحفوں، پھلوں، نمک کے تحفوں، آگ کی پوجا، برہمنوں کی پوجا اور ان عورتوں کی (جن کا خاوند اور بچے زندہ ہوں) پرستش کی جانی چاہیے۔ لال کپڑوں کا جوڑا کسی برہمن کی بیوی کو جس کے بچے اور خاوند زندہ ہوں، اس کے علاوہ اپنی بہن، پھوپھی اور کسی دوست کی بیوی کو دیا جانا چاہیے۔ اے برہمنوں میں اونچا درجہ رکھنے والے، یہ پورے چاند کی رات یقینی طور پر دانا لوگوں کو منانی چاہیے۔

شلوک نمبر 475,476

اور تیوہار اپنی مالی استعداد کے مطابق منائے جانے چاہئیں یا نہ بھی منائے جائیں، لیکن اس تیوہار سے عورتیں خوبصورت شکل و صورت اور انتہائی خوشحالی حاصل کرتی ہیں۔ اس لئے پونم (پورے چاند) کی راتیں خصوصی طور پر عورتوں کے ذریعے منائی جانی چاہئیں۔

شلوک نمبر 477

اے برہمن! جس روز پہلی برف گرے، اُس روز ہمالیہ اور ہیمنت و شِشَر (موسم سرما کا بے حد سرد حصہ) دونوں موسموں کی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 478

میری اور دیگر مقامی ناگوں کی پوجا کی جانی چاہیئے اور میروٓ پہاڑ پر اُگے پھولوں اور پتوں سے اس پہاڑی کی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 479

"بکا" پھول اور خوشبودار دُوپ کی بھینٹ چڑھائی جانی چاہیئے۔

اے اعلیٰ برہمن! ادھ پکے جَو کا نوید بھی بنانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 480

ادھ پکی جَو کی کھانے کی چیزیں، صاف کئے گئے مکھن کے ساتھ، برہمنوں کو دی جانی چاہئیں۔ اور ناچ گانوں سے بھر پور ایک تیوہار منایا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 481

برف گرنے پر، جو لوگ شراب پینے کے عادی ہوں، انہیں نئی شراب پینی چاہیے۔ اپنی خواہش کے مطابق خاص کھانے کھائے جانے چاہئیں۔

شلوک نمبر 482

پھولوں، خوشبودار دُوپ، رنگ (روغن) کھانے کی چیزوں، میوؤں اور جڑوں سے اُن لوگوں کو شیاما دیوی کی پوجا کرنی چاہیے جنہوں نے اپنے جسم پر خوشبودار لیپ لگایا ہو اور اچھی طرح سجاوٹ کی ہو۔

شلوک نمبر 483,484

بھاری پیرہن اور کپڑے پہن کر اپنے دوستوں، نوکروں، بچوں، رشتہ داروں سمیت برف پر بیٹھ کر خاص کھانے چاہئیں اور صوتیہ اور سازیہ موسیقی سُننی چاہیے۔ ناچنے والی عورتوں کا ناچ دیکھنا چاہیے اور عورتوں کی عزت افزائی کی جانی چاہیے۔

شلوک نمبر 485,486

انتہائی عقیدت رکھنے والے شخص کو ماہ پوہ کے اندھیرے پکھواڑے کی آٹھ تاریخ کو سبزیوں سے، ماگ مہینے کے اندھیرے پکھواڑے کے آٹھویں روز گوشت سے، اور پھاگن مہینے کے چاند والے پکھواڑے کی اشٹمی (آٹھواں دن) کو آٹے کی چھوٹی روٹیوں سے، مناسب طریقے پر شرادھ (ایک طرح کی خیرات) کرنا چاہیے۔ ان ہی مہینوں اور

پکھواڑوں کے نویں روز عورتوں کے لئے شرادھ کیا جانا چاہئے۔

شلوک نمبر 487,488

شرادھ کرنے کے بعد کوشش کر کے رات بنا مباشرت کے گزارنی چاہیے، جب پورن ماشی (پورے چاند کی رات) "پُشیہ" سے متعلق ہو، تب ایک شخص کو سفید سرسوں کے آٹے سے اپنے جسم کو ملنا چاہئے اور صاف کئے گئے مکھن سے اپنے کو خوشبو دار بنانا چاہئے۔

شلوک نمبر ...... 489 تا 492

اس کے بعد تمام اَوشدھیوں (اَدویات) سے پُر برتنوں سے نہا کر اُسے ناراین، شنکر، سوم، پشیہ و برہسپتی سب کی عزت افزائی پانی، پھول مالاؤں، کھانے کی چیزوں وغیر سے الگ الگ پوجا کرنی چاہئے۔ اے برہمن، مندرجہ بالا دیوتاؤں کو اُن کے منتروں سے آہوتی دے کر، اُسے دھن اور نیک شگُن والی چیزوں کو چھُو کر برہمنوں کی پوجا کرنی چاہئے۔ اس کے بعد اسے صاف کئے گئے مکھن اور دُودھ سے بنی ہوئی چیزیں کھانی چاہئیں۔ جو برہمن، پوجا عمل میں لارہا ہواور آنے والے زمانے کے بارے میں پیش گوئی کرسکتا ہو اُسے ریشم کا ایک نیا کپڑا دینا چاہئے۔

شلوک نمبر 494

جب اُتراین (جب سورج شمال کی طرف جاتا ہے) ہو تو ایک شخص کو اپنی استعداد کے مطابق مدھو سودھن کو نہانا چاہئے۔ جو شنکر کا عقیدتمند ہو اُسے شِو کو (نہانا چاہئے)

شلوک نمبر 495,496

خوشبودار چیزوں سے پتھر کی شبیہہ پر صاف مکھن کا لیپ کرنا چاہیئے۔ ایک شخص کو صاف کیئے گئے مکھن کی ایسی ہی مورتیاں بنانی چاہیئیں۔ دانا لوگوں کو شعوری طور پر تین ماہ کے عرصے کے لئے اِن مُورتیوں کی صاف کیئے گئے مکھن (گھی) سے پوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 497

اپنی اِستعداد کے مطابق برہمنوں کو جلانے کی لکڑی اور گایوں کے لئے گھاس دینا چاہیئے۔

شلوک نمبر 498

جو ایسا کرتا ہے وہ اپنے دشمنوں کو اچھی طرح قابو میں کر لیتا ہے۔ اُسے جسم کی حرارت سے پیدا ہوئی چمک حاصل ہوتی ہے اور موت کے بعد اچھا مسکن مل جاتا ہے۔

شلوک نمبر 499,500

اَندھیرے پکھواڑے کی بارھویں کو جب پوہ مہینے کا پورا چاند گزر چکا ہو، ایک شخص کو فاقہ رکھ کر، نہانے کے بعد تِل اور پانی پیش کرنا چاہیئے۔ تِل کی آہوتی تیار کر کے اور اِس کی آہوتی دینے کے بعد اسے سبھی پاپ (گناہ) دُور کرنے کے لئے برہمنوں کو تِل دینا چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 501 تا 503

اس کے بعد مہینے کے اندھیرے پکھواڑے کے چودھویں روز

ایک شخص کو سورج چڑھنے سے قبل وِتستا، وشوکا، چندراوتی، ہرش پتھ (اُہرِ پتھ)، ترلوکی، سندھو (سندھ)، پوتر (پاک) کنک واہنی یا کسی متبرک دریا، تالاب یا جھیل میں ٹھنڈے پانی سے نہانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 504

پانی کے ساتھ بھری سات مٹھیاں یَم (موت کا دیوتا) کے ہر نام کے لئے بھینٹ کرنی چاہئیں۔ مجھ سے وہ نام سن لو۔

شلوک نمبر 505

یَم، دھرم راج، مرتیو (موت) انتک، وے، وسوتا، کال اور زندگی کا خاتمہ کرنے والا۔

شلوک نمبر 506

ایک شخص کو نہانے کے بعد، دھرم راج کی، پھولوں، خوشبودار چیزوں، عطریات اور کافی مقدار میں چاول کے ساتھ دال مِلا کر پُوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 507

اگنی ہوتر (یگیہ) تِل کے ساتھ صاف کیئے گئے مکھن کو ملا کر کیا جانا چاہیئے۔ اور برہمنوں کو دال بھات کِھلانا چاہیئے اور اِنہیں دکھشنا (یگیہ کروانے کے لئے پیسے) دی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 508,509

اے برہمنوں میں اعلیٰ درجہ رکھنے والے، ایسا کرنے سے ایک شخص اگر اُس نے بڑے گناہ نہ کیئے ہوں، پاپوں سے چھٹکارا پا لیتا

ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے چُھٹکارا کیسے ممکن ہے جنہوں نے بڑے گناہ کئے ہوں اور اِس کے لئے توبہ نہ کیا ہو۔

شلوک نمبر 510

نہانا وغیرہ سب کچھ تپ ضایع نہیں ہوتا اگر (ماہ پوہ کا اندھیرا پکھواڑہ) پندرہویں دن میں شرون شامل ہو۔

شلوک نمبر 511 تا514

ماگ مہینے کے چاند والے پکھواڑے کے چوتھے روز ایسے اشخاص کو جو خوشحالی چاہتے ہوں، اوما دیوی کے چراغوں، اناج، پھول مالاؤں، خوشبودار چیزوں، اَدرک (سونٹھ)، گُڑ کُسُمب پھول، نمک، زعفران، سرمہ، کنگے اور کُنڈ پھول' چاہے وہ لانے کے لئے کافی محنت بھی کرنا پڑے، سے پوجا کرنی چاہیئے۔

اے کشپ کی اولاد، وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی وفادار ہوں (عقیدت کی حد تک) اور جن کے خاوند زندہ ہوں، اور بہنوں وغیرہ کی بھی اس روز پوجا کی جانی چاہیئے۔ اس طرح کی پوجا ماہ اسوج اور جیٹھ کے مہینے میں کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 515

ایک عقیدتمند کو یہ چاروں دن منانے چاہئیں۔ لیکن یہ چار روز یقینی طور پر (منائے جانے چاہئیں) اے برہمن، عورتوں کو خصوصی طور پر یہ دن ماننے چاہئیں۔

شلوک نمبر 516

ماہ ماگ کے چاند والے پکھواڑے کی پونم کو تِل سے شرادھ کیا جانا چاہیئے اور پوِتر آہوتیوں (بھینٹ چڑھانے کی صاف چیزیں) سمیت کوؤں کو کھانا دینا چاہیئے۔

شلوک نمبر 517

ماہ ماگ کے آٹھ دن گزرنے کے بعد تین روز کے لئے ایک چھوٹا سا تیوہار منانا چاہیئے۔ اس تیوہار کا طریقہ کار مجھ سے جان لو۔

شلوک نمبر 518,519

چوبیس ویں تریتا یگ میں ہری (وِشنو) دشرتھ کے بیٹے رگھنندن رام، اِنسانی جسم کی صورت اختیار کریں گے۔ اُس سے آگے ایک چھوٹا تیوہار اور اُس چھوٹے تیوہار کے بعد ایک بڑا تیوہار منایا جانا چاہیئے۔ (یہ تیوہار ماہ ماگ میں منانا چاہیئے)

شلوک نمبر 520

چَرُو (دُودھ، مکھن یا پانی میں پکایا گیا اناج) مختلف اَناج ڈال کر بڑی محنت سے تیار کرنا چاہیئے۔ برہمنوں، جن خاندان میں شادی ہوئی ہو، اس کے رشتہ داروں اور ماں کی طرف سے رشتہ داروں کی پوجا (چرو) اور آٹے کی روٹیوں سے کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 521,522

رام چندر جی کو بیوی سیتا کی پوجا بڑی محنت سے کی جانی

چاہیئے۔ اَپنے مالی اِستعداد کے مطابق نوّیں روز برہمنوں کو شہد اور آٹا ملا کر بنی کھانے کی چیزیں کھلانی چاہیئیں۔ کھچڑی کی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 523

دسویں روز مختلف قسم کے چاول پکا کر برہمنوں، دوستوں اور معتقدوں کی پُوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 524

ایک شخص کو اَپنی عزّت افزائی کرنی چاہیئے اور صوتی و سازیہ موسیقی سُننی چاہیئے۔ تین دن کے لئے وہ کام کرنے چاہیئیں جس سے منگل (خوشنودی) حاصل ہو۔

شلوک نمبر 525,526

اے برہمن! اگر بارہویں دن شرَوَن (نکھشتر) ہوتو دانا لوگوں کو فاقہ رکھ کر تمام دھارمِک کام تِل سے ،جیسے پہلے بتایا گیا ہے، ہری (وِشنو) کی پوجا کرنی چاہیئے۔ اے عزت بخشنے والے اِس طرح کرنے سے اُسے عزت حاصل ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 527

بارھواں روز گزرنے کے بعد اندھیرے پکھواڑے کی چودہ تاریخ کو، فاقہ رکھ کر نہا کر مہیشور (شِو) کی پوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 528

دانا اشخاص کو شولنگ کے اوپر لگا ، گرم کپڑا ہٹا کر اسی طرح نہانا

چاہئے جیسے دیوتا کو جگانے کے لئے مختلف چیزوں کا بیان اوپر کیا گیا ہے۔

شلوک نمبر 529,530

لِنگ کی پوجا عطریات، پھول مالاؤں، لال کپڑوں، خوشبودار لیپوں، بھینٹ کی جانے والی مختلف چیزوں، آگ میں آہوتی' رات کو عقیدت کے ساتھ برہمنوں کے ذریعے رَت جگا (رات کو جاگنا) کیا جانا چاہئے۔ شِو دھرم (شِو فلسفہ وغیرہ) اور شِو کے اوتار لینے سے متعلق کہانیاں سُنی جانی چاہئیں۔

شلوک نمبر ...... 531 تا 533

شنکر کو بھینٹ چڑھائے جانے والے کھانوں میں آٹے سے بنائے گئے بھیڑ وغیرہ بنائے جانے چاہئیں۔ اُس کی پوجا پندرھویں روز بھی ہونی چاہئے۔ اے برہمنوں میں اُونچا درجہ رکھنے والے' اُس روز اَدھ پکے جَو سے بنے کھانے اور کھانڈ کی ٹکیاں جن پر تِل لگا ہو، کھائی جانی چاہئیں۔ شِو کی مہینے کے اندھیرے پکھواڑے کے چودھویں روز لازمی طور پوجا کی جانی چاہئے۔ دیگر مہینوں میں حسبِ منشا اُس کی پوجا ہو نہ ہو، شِو کی پوجا سے ایک آدمی کو رُدر لوک (شِو کے رہنے کی جگہ) میں قیام حاصل ہوتا ہے اور وہ ''گنوں'' (شو کے ملازم دیوتا) کا مالک بن جاتا ہے۔

شلوک نمبر 534

اے برہمنوں میں اُونچا مقام رکھنے والے، میری بات سُنو کہ میں

پھاگن مہینے کے چاند والے پکھواڑے میں اِس تیوہار کے منانے کے بارے میں بتاتا ہوں۔

شلوک نمبر 535

لوگوں کو فاقہ رکھ کر نہا کر شام کے وقت برف پر مٹی کے دِیئے جلا کر رکھنے چاہیں۔

شلوک نمبر 536,537

اس کے بعد دیوتاؤں اور والدین کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ دوسرے روز مکانات اور خاص کر مَنادِر کی، اناج سے بنائی گئی خوبصورت مالاؤں سے پوجا کی جانی چاہیئے۔ اس کے بعد عطریات اور پھول مالاؤں وغیرہ سے سیتا کی پوجا ہونی چاہیئے۔

شلوک نمبر 538

اَزاں بعد خاص کھانے کھائے جانے چاہئیں۔ پھر پورے ناچ گانے سے تیوہار منانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 539

اِس روز ماسِوا پکے ہوئے کھانے کے جو روز دیا جاتا ہے، کوئی اور چیز نہیں دی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 540

دوسرے روز اَپنے جسم کو سجانا چاہیئے، نیک اور پاک شگُن والی چیزوں کو چُھو کر ایک خاص تیوہار منایا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 541

اُس روز برہمنوں، دوسروں کے سہارے جینے والوں، کاریگروں اور رشتہ داروں کو تحفے دیئے جانے چاہئیں اور اُن سے تحفے قبول کرنے چاہئیں۔

شلوک نمبر 542

جو لوگ پینے کے عادی ہیں انہیں شراب پینی چاہیئے۔ برہمنوں کو پوتّر مشروبات (سوم رس وغیرہ) لینی چاہئیں۔ سونے کا کمرہ مختلف خوشبودار چیزوں سے معطر کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 543,544

اُس روز کوئی بھی برا کام نہ کرے، مسرّت بھری عورتیں، جنہوں نے اچھی پوشاک پہنی ہو، خوب کھایا پیا ہو، اچھی عطریات لگائی ہوں، خوشبودار چیزیں جسم پر مَلی ہوں اور زیورات سے سجی ہوں، انہیں آدمیوں کی صحبت میں کھیلنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 545

پھاگن مہینے کے چاند والے پکھواڑے کی پونم کو، چاند چڑھنے پر اور اُس کے بعد "اریّما" کی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 546,547

ناچنے، گیت گانے اور ساز بجانے میں ساری رات، رَت جگے میں بِتانی چاہیئے۔ دوسرے دِن ناچنے والوں اداکاروں و موسیقاروں کے پروگرام کا مشاہدہ کرنا چاہیئے۔ یہ کاروائی ماہ پھاگن کے اندھیرے

پکھواڑے کے پانچویں روز تک جاری رکھی جائے۔

شلوک نمبر 548

اَدویاتی پودے "پرپٹ" کے کھانوں کا ہی استعمال پانچ روز کے لئے کیا جائے۔ عورتوں اور اپنے آپ کو سجایا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 549

اے برہمن پانچویں روز ہی کشمیر کی "ماہواری" شروع ہوتی ہے، اِس لئے اُس کے بعد اُس کی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 550

کشمیر کی، پتھر کی ایک خوبصورت شبیہہ بنائی جانی چاہیئے اور اُس کی پوجا، نوید، کپڑوں اور کھانے کی چیزوں سے کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 551

اے برہمنوں میں اُونچا مقام رکھنے والے! سجاوٹ کی چیزیں جیسے پھول، خوشبودار اشیاء وغیرہ اُسے تین روز کے لئے نہیں دی جانی چاہئیں۔ اِن دنوں دُودھ چڑھانا بھی منع ہے۔

شلوک نمبر 552

پوجا کا کام عورتوں کے ذریعے ہونا چاہیئے اور کسی بھی صورت میں مرد پُوجا عمل میں نہ لائیں۔ مہینے کے اندھیرے پکھواڑے آٹھویں دن دیوی (مُورت) کو عورتوں کے ذریعے نہلایا جانا چاہیئے۔ اِس کے بعد اُسے برہمنوں سے اوشدھ (ادویات) بھرے گڑھوں سے نہلوانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 553,554

دیوی (کی مورتی) کے یکے بعد دیگے عطریات، بیج، موتی اور میوؤں سے نہا کر اُسے عطریات پھول مالاؤں کپڑوں، زیورات، کھانے اور گائے کے دودھ سے نبی خاص چیزوں سے پوجنا چاہیے۔

شلوک نمبر 555,556

دیوتاؤں کے لئے تین کونوں والی مُونگ کی ٹکیوں، بُھوسا ہٹائے اور بنا ہٹائے چاول کی ٹکیوں کی آہوتی دی جائے اوریہی چیزیں رشتہ داروں کو بھی دی جانی چاہئیں۔ آگ کی پوجا عمل میں لائی جانی چاہیے اور اِسی طرح برہمنوں کی بھی پُوجا کی جانی چاہیے۔

شلوک نمبر 557

عورتوں کو اچھی طرح نہانا چاہیے، عطریات کا خاص استعمال کرنا چاہیے اور اُنہیں خوب کھلا کر اور اچھی پوچاک پہنا کر خوش کرنا چاہیے۔

شلوک نمبر 558

اے برہمن، دوستوں کے گھر کھانا بھیجنا چاہیے اور بھرپیٹ کھانا کھا کر بڑے آرام سے ''تنتری'' (Tantari) ساز کی موسیقی سننی چاہیے۔

شلوک نمبر 559

اے برہمنوں میں اونچا درجہ رکھنے والے! ''کشمیر'' ماہواری کے بعد نہا کر حاملہ بنتی ہے۔ اِس لئے اُس کے بعد کھیتی باڑی کا کام شروع کرنا چاہیے۔

شلوک نمبر ...... 560 تا 563

اُس روز جس کے بارے میں جیوتشی کہے، کھیت کو تیار کرنا چاہیے اور دوستوں کو ساتھ رکھ کر بھومی پوجن (زمین کی پوجا) کرنا چاہیے۔ اور بیلوں کی جوڑی، گائے، گھوڑا، بلدیو، مہادیو، وام دیو، سورج، چاند، ادویات کا دیوتا، پرجنیہ، اندر، پرجیتش (اوم) رام، لکھمن، سیتا، شیش ناگ، زمین کو اٹھانے والا، برہما، کشپ، اگنی (آگ)، ہوا، آسمان اِن سب کی پھول مالاؤں، عطریات، خوشبودار چیزوں اور بھینٹ چڑھائے جانے والے کھانوں سے الگ الگ پُوجا کرنی چاہیے۔

شلوک نمبر 564

پہلے آگ کی پوجا کا اہتمام کرنا چاہیے اور اس کے بعد برہمنوں کی پُوجا ہونی چاہیے۔ ازاں بعد اپنی مالی استعداد کے موجب برہمنوں کو دَکھشنا (پُوجا سرانجام دینے کی فیس) دینی چاہیے۔

شلوک نمبر 565

اِس کے بعد اُس شخص کو، جو اچھی طرح مالش کیے ہو، سجا سجایا ہو، اچھی طرح کھا کر آیا ہو اور نیک شگن والا چہرہ مہرہ رکھتا ہو، بیج بونا چاہیے۔

شلوک نمبر 566

بیج کو پانی میں بھگو کر اور اُسے سونے سے پوتر (پاک) بنا کر کسی متبرک دِن موسیقی کے اونچے ساز بجا کر برہمنوں کی موجودگی میں سونے کے سمیت کھیت میں بونا چاہیے۔

شلوک نمبر 567,568

پہلے پہل زمین میں ہل چلانا چاہیئے جو (بیج کی خاطر) آمادہ ہے۔ اے برہمن، ایک اچھی طرح سجے سجائے شخص کو کھیت کے بیچوں بیچ اَپنے دوستوں، بیوی اور دیگر، جو اُس کے سہارے جی رہے ہوں، کے ساتھ کھانا کھانا چاہیئے۔ ایک تیوہار جس میں ناچ گانے اور دل کی مسرّت بخشنے والے سازوں کی لَے شامل ہو، منایا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 569,570

اے برہمن، کہا گیا ہے کہ پھاگن مہینے کی پُونم کی رات بیتنے کے بعد گیارہویں دن، عورتوں کو چھَند دیوتا کی پوجا کرنی چاہیئے۔ مردوں کو کبھی اُس کی پوجا نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ برہما کے وَر (عطیہ) کے مطابق اُسے عورتوں کی پرستش ہی حاصل کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 571

اس کی پوجا پانی میں پیدا ہوئے جانداروں کے گوشت، مختلف قسم کے کھانوں، پھول مالاؤں، عطریات اور خوشبودار زعفران سے کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 572,573

اِس طرح کی پرستش کے بعد دانا لوگوں کو بارہویں روز اُس کی پُوجا کرنی چاہیئے۔ اے برہمن، اُسے اپنے مکان کے دروازے سے باہر بھیج کر، روشندان سے اندر لانا چاہیئے۔ تب اُسے اپنی مرضی کے مطابق کسی جگہ رکھنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 574

اے برہمنوں میں سب سے اچھے، اُس پندرہواڑے کے چودہویں روز شنکر کی پُوجا کی جانی چاہیئے اور رات کو ایک بڑے تیوہار کا اہتمام کیا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 575

اے برہمن، کافی طاقتور اور پاک دل نِکُمبھ (پشاچوں کا راجہ) اپنے معتقدوں کے ساتھ اس چودہویں روز شنکر کی پوجا کرتا ہے۔

شلوک نمبر 576

اس رات کو رَت جگا کرنا چاہیئے اور دیوتاؤں کے دیوتا شمبھو کی پُوجا بڑے اہتمام سے کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 577

پشاچوں کے سردار نِکُمبھ کی بھی پُوجا کرنی چاہیئے اور اچھی طرح تیار کیئے نذرانے پشاچوں کو پیش کیئے جانے چاہیئیں۔

شلوک نمبر ...... 578 تا 580

(بھینٹ) گوشت کی ٹکیوں میں ملا کر، اور دیگر بِنا سبزی والے کھانے جیسے مچھلی، مانس وغیرہ، درختوں کے نیچے، گایوں کی ماندوں، مختلف مکانوں، چوراہوں، بازاروں، صحنوں، دریاؤں، خصوصی طور رکھے گیئے خالی مکانوں، پہاڑوں کی چوٹیوں، محلوں، شمشان بھومی اور سڑکوں پر رکھنا چاہیئے۔ اے کشیپ رِشی کی اولاد، اس رات ہر گھر میں بچوں کی

حفاظت کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 581

خوشباش مردوں کو وہ رات مجرد رہنے کی قسم کو عمل میں لاتے ہوئے گانے، ناچ اور دلکش ،موسیقی کے سازوں کے ساتھ رنڈیوں کی صحبت میں گزارتی چاہیئے۔

شلوک نمبر 582

سال کے آخری اندھیرے پکھواڑے پر شرادھ (خیرات وغیرہ جو مُردوں کے نام کی جاتی ہے) کا اہتمام کرنا چاہیئے اور اپنی خواہش کے مطابق کُتوں کو کھانا پیش کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 583,584

اے ''کشپ کُل'' کی اُولاد، چیت مہینے کے چاند والے پکھواڑے کے شروع میں، داناؤں کو برہما کی پُوجا مختلف قسم کے پھولوں، عطریات، کپڑوں، زیورات، خوشبودار چیزوں، آگ کی پوجاؤں اور برہمنوں کی خوشنودی سے عمل میں لانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 585

اسی روز امیر اشخاص کو دولت حاصل کرنے اور اِسے محفوظ رکھنے کی خاطر ''مہاشانتی'' کی تقریب کا انعقاد کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 586

اے کشپ خاندان کی اولاد، اُسی روز ''وقت'' کی پوجا کرنی

چاہیئے کیونکہ پہلے پہل وقت کا شُمار اِسی روز سے شروع ہوا۔

شلوک نمبر 587

سچ مچ اُس روز ہی برہما نے سورج طلوع ہوتے وقت اِس دُنیا کو پیدا کیا۔ اے برہمنوں میں سب سے اچھے، ہم نے ایسا ہی سُنا ہے۔

شلوک نمبر 588

برہما، وِشنو اور مہیشور (مہاشِو) کی پُوجا کی جانی چاہیئے۔ سیاروں اور نچھتر منڈل (سیاروں کا جھرمٹ) کی رضا جوئی کے مذہبی رسومات، کسی جوتشی کی ہدایات کے مطابق عمل میں لائے جانے چاہئیں۔

شلوک نمبر 589

اے عزت بخشنے والے، سبھی سیاروں، سبھی تاروں اور سال اور وقت کے سبھی حصّوں کی پُوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 590

کال اور کلپ، سب کی پُوجا کی جانی چاہیئے۔ ساتھ ہی چودہ منوؤں، جو پہلے ہوئے ہیں اور مستقبل میں بھی ہوں گے، کی پُوجا ہونی چاہیئے۔ اِن کے نام مجھ سے سن لو۔

شلوک نمبر 591,592

سب سے پہلے سویمبُو (خود پیدا ہونے والا) منُو۔ اِس کے بعد سوروچش، اوتم، تامَس "رے وت" چاکھشش، "وے وسوت" "ارکساورنی"، "برہماورَن" بھدریش "دکھشساورن"، رَوچیہ اور بھوتیہ (آتے ہیں)

شلوک نمبر ...... 593 تا 595

اے برہمن، دیوتاؤں کے چودہ سردار ہیں: وِشو بھک، وپاشچت، سُچتّی، ندھی، منوجوا، تیجسوی، وادی، ابھوتا، شانتی، شاندار دیوتا، ورسا، رِتُو دھاما جو دیوتاؤں کا دیوتا ہے، شُچی اور شُکل ان کی پوجا کرنی چاہیئے۔ اے برہمنوں میں اعلیٰ رتبہ رکھنے والے، یگوں (مختلف اَدوار) کی بھی پُوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 596,597

پانچ سموتسر، دو "اَین" چھ موسم اور باراں مہینوں کی پوجا کرنی چاہیئے۔ دو پکھواڑوں اور پندرہ تاریخوں (روز) کی بھی پوجا ہونی چاہیئے۔ گرن، مہورت اور راشیوں کو بھی الگ طور پوجا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 598 تا 600

مریچی، عطری، انگرا، پُلستہ، پلہا، کرتو، بھرگو، سنت کمار، سنک، سناتن، دھرم، وشِشٹ، کام، ارتھ، "ہتاشنا"، وسو، رُدر، مختلف عالموں کے محافظ جو "لوکا لوک" پہاڑ پر رہتے ہیں اور مختلف اطراف کے محافظ جیسے سدھاما، شنکھ پاد، کیتُومان، اور "ہرنیاروم" کی بھی پوجا ہونی چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 601 تا 605

اے برہمنوں میں اُتم (سب سے اچھے) شنکر وغیرہ کی پوجا کے علاوہ دکھش کی لڑکیوں...... ستی، کھیاتی، سمرتی، سواہا، انسویا، پریتی، کھیما، سمبھوتی، سناتی، ارندھتی، کیرتی، ماتی، بُدھی، لجا، وسو، شانتی، پُشٹی، سِدھی، رتی، وسودھاشی، لمبا، بھانو، مارُتوتی، سنگلپا، مہورتا، سادھیا، وشوا، ادتی، دتی،

کالا، دناتیو، سمہکا، منی، کدرو، کرودھا، اِرا، پروا، وِنتا، سُربھی، کھشا، بھرشاشو، سُپربھا، جیا و کاشیپ[1]۔

شلوک نمبر 606

بہو پُتر اور اُس کی دو بیویوں کی پوجا کی جانی چاہیئے۔ ارشٹ نیمن اور اس کی چار بیویوں کو بھی پوجنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 607

ردھی، وردھی، ندرا، دھنیش، اور نند کبیر کی پوجا ہو۔ سنکھ اور پدم خزانوں کی پوجا اور اِسی طرح بھدرکالی اور سرسُوتی کی بھی پوجا کی جائے۔

شلوک نمبر 608

ویدوں، اُپ ویدوں، گیان کی سبھی جگہوں، ناگوں، یکھشوں پشاچوں، گرڑ اور ارُن کی بھی پوجا کریں۔

شلوک نمبر 609

براعظموں میں سے جمبو، شاک، کُش، کرونچ، شالملی، گومید اور پُشکر کی الگ الگ پوجا کریں۔

شلوک نمبر 610

نمکیلے پانی کے سمندر، دودھ، مکھن، دہی، شراب، گنے کا رس اور میٹھے پانی کی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 611,612 (الف)

متبرک شمال کے کورُو، رمیا، ہیرنوت، بھدرآشو، کیتومالا،

1 نوٹ شلوک نمبر ۶۰۴ میں کاشیپ کا نام بھی ہے جو انگریزی ترجمے میں موجود نہیں ہے۔ (ا، د، م)

الاوزت، ''رکم پُرش'' اور بھارت ورش کی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 612 تا 615

بھارت کے نوُ حصّے یعنی اندر دُیمن، کشیرومان، تامر ورن، گھبستمان، ناگ دیپ، سومیہ، گندھرو، ورُن اور مانو دیپ' جس کے چاروں اور سمندر ہے، کی پوجا کی جانی چاہیئے۔چار سمندروں اور سات پاتالوں یعنی رُکم بھوم شِلا بھوم، نیل مرِتک۔ رکت بھوم، پیت بھوم شویتا، اور کرش کھتی کی بھی پوجا ہونی چاہیئے۔

شلوک نمبر 616,617

برہمنوں میں اونچا مقام رکھنے والے! ''کالا گنہ رُدر'' شیش ناگ، دراہ، ہری، اور بھو، بھوا، سور، مہا، جن، تپ اور ستیہ نام کے عالموں کی پوجا ہونی چاہیئے۔ اور اسی طرح بھومی، پانی، اگنی (آگ) ہوا اور خلا کو بھی پوجنا چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 618 تا 620

عقل و دانش، رُوح اور نہ دکھائی دینے والے پُرش کی پوجا اور ہم وان،، ہیم کوٹ، نشادھ کے علاوہ اِن پہاڑوں یعنی نیل، شویت، شرنگوان، میرُو، مالیہ وان اور گندھ مارن کی پوجا کی جانی چاہیئے۔ بڑے پہاڑ یعنی ''مانسوتر'' کی پوجا ہو۔ اور ایسے ہی مہندر، مالے، ساہیہ، شکتیمان، رِکھشوان، وِندیا، پارِیاترا اور پہاڑوں میں سب سے اچھے پہاڑ کیلاش کو پوجنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 621,622

اے عزت بخشنے والے، سات دریاؤں یعنی بھاگیرتھی، پاوَنی، ہلادِنی، ہرادِنی، سیتا، ونکھشو اور سندھ کی پوجا کرنی چاہیئے۔ سُپربھا، کانچنا کھشی (سونے کی آنکھ والی) وِشالا، مانسا ہردا، سرسوتی، اوگھناو، اور سمیرُو، جس کا پانی شفاف ہے کو بھی پوجنا چاہیے۔

شلوک نمبر 623,624

متبرک مقامات جیسے کہ پُشکر، اور ندیاں (دریا) جیسے کہ وِتستا وغیرہ کی پوجا ہو۔ شچی، ونسپتی، گوری، خوبصورت شکل والی دُھرونا، سِنی ولی، (کُوہُو)، راکا اور متبرک "انومتی" اور اسی طرح آیتی، نیتی، پرگیا، متی، ویلا اور دھارنی کی بھی پُوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 625

دو دیوتاؤں یعنی دَھاتا اور وِدھاتا اور سات چھندوں (بحروں) وَایراوَن، سُربھی اور اچیشروس" کی بھی پوجا ہونی چاہیئے۔

شلوک نمبر 626

دھنونتری، دھرُو اور ہتھیاروں کی بھی پُوجا ہونی چاہیئے۔ اِسی طرح کُمار وِنایک اور وِنایکوں کو بھی پُوجا جائے۔

شلوک نمبر 627

شاکھا، وِشاکھا، سکندا، نے گمیش، ہوا کے دیوتا اور بخار...... بیماریوں کا دیوتا، کی بھی پوجا ہو۔

شلوک نمبر
628 ......

"والا کھلے" رشیوں اور کشپ، اگستیہ ونارُد کی پُوجا کے علاوہ متبرک اَپسراؤں (حوروں) اور اُن دیوتاؤں کی جو سوم رَس پیتے ہیں کی بھی پُوجا ہو۔

شلوک نمبر
629 ......

آدتیہ، وسُو، رُدروں، وَیشودیوں، اشونیو، بھرگو سادھیہ اور بے حد طاقتور مارتوں کی بھی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر
630 ......

بارہ شمسوں (سُورجوں) یعنی دھاتا، مِتر، اریما، پوش، شکر، انشا، ورُن، بھگ، توشٹ، وِدسوان، سَوِتا اور وِشنو کی پُوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر
631 ......

دَھارا، دُھرو، بھوج، آپا، انِل، انَل، پرتیوش، اور پربھاس، آٹھ وَسُو بتائے گئے ہیں۔

شلوک نمبر
632,633 ......

انگارک، سوریہ، نِسرتی، گھوش، اَجیک پاد، اہربُندھن، دُھوم کیتو، دھوج، واہن، ایشور، مرتیو، کپالی، اور کنگن، یہ گیارہ رُدر عالموں کے سردار جاننے چاہئیں۔

شلوک نمبر
634 ......

کرتو دکھش وسو ستیہ کال کام دھنی کُروواک اور دنج یہ

دس چمکنے والے وِشوے (دیو) کہلاتے ہیں۔

شلوک نمبر 635,636

اے بولنے والوں (مقرّر) میں بہترین رُتبہ رکھنے والے، ناستیہ اور دسّر، بحثیت اشون جانے جائیں۔ بھون، بھانو، سجّیہ، تیاجیہ، سُوا، موردھا، دکھش، دیا، بندھوک، پرسو، اور ویاوا، بارہ بھرگو مانے جاتے ہیں۔

شلوک نمبر ...... 638, 637(الف)

آتما، آیو، من، دکش، مد، پران، ہوشمان، گوشٹھ، رِت اور ستیہ یہ دس کافی طاقتور دیوتا اَنگرا کے بیٹے ہیں۔

شلوک نمبر ...... 638(ب)، 639

مَن، مَد، پران، نر طاقتور پال، دِتی، ہے، نَے، ہنس، ناراین، وِبھو اور پربھو، ان کو بارہ سادھیہ بتلایا گیا ہے۔

شلوک نمبر ......640 تا 645

یہ اُنچاس (۴۹) یعنی ایک جیوتی، دویہ جوتی، ترجوتی، ایک چکر، دو چکر، بے حد طاقتور ترچکر، رِت جت، ستیہ جت، سشین، سیناجت، اگنی متر، اِرِمتر، پربھو متر، اپراجت، رِت، رِت وان، دھرتا، ندھرتا، ورُن، دھرو، وِدھارن، بے حد طاقتور ''دیودیو''، اَدرِکھش، اہادرک، امتاشا، کرتن، پرسکرد، دکھش کافی نامور سمر، دھاتا، اگر، دھنو، بھیم، ابھِ یگت، سدابسہہ، دُیتی، وسورتھ، ادرشیہ، وام، کام جے، وِراٹ مارت کہلاتے ہیں۔

شلوک نمبر 646,647

کاریگری کے موجد وشوکرما کو بھی پُوجا جانا چاہیئے۔ اے برہمن! ان میں سے یعنی ہتھیار، گاڑی چھاتا، آسن (بیٹھنے کی جگہ) نشان (علامت) کی عطریات، پھول مالاؤں رنگوں، چراغوں کی بھینٹ خوشبودار چیزوں اور کھانے کی اشیاء سے الگ الگ پُوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر ......649,648(الف)

ان سب کی پُوجا کرنے کے بعد ایک آدمی کو خاص طور سے سیارے، ناگ اور مہینہ' جو سال کی صدارت کے حامل ہیں اور علاوہ ازیں جو آئندہ سال کے سیارے اور دِن و ماہ کے اَدھکاری (مالک) ہیں، اِن کی بھی پوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر ......649(ب)،650

دانا لوگ سیارے اور مہینے کے بارے میں جیوتشی (نجومی) سے واقفیت حاصل کریں گے۔ ماہ، سال اور مہینے کے بارے میں بھی جیوتشی سے جانکاری حاصل کرنی چاہیئے۔ اِن کی پُوجا بھر پور کھانے اور پھولوں کے ڈھیروں سے کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 651

''ناگ برس'' کے دن کے بارے میں ''پھل وید'' سے جان کر اُس دن کی ٹھوس کھانے اور کھانے کی دیگر چیزوں سے پوُجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 652

پھر ''اومکار'' کے جَپ سے سبھی سے متعلق بالترتیب ڈھنگ، سے صاف کیئے گئے مکھن، بِنا چھلکا اُتارے جَو اور تِل سے یگیہ (ہوَن) کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 653

سبھی سیاروں سے متعلق الگ الگ دَکھشنا (کام کی نقد فیس) برہمنوں کو دی جانی چاہیئے۔ اس کے بعد برہمنوں، دوستوں، شادی سے متعلق رِشتہ داروں اور دیگر سمبندھیوں (آشنا) کو کھانا کِھلانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 654

خاص کھانے کِھلاکر ایک بڑا تیوہار منایا جانا چاہیئے۔ اے برہمنوں میں اعلیٰ رُتبہ رکھنے والے! برہمن جوتشیوں کی بھی پُوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 655

بہترین برہمن جو علمِ فلکیات اور جوتِش سے واقف ہوں اور جو تواریخ جانتے ہوں، ان کی نقدی' ڈھیروں اناج اور کپڑوں سے عزّت افزائی کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 656

اے برہمن! جو پُورانوں اور رَزم ناموں (راماین مہابھارت وغیرہ) کا گاین جانتے ہوں اور دَکھشنا (فیس) کے خواہشمند ہوں، اُن کی بھی پُوجا کی جانی چاہیئے۔ اپنے آپ کو پھولوں، زیورات اور عطریات سے سجانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 657

اِسے ہی ''مہاشانتی'' کہتے ہیں جو سبھی پاپوں کا ناش (خاتمہ) کرتی ہے، سبھی برائیوں کو شانت کرتی ہے۔ کالی کے خوفناک سپنوں کا خاتمہ کرتی ہے۔ لمبی عمر اور خوشحالی دیتی ہے، دولت اور ترقّی میں اضافہ کرتی ہے بیماریوں اور دشمنوں کو تباہ کرتی ہے، حکومت اور ملک کو ترقی دیتی ہے، نیک شگُن والی، متبّرک اور دونوں عالموں میں خوشی دینے والی ہے۔

شلوک نمبر 660

اے برہمنوں میں اعلیٰ رتبہ رکھنے والے، اُوپر جن سب کا ذکر میں نے آپ کے سامنے کیا ہے۔ ماہ چیت کے شروع میں برہما کے گھر چلے جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 661

ہمیشہ گناہوں سے پاک اے برہمن! برہما کی سبھا (محفل) اپنی مرضی سے مختلف صورتیں اختیار کرتی ہے۔ اِس کے باوجود اُس کی ہمیشہ رہنے والی خاص شکل دِلکش اور ناقابلِ بیان ہے۔

شلوک نمبر 662

اُس سبھا میں، جن دیوتاؤں کا اوپر ذکر ہوا ہے وہ اس برہما کو جو ناقابلِ بیان اور دُنیاوی زنجیروں سے آزاد ہے، نمسکار کرتے ہیں۔ سیوا (خدمت) کرتے ہیں اور اس کے گُن گاتے ہیں۔

شلوک نمبر 663

"وِشوا وسو" شاشتی، دوگندھرو، ہاہا اور ہوہو اور دیگر جن کی رہنمائی نارد کرتے ہیں جگت گورو (برہما) کے گن گاتے ہیں۔

شلوک نمبر 664,665

ہزاروں پاک سندریاں (خوبصورت عورتیں) خاص طور پر اروشی، مینکا، رمبھا، مشرکیشی، المبوسا، وشواچی، گھرتاچی، پنچکولا، تلوتما، سانومتی، امُلا، وندا اور دوسری (جوان عورتیں) دیوتاؤں کے راجا کے پاس ناچتی ہیں۔

شلوک نمبر 666

تب سبھی دیوتاؤں کی سبھا میں برہماجی، انسانی سال کے محافظوں کے طور پر سیاروں وغیرہ کو مقرر کرتے ہیں۔

شلوک نمبر 667

اے برہمنوں میں اعلیٰ درجہ رکھنے والے! دنیا کو قائم رکھنے والے (برہما) کی پوجا کرنے کے بعد خوش ہو کر اور شکھتی (طاقت) حاصل کر کے دیوتا اپنی اپنی مخصوص جگہوں کو چلے جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 668

اے برہمنوں میں عظیم! ماہ چیت کے چاند والے پکھواڑے کے پانچویں روز "شری" کی پوجا کی جانی چاہیئے۔ اسے "شری پنچمی" کہتے ہیں۔

شلوک نمبر 669,670

اے برہمنوں میں تعظیم پانے والے! پانچواں دن بہ ہر صورت

پُوجا کا مستحق ہے اور خاص طور پر چیت کے مہینے کا۔ جو ہر ماہ کے پانچویں روز لکھشمی کی پُوجا کرتا ہے وہ زندگی بھر اُس سے الگ نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اسے وِشنو لوک (عالَم) میں جگہ مل جاتی ہے۔

شلوک نمبر 671,672

سکند کی خوشبودار ہاروں (مالاؤں)، عطریات، زیورات، کپڑوں، مرغے، گھنٹی، بکری، کھلونے اور بھینٹ چڑھائے جانے والے عمدہ کھانوں سے پُوجا ہونی چاہیئے۔

شلوک نمبر 673

چیت مہینے کا چھٹا دن لازمی طور اور دیگر اپنی مرضی کے مطابق منانے چاہئیں۔ اُس کے گھر میں جو یہ دن مناتا ہے، بچّے صحت مند رہتے ہیں۔

شلوک نمبر 674

اِسی ماہ کے نوّیں روز، صاف و پاک آدمی، فاقہ رکھ کر، کافی پھولوں، خوشبودار دُھوپ اور اَناجوں سے بھدرکالی کی پوجا کرے۔

شلوک نمبر 675

بھدرکالی جو دیوتاؤں پر حکمران ہے ہر نوّمی (نوّیں روز) کو اِس کی پوجا کرنی چاہیئے۔ لیکن جو آدمی اُس ماہ (چیت) کے نویں روز اُسے پوجتا ہے اُسے ہر کام میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 676,677

اے برہمنوں میں سب سے اچھے! چیت مہینے کے چاند والے پکھواڑے کے گیارہویں روز، پھولوں، زیورات، خوشبودار چیزوں، مختلف سبزیوں، کئی طرح کی خوشبو دینے والی اشیاء، یگیہ اور برہمنوں کے ذریعے گھر کے دیوتا کی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 678

چیت مہینے کے چاند والے پکھواڑے کے بارہویں روز، فاقہ رکھنے کے بعد باضابطہ طور پر واسدیو کی پوجا ہونی چاہیئے۔

شلوک نمبر 679

چیت ماہ کے چاند والے پکھواڑے کے تیرہویں روز کام دیو کی تصویر کسی کپڑے پر بنا کر مختلف قسم کے ہاروں اور ایک دوسرے سے نہ ملتی خوشبودار چیزوں سے، اُس کی پوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 680

اپنے آپ کو خوب سجا کر گھر کی عورتوں کی پوجا کی جانی چاہیئے۔ اے برہمن یہ (تیراھواں دن) لازمی طور پر منایا جانا چاہیئے۔ دیگر دن کوئی منائے یا نہ منائے۔

شلوک نمبر 681,682

اے کشپ' کل کی اولاد اور برہمنوں میں سب سے اچھے! بارہویں روز ایک ٹھنڈے پانی کا گھڑا جو پھولوں اور پتوں سے سجایا گیا

ہو، کام دیو کے سامنے رکھا جانا چاہئے اور ایک خاوند کو سورج چڑھنے سے پہلے خود اپنی بیوی کو گھڑے کے پانی سے نہانا چاہئے۔

شلوک نمبر 683

برہمنوں میں اونچے درجے کے مالک، چیت مہینے کے چاند والے پکھواڑے کے پندرہویں دن نِکُمبھ، پشاچوں کے ساتھ ریت کے سمندر (صحرائے گوبی) میں لڑنے کے لئے چلا جاتا ہے۔

شلوک نمبر 684

اس لئے ہر گھر میں کوشش کر کے ان سبھی پشاچوں کی پوجا دوپہر کو کی جانی چاہئے۔ اس کا طریقہ مجھ سے جان لو۔

شلوک نمبر 685,686

مٹی، پتوں وغیرہ سے پشاچ کی شبیہہ بنا کر، اس کی عطریات، پھول مالاؤں، کپڑوں، زیورات کے کھانے کی چیزوں، جیسے مٹھائیاں، ٹکیاں، گوشت، مشروبات، مختلف قسم کے ہتھیاروں، چھاتا، جوتے اور سوئی سے پُوجا کی جانی چاہئے۔

شلوک نمبر ...... 688,687(الف)

لوگوں کے اُسے سوکھے کھانے کے دو ٹوکرے اور وہ کھانے جو کافی دیر تک ٹھیک رہیں، پیش کرنے چاہئیں۔ گانا بجانا جاری رکھنا چاہئے اور آنندھ اور تنتری سازوں کو بجایا جانا چاہئے۔

شلوک نمبر ...... 688(ب)، 689

اُس کی پُوجا دوپہر کو کرنے کے بعد دانا لوگوں کو اپنی مالی اِستعداد کے مطابق پہلے ہی کی طرح چاند چڑھنے پر پُوجا کرنی چاہیئے۔ تب ان برہمنوں کو جنہوں نے آشیرواد (دعائے خیر) انجام دیا ہو، رخصت کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 690

جب اُسے روانہ کیا جا رہا ہو تو تنترؔی کا ساز بجایا جانا چاہیئے۔ اے کشپ خاندان کی اولاد، دوسرے روز بھی اُس کی روانگی منائی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 691,692

نزدیکی پہاڑی پر چڑھنا چاہیئے اور گھر واپس آ کر اِس تیوہار کو گانے اور ساز بجانے سے منایا جانا چاہیئے۔ دوستوں کے ساتھ خاص کھانے کھائے جانے چاہئیں۔

شلوک نمبر 693

اِراؔ نام کی ایک اَپسرا (حسینہ) جسے وِشواوسوؔ نے ملازم رکھا تھا، کو اِس سے قبل "شنکر" نے شاپ دیا تھا اور اُسے دیوتاؤں کی سبھا سے خارج کر دیا گیا تھا۔

شلوک نمبر 694

اُسے پہاڑوں میں بہترین پہاڑ، ہماوتؔ پر ایک پودے کا رُوپ حاصل ہوا تھا۔ نِکمبھؔ کے چلے جانے کے بعد اُس کا جسم مختلف صورتوں میں بٹ جاتا ہے۔

شلوک نمبر 695,696

جب اِرا دیوی پھولوں سے سج جاتی ہے، تو دانا آدمیوں کو خوشبو دار چیزیں مَل کر اچھے دِل سے، اور پورا دھیان رکھ کر، اپنی بیوی، بال بچوں سمیت اِرا باغ میں جانا چاہیئے اور دوسرے پھولوں سے دیوی کی پُوجا کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 697

اُسے طرح طرح کے کھانے اور طاقتی چیزیں مع مٹی کے چراغ وہاں بھینٹ چڑھانے چاہئیں۔

شلوک نمبر 698

اُس کے بعد برہمنوں، بیوی، دوستوں اور رشتہ داروں کی ''اِرا پھولوں'' سے عزت افزائی کی جانی چاہیئے۔ لال دھاگے سے ''اِرا پھولوں'' کو ایک ساتھ پرونا چاہیئے۔

شلوک نمبر 699

وہ ''پروئے پھول'' خود پہننے چاہئیں اور خاص طور پر عورتوں کو پیش کیئے جانے چاہئیں۔ صوتی اور سازیہ موسیقی سُنی جانی چاہیئے اور ناٹک (ڈرامہ) دیکھے جانے چاہئیں۔

شلوک نمبر 700

اِرا پھول والے خاص مشروبات پیئے جانے چاہئیں۔ اِرا پھول دیوتاؤں کو پیش کرنے چاہئیں۔ اِس طرح دیوتا خوش ہو جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 701

اس شخص سے جو اچھی طرح دھیان لگا کر کیشو کو ایک ہزار اِرا پھول پیش کرتا ہے، دیوتاؤں کا سردار خوش ہوتا ہے اور اُسے جنّت نصیب ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 702

رُدر، برہما، چاند، سورج، شُبھا، گریشنی اور دُرگا کی اِرا پھولوں سے پوجا کی جانی چاہیئے۔ سبھی دیوتا (اِرا پھولوں کی بھینٹ سے) خوش ہوتے ہیں۔

شلوک نمبر 703

''اِرا پھول'' ناگوں کا پسندیدہ پھول ہے اور خصوصاً میرا۔

شلوک نمبر 704

میں اُس سے بے حد خوش ہوں جو اِرا باغ میں اِرا پھولوں سے مجھے پُوجتا ہے۔

شلوک نمبر 705

بیساکھ ماہ کے چاند والے پکھواڑے کے تیسرے روز جَو سے ہَون کرنا چاہیئے اور برہمنوں کو جَو دیا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 706

اس روز وِشنو کی پوجا جَو سے کی جانی چاہیئے اور جَو کھانا بھی چاہیئے۔ اے کشپ خاندان کی اولاد! اس دن گنگا کی پوجا کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 707

دیوتاؤں کا جاپ، یگیہ، خاص کر شرادھ، عبادت، نہانا وغیرہ یہ

سب اس روز ضائع نہیں ہوتے۔ اس روز دی ہوئی تھوڑی سی خیرات بھی دائمی رہتی ہے۔

شلوک نمبر 708

دُوسرے روز فاقہ رکھ کر، تیسرے روز یہ مذہبی رسومات دریائے سِندھ کے کنارہ پر باضابطگی کے ساتھ عمل میں لائے جانے چاہئیں۔

شلوک نمبر ...... 709، 710 (الف)

ہے برہمن! کل جُگ کے اٹھائیسویں برس، بیساکھ کے مہینے میں جب پُشیہ اور چاند ایک ساتھ ہوتے ہیں، دنیا کا مالک وِشنو دیوتا، گورُو کے رُوپ میں بُدھ نام سے پیدا ہوگا۔

شلوک نمبر ...... 710 (ب) تا 712

چاند کے پکھواڑے میں اور اُس سے آگے اُس کی پوجا کیسے کی جانی چاہیئے، سُنو! بُدھ کی مورتی کو، اوشدھیوں (اَدویات) جواہرات عطریات سے پانی کو پوِتر (پاک) کر کے، شاکیوں کے وچنوں (کہاوتوں) سے نہانا چاہیئے۔ شاکیوں کے مسکنوں (وِہاروں) کی احتیاط سے سفیدی کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 713

جگہ جگہ چیتیوں (بودھ دیوتاؤں کے مسکن) میں تصاویر لگانی چاہئیں۔ اداکاروں اور رقاصوں کے جھنڈوں کے ساتھ یہ تیوہار منانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 714

شاکیوں کی چیورا (بودھ بھکشو کی پوشاک) کھانے اور کتابوں سے عزت افزائی کرنی چاہیئے۔ یہ سب کچھ ماہ ماگھ کے آنے تک کیا جانے چاہیئے۔

شلوک نمبر 715

اے برہمن! تین دن تک بھینٹ چڑھائی جانے والی کھانے کی چیزیں بنانی چاہئیں۔ پھولوں، کپڑوں وغیرہ سے پُوجا اور غریبوں کو خیرات۔ (تین روز تک جاری رہے)

شلوک نمبر 716

اے برہمنوں میں اعلیٰ مقام رکھنے والے، بیساکھ کے چاند کے پکھواڑے کی پُونم کو تِل سے برہمنوں کی پوجا کی جانی چاہیئے۔ نہانا، یگیہ اور آخری رسومات تِل سے عمل میں لانے چاہئیں۔

شلوک نمبر 717,718

پیسہ (دھن) بطورِ تحفہ دیا جائے اور مندروں کے لئے مٹی کے چراغ دئے جائیں۔ برہمنوں کو تِل کی بھینٹ دینی چاہے اور تِل کھانا بھی چاہیئے۔

شلوک نمبر 719

اے برہمنوں میں اونچا درجہ رکھنے والے! ماگھ مہینے کے اندھیرے پکھواڑے کے گیارہویں روز فاقہ رکھنا چاہیئے اور بارہویں روز وہی کچھ کرنا چاہیئے جو میں نے بیساکھ کے سلسلے میں تجویز کیا ہے۔

شلوک نمبر 720

بیساکھ کی پونم کو سات یا پانچ برہمنوں کی پوجا، کالے یا دوسرے تِل کو شہد میں ملا کر کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 721

زندگی بھر جو بھی کوئی گناہ کیا گیا ہو وہ اُسی لمحے نَشٹ (تباہ) ہو جاتا ہے۔ جونہی (یہ خیال) کہ دھرم راج خوش رہیں دِل میں آتا ہے۔

شلوک نمبر 722

اس کے بعد جَو دوائی کی بوٹیوں کا راجا ہے، پک جاتا ہے۔ دیوتاؤں اورسپتروں (والدین وغیرہ) کی پوجا جَو کے اناج سے کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 723

تب خوشبودار چیزیں مل کر نئے کپڑے اور پھول مالا پہن کر، برہمنوں اور موسیقی کے سازوں کی آوازوں کے بیچ جَو کا کھانا موزوں طریقے سے کھانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 724,725

اے برہمنوں کے سردار! ماہ جیٹھ کے چاند والے پکھواڑے کی پُونَم کے بعد آٹھویں روز وِنایک (گنیش) اور اُس کے گنوں کی، ڈھیر ساری مٹھائیوں، میٹھے صوتی اور سازوں کی موسیقی اور برہمنوں کو خوش کر کے پُوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 726

یاوِنایک (گنیش) کی پوجا سبھی آٹھ دن کی جانی چاہیئے۔ فاقہ رکھ کر اُس کی پُوجا کرنے سے ایک شخص ہر ہاتھ میں لئے گئے کام میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔

شلوک نمبر 727,728

اے برہمنوں میں سب سے اچھے، جب ہاڑ کے مہینے میں سواتیؔ نکھشترؔ آئے تب ہُوا کے دیوتا کی پوُجا عطریات، پھولوں کے ہاروں، دوُدھ میں پکائے گئے کافی چاول، زمین پر سُکھائے گئے اَناجوں، قسم قسم کے پھولوں اور پہلے کھلنے والے گُلوں سے کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 729

اے برہمن! ماہ ہار کے چاند والے پکھواڑے کے اختتام پر دیوتا (مارُت) کو نیند کی طرف راغب کرنے کی خاطر پانچ دن کے لئے صوتیہ اور سازیہ موسیقی کے ساتھ ایک تیوہار کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 730

گیارہویں اور چودہویں دن ''دھن ہوترؔ'' کا اہتمام کرنا چاہیئے اور دو راتوں کے لئے رَت جگا کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 731,732

بارہویں اور پندرہویں دن برہمنوں اور ''ستوتوںؔ'' کی پوجا کی جانی چاہیئے۔ تیرہویں روز ناٹکوں کے کھیل کے لئے مناسب طور تحفے

دئے جانئے چاہئیں۔ اپنی مالی اِستعداد کے مطابق اُن کو پیسہ دیا جانا چاہئے جو سٹیج کے ذریعے اپنی روزی کماتے ہوں۔

شلوک نمبر 733

اُونچا دِل رکھنے والوں کو ان وحشی قربانیوں سے کیا کام، جن کے ذریعے کیشو کی پوجا نیند لانے اور جاگنے کے لئے کی گئی ہو۔

شلوک نمبر 734

جب ماہ ہار کے آخر پر "ویشو دیو" نکھشتر کا مَیل ہو تو پڑھے عالموں کو دیوتاؤں کی اُسی طرح پوجا کرنی چاہئے۔ جیسے ہَوا کے دیوتا کے بارے میں تجویز کی گئی ہے۔

شلوک نمبر 735,736

"دکھشناین" (جب سورج جنوب کی طرف بڑھے) کے موقعے پر برہمنوں کو، زمین پر سُکھائے گئے اناج جو دودھ کے ساتھ ملائے گئے ہوں، برف کھانڈ، ہری سبزیاں، چھاتا، جوتے، پھول مالائیں اور ٹھنڈے پانی سے بھرے برتن دینے چاہئیں۔

شلوک نمبر 737,738

اے برہمن، کشپ...... جو اس ملک کی بنیاد ڈالنے والا ہے، کی پوجا ماہ ہار کی پُونم کے............ بعد روہنی نکھشتر کے نمودار ہونے پر، عطریات، پھولوں کے ہار، کھانے کی بھینٹ اور برہمنوں کی عزت افزائی سے ہونی چاہئے۔ اِس روز "روہنی گایوں" اور ان کے بچھڑوں کی بھی پوجا

ہونی چاہئے۔
شلوک نمبر 739

شراوَنی کے نمودار ہونے پر وِتستا اور سندھ کے سنگم پر نہانا چاہئے اور کمان ہاتھوں میں رکھنے والے، (وِشنو) جو دیوتاؤں کا دیوتا ہے، کی پوجا کرنی چاہئے۔
شلوک نمبر 740

برہمنوں کو کلیان کاری (بھلائی) کے منتروں کا پاٹھ پڑھانے کے لئے بُلا کر، خوشی حاصل کرنے کے لئے کھیلنا چاہئے اور خاص طور بنے کھانے ضرور کھانے چاہئیں۔
شلوک نمبر 741

اِس راز سام وید کا گاین سننا چاہئے اور غیر شادی شدہ لڑکیوں کو خصوصی طور پر پانی میں کھیلنا چاہئے۔
شلوک نمبر 742

اُس وقت جب چاند شرون نکھشتر سے مِلا ہو، نہانے سے ہر جگہ اور ہر وقت خوشحالی حاصل ہوتی ہے۔
شلوک نمبر 743,744

اے برہمن! دیوتا مدو سودھن نے زمین پر (پاپوں کا) بوجھ کم کرنے کے لئے ساون پُونم کے بعد اندھیرے پکھواڑے کی آٹھ تاریخ کو اٹھائیسویں "دوا پریُگ" میں عالم انسانی میں جنم لیا ہے۔ اے برہمنوں

میں اعلیٰ رتبہ رکھنے والے، ایسا ہم نے سُنا ہے۔

شلوک نمبر 745

اُس عرصہ سے آگے دیوتاؤں کے دیوتا اور دیوی کی باضابطہ طور اُس روز پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 746,747

برہمنوں میں اونچا رتبہ رکھنے والے! اُس روز دیوکی اور یشودا کی عطریات، پھول مالاؤں، گندم اور جَو سے بنے کھانے، دُودھ مِلا کر بنائے گئے کھانے اور مختلف قسم کے پھولوں سے پُوجا ہونی چاہیئے۔ اِس طرح پُوجا کرنے کے بعد رات کو ایک بڑے تیوہار کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 748,749

صبح سورج چڑھنے سے پہلے صیفؔ پھولوں سے رنگے کپڑوں کی پوشاک پہن کر، عورتوں کو سبھی مورتیاں، دِلکش صوتی اور سازیہ موسیقی کی آوازوں کے بیچ اُٹھا کر کسی خوبصورت متّرک دریا یا تنہا جھیل کے کنارے پر لے جانی چاہیئیں۔

شلوک نمبر 750

جَو سے بنائی گئی کھانے کی چیزوں کے ساتھ گنے، کالی مرچ، اور صاف مکھن (گھی) سے تیار کی گئی چیزیں اُس روز کھانی چاہیئیں۔

شلوک نمبر 751

پھر اندھیرے پکھواڑے کے ساتھ جب "بِترّ" نکھشتر آئے تو

اِس دنیا سے رحلت کر گئے بزرگوں کے لئے پانی کا ترپَن (ہاتھ سے نام لے کر پانی دینے کی رسم) اور شرادھ کرنا چاہیے۔

شلوک نمبر 752,753

"سُہاشتؔ" "برہشدآ"، اگنش وات، کرویادؔ، لپھوتؔ، اجپا اور سُکالن، ان سبھی پتروں (گزرے ہوئے بُزرگ) کی کھانے کی خاصی مقدار، خوشبودار دُھوپ اور پھولوں سے پُوجا کی جانی چاہیے۔ اے برہمنوں میں اُونچا درجہ رکھنے والے! اس روز کوشش کر کے تِل سے شرادھ کرنا چاہیے۔

شلوک نمبر 754

"پروشٹھ" مہینے کے چاند والے پکھواڑے کے ہر روز مہیندرؔ اور دیوی سَتی کی پُوجا کی جانی چاہیے۔

شلوک نمبر 755

اے برہمنوں میں اُتم (سب سے اچھے)! راجاؤں کو جیوتشی کے کہنے کے مطابق، کپڑے پر (مہندرؔ وستیؔ) تصویر بنا کر اُس کی باضابطہ طور پر پوجا کرنی چاہیے۔

شلوک نمبر 756

گوالوں کو کھانے کی چیزوں، اناج، میوے، اوشدھیوں (ادویات) کی جڑوں، جواہرات، کپڑے اور خوشبودار دُھوپ سے برہمنوں کی پُوجا کرنی چاہیے۔

شلوک نمبر ...... 757 تا 759

مہندر کی پوجا اُس کے گنوں (بہادروں) ہتھیاروں اور سواری کے سمیت کی جانی چاہیئے۔ اے برہمن، اِندر کے پکھواڑے میں چاند پنچمی (پانچویں دن) کو میری (نیل کی) پوجا عطریات کی کافی مقدار، خوشبودار دھوپ، اناج، پھول کے ہاروں اور کپڑوں کے تحفوں، یگیہ ہوم، وغیرہ برہمنوں، ناٹک کھیلنے والوں کے لئے طرح طرح کے تحفوں اور زمین پر نقاشی سے کی جانی چاہیئے۔ مقامی ناگوں کی پوجا کا بھی اِسی دن اہتمام ہونا چاہیئے۔

شلوک نمبر 760

"اِندر پکھواڑے" کے بعد آنے والے پکھواڑے میں ہر روز خاص طور پر "شیامک" اَناج سے ماسوائے چودہویں تاریخ کی پوجا کا اہتمام ہونا چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 761(الف)

پکھواڑے کا چودہواں دِن اُن کے لئے تجویز کیا جاتا ہے جو ہتھیاروں سے مارے گئے ہوں۔

شلوک نمبر ...... 761، 762(ب)

کیشو کا کہنا ہے کہ "شرادھ" سارے پکھواڑے میں ماسوا پکھواڑے کا پہلا تیسرا حصہ یا آخری تیسرا حصہ، کیا جانا چاہیئے۔ بہرحال تیرہویں روز لازمی طور شرادھ (خیرات کی ایک رسم جو مُردوں کے لئے ہوتی ہے) کا اہتمام ہونا چاہیئے۔

شلوک نمبر 763,764

اے برہمنوں میں بڑا درجہ رکھنے والے، وہ شخص بھی جو دوسروں کی روٹی پر زندہ رہتا ہو، جس کے پاس کوئی پیسہ نہ ہو ور جو مزدوری کرتا ہو، اُسے بھی چاہیئے کہ کسی نہ کسی طرح تیرہویں دن ''شرادھ'' کا اہتمام کرے۔ اس بارے میں پتروں (جو بزرگ رحلت کر گئے ہوں) نے بھی شلوک میں کہا ہے:-

شلوک نمبر 765

کیا وہ ہمارے خاندان میں پیدا ہوا ہوگا؟ جو ہمیں ''ورش'' اور ''مگھ'' کی تیرہویں تاریخ پر شہد ملا کر دُودھ نہ دے۔

شلوک نمبر 766

اے برہمنوں میں بلند مقام رکھنے والے، دانا آدمیو ں کو ہمیشہ ''پروشٹھ پَد'' مہینے کے ''شرادھ'' والے پکھواڑے کے چوتھے روز ہمیشہ مختلف دِشاؤں (اطراف) کے سَرپَرستوں کی پُوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 767 تا 769

رات کو دُرگا مندر میں ہتھیاروں کی پوجا کی جانی چاہیئے۔ اے کشپ کی اولاد! صبح نہانے کے بعد اور اُوپر بیان کی گئی چیزوں کی پوجا کر کے آدمی کو کھانا چاہیئے اور جب سورج ڈوبنے والا ہو تو پرائشچت (کفارہ کی رسم) انجام دینا چاہیئے۔ اِس رسم کو جس کا نام ''نیراجنا'' ہے اُن لوگوں کو جاننا چاہیئے جو ''شالہوتر'' کا اہتمام کرتے ہیں اور اس جیوتش کو محفوظ

رکھنے والے ہیں جس کی وضاحت ''کلپ سُوتروں'' اور اتھر وید سے متعلق کتابوں میں کی گئی ہے۔ اِس کے بعد اُن لوگوں کی پوجا کی جانی چاہیئے جو اپنا گزارہ سٹیج کی اداکاری سے چلاتے ہیں۔

شلوک نمبر ...... 770 تا 774

اے برہمن جب ہزاروں کِرنوں والا سورج کنیا نکھشتر سے مِلے، تب فاقہ رکھ کر اگستیہ (رِشی) کی پوجا ہونی چاہیئے۔ یہ پوجا بھرے گھڑوں (پوجا کے گھڑوں) پیٹھے، جَو چاول، گھی، خوبصورت جٹی، پدما اور اتپل پھول، سفید چندن، گائے، بیل، کپڑے، سمندر کے جواہرات، چھاتا، جوتے، سوٹی، کھڑاؤں چاول کی خاص مقدار، جو دودھ میں پکائی گئی ہو، عمدہ میوے کئی طرح کے کھانے پھل، مُول (جڑیں) کھانے کی چیزیں، جن کی آہوتی آگ میں دی جائے۔ برہمنوں کو کھلانے اور پورے سال کے لئے ایک پھل نہ کھانے سے ہونی چاہیئے۔ اس طرح پر اگستیہ (رشی) کی پوجا کرنے کے بعد جیوتشی کی پوجا ہونی چاہیئے۔

شلوک نمبر 775

تب جیوتشی کے دکھانے کے مطابق اگستیہ رِشی کو دیکھنا چاہیئے۔ رِشی اگستیہ کو دیکھنے سے ایک شخص کو، چاہی گئی چیزیں مِل جاتی ہیں۔

شلوک نمبر 776

جب فصلیں پک جائیں تو جوتشی کے ذریعے بتائے چاند کے پکھواڑے کے کسی دن، دیوتاؤں، بزرگوں، پانی آگ اور برہمنوں کی پوجا

کرنی چاہئے۔

شلوک نمبر 777,778

برہمن اور جوتشی کی پوجا کے بعد نئے کپڑے پہن کر، اچھی طرح خوشبودار چیزیں مَل کر، اپنے کو خوب سجا کر پھول مالا پہن کر، مشرق کی طرف منہ کر کے، وید منتروں کے گاین سے ....

شلوک نمبر 779

بیچ میں برہما اور پھَن والے اننت کی تصویر بنا کر، اُن محافظوں کی تصاویر بنانی چاہئیں جو مختلف اَطراف کے لئے مقرر کیئے گے ہیں۔

شلوک نمبر 780

ان کی پوجا عطریات، پھولوں کے ہار، مَلہم، کپڑے، جواہرات، میوے، کھانوں اور آگ و برہمنوں کو تسکین دے کر کی جانی چاہئے۔

شلوک نمبر 781

میٹھا بھات، اور دیگر اَناجوں سے بنی چیزیں، برہمنوں، نوکروں اور رشتہ دَاروں کو دینی چاہئیں۔

شلوک نمبر 782,783

دانا لوگوں کو چاول شام کے وقت کھانے چاہئیں۔ دن میں نہیں، دن کو چاول میں دولت نہیں ہوتی اور رات کو دہی اور زمین سے نکالے سوکھے اناج میں بھی نہیں ہوتی، کو وِدار اور کپتھ میں (دولت) ہمیشہ ہی نہیں ہوتی۔

شلوک نمبر 784

اِس پکھواڑے کی پانچ تاریخ کو وُرن دیوتا (جل کا دیوتا) کی پُوجا ہونی چاہیئے۔ جیسے دیوی اوما کی پُوجا کی جاتی ہے ویسے ہی ''دھند'' کی بھی ہونی چاہیئے۔

شلوک نمبر 785

جو غیر شادی شدہ لڑکیاں ہوں، اُنہیں اُسی پکھواڑے کے چھٹے روز نہلانا چاہیئے اور ساتویں روز اُنہیں زیورات وغیرے سے سجانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 786,787

مَردوں کو اپنے آپ کو سجانا چاہیئے اور اِسی طرح عورتوں اور بچوں کو بھی خود ہی اپنی سجاوٹ کرنی چاہیئے۔ اُسی پکھواڑے کے آٹھویں روز جسم کو گیلے سِندُوری سفوف سے مَل کر انہیں خوشی حاصل کرنے کیلیئے ناچ اور سازیہ موسیقی کے بیچ کھیلنا چاہیئے۔ پھر نہانے کے بعد ''اشوکِا'' نام کی دیوی کو پوجنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 788

پھول، کھانے،عطریات، بستر، چوکی اور اُوپر اوڑھنے والی چادر بھینٹ کے طور پر دی جانی چاہیئے۔ کھانڈ مِلا کر کھانا کھایا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 789,790

جو خوشحالی چاہتا ہو، اُس روز اُسے عطریات، کھانا، مٹی کے چراغ پھولوں کے ہار، دہی، اناج یا کھانڈ یا صفؔ پھول اور نمک یا زعفران سرمہ اور کنگن سے اوما کی پوجا کرنی چاہیئے کسی باغ میں جو آبشاروں اور

، درختوں سے آراستہ ہو............

نوٹ: شلوک 789 اور 790 اصل مُسوّدے میں ادھورے ہیں۔

شلوک نمبر
...... 791,792

اے برہمنوں میں اونچا رکھنے والے درجے تب ایک شریف آدمی کو، جو پیٹو نہ ہو، سات دن تک وِتستا کے پانی میں دسویں تاریخ سے تین دِن پہلے اور تین دن بعد اور تیرہ تاریخ کو، جس دن وِتستا کا جنم دن ہو، نہانا چاہیئے۔

شلوک نمبر
...... 793,794

اے برہمن، ان سات دنوں میں، عطریات، پھولوں کے ہار، کھانے کی بھینٹ، مٹی کے خوبصورت چراغ، مختلف قسم کی جھنڈیوں، لال دھاگے، کنگن (کڑے) طرح طرح کے میوے، آگ اور برہمنوں کے تسکین سے، وِتستا کی پوجا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر
...... 795

وِتستا کے جنم دن کے بعد تین روز تک ڈرامے کے، اداکاروں وغیرہ کی عزت افزائی کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر
...... 796

بارہویں روز، جو وِتستا تیوہار میں پڑتا ہے، دانا لوگوں کو فاقہ رکھ کر ہری (وِشنو) کی پوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر
...... 797

ایسا کرنا مستقل طور تجویز کیا جاتا ہے۔ دیگر دن کوئی منائے یا نہ

منائے' اے برہمن! بارہواں دن بڑا سمجھا جاتا ہے اور ہمیشہ متبرک ہوتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 798 تا 800(الف)

بارہواں دن جو بدھ پچھتر پر آئے وہ بھی بڑا بتایا گیا ہے۔ مدھو سودن نے مجھے خود کہا ہے کہ بارہویں روز بھگوان کے نام کا جپ، نہانا، خیرات اور شرادھ وغیرہ انجام دینے سے بارہ گنا ہو جاتا ہے۔ اے برہمن، اگر بارہواں دن بُدھ اور شرون پچھتروں کے ساتھ آئے تو وہ دن یقینی طور پر بہت بڑا ہوتا ہے۔ اُس روز جو بھی (مذہبی) کام انجام دیا جائے وہ ہمیشہ کے لئے دائمی ہو جاتا ہے۔

شلوک نمبر ......800(ب) تا 802

ایک شخص کو وہی پُن (ثواب) حاصل ہوتا ہے جو "سنہتی" پر ملتا ہے۔ جب سورج گرہن ہو تو دو دریاؤں کے سنگم پر نہا کر اُس وقت خیرات میں جوتوں کا جوڑا، چھاتا (پوجا کا) گھڑا' کپڑوں کا جوڑ اور کھانا وغیرہ دیا جائے۔ اگر کوئی آدمی باقی بارہ روز بھی اِسی طرح منائے تو اسے "شویت دیپ" (متبرک جگہ) میں عزت افزائی حاصل ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 803

اگر وہی بارہواں دن "شرون" پچھتر کے ساتھ آئے تو چاہنے والے کو اِتنی دیر تک عالموں پر عبور حاصل ہوتا ہے جتنی دیر تک چودہ اِندر موجود ہیں۔

شلوک نمبر 804,805

اس روز وتستا (جہلم) اور سندھ کے سنگم سے کچھ مٹی نکالنے پر

ایک آدمی کو چاہیئے کہ آئندہ نہاتے وقت اُس مٹی کا استعمال کرے۔ اِس طرح نہانے سے ایک شخص کو وہی پُن (ثواب) حاصل ہوتا ہے جو خود سنگم پر نہانے سے ملتا ہے۔

شلوک نمبر 806

اُس دِن کے بعد چار اسُوج کو ہر طرح سے دیوتاؤں کی پوجا کرنی چاہیئے۔ یہ پوجا اُسی طریقے سے ہونی چاہیئے جیسے نویں روز کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

شلوک نمبر 807

ان خوش قسمت عورتوں کی، جن کے پتی (خاوند) زندہ ہیں اور جو اپنے خاوند سے عقیدت (وفادار) رکھتی ہوں، عزت افزائی ہونی چاہیئے۔ اِسی طرح بہنوں اور دیگر (قریبی رشتہ داروں) کی بھی۔

شلوک نمبر 808

جیسے اسوج کے مہینے میں جیٹھ اور ماگھ کے مہینے میں (ان عورتوں کی) عزت افزائی ہونی چاہیئے۔ اس طرح یہ چار روز کا مجموعہ بنتا ہے۔

شلوک نمبر 809

جب اسُوج کے مہینے میں چاند کے پکھواڑے میں، چاند اور "سواتی" نچھتر کا میل ہو تب "اُچشروس" کی پوجا دِل لگا کر کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 810

اے برہمن اگر (چاند اور سواتی نچھتر کا میل) نویں روز ہو، تب

گھوڑوں کی پوجا کی جانی چاہیۓ۔ اُن کی شانتی اور خوشحالی سے متعلق رسومات روز عمل میں لائے جائیں۔

شلوک نمبر 811

گھوڑوں کو باندھنے کے لئے دانا آدمیوں کو چاہیۓ کہ وہ پانچ رنگوں کی رسی سے، شالی، بھلاتکا، کُشٹھ، وچا اور سفید سرسوں ایک ساتھ پیس کے، استعمال میں لائے جائیں۔

شلوک نمبر 812

والیُو، ورُن، سُوریہ، شکر، وشنو، وشودیو اور اگنی سے متعلق منتروں سے آگ میں آہوتی (جلانے کی چیزیں جیسے جَو، شکر، گھی وغیرہ) دینی چاہیۓ۔

شلوک نمبر 813

گھوڑوں کو ان اشخاص کے ذریعے قابو کرنا چاہیۓ جن کے ہاتھوں میں ہتھیار ہو، لیکن روز ان پر سواری نہ کی جائے اور نہ ہی ان پر چوب کشی ہونی چاہیۓ۔

شلوک نمبر 814,815

جب چاند اور شاکر پچھتر کا میل ہو، تب بہترین ہاتھوں...... کُمُہ، اراوَن، پدم، پشپ دنت، وامن، سپرتیک، اَنجن، اور نیل کی پوجا ہونی چاہیۓ۔ انہیں نمسکار کرنے کے بعد ہاتھیوں کے ساتھ اسی طریقے پر عمل کرنا چاہیے جو گھوڑوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

شلوک نمبر ......816 تا 819 (الف)

تب آٹھویں روز دست کاروں کو فاقہ رکھ کر بھدرکالی کی پوجا قیمتی خوشبودار چیزوں، ہاروں، کپڑوں، چراغوں، جواہرت، کھانے کی چیزوں، میوہ جات، پھل مُول (جڑ) گوشت اور کئی طرح کی سبزیوں، آگ میں آہوتی (جلانے کی چیزیں) اور برہمنوں کو خوش کر کے، کرنی چاہیئے۔ بھدرکالی کی پوجا بیل پتوں، چندن، گھی، مختلف قسم کے مشروبات، اناج، زمین پر نقاشی، ناچ گانوں اور رَت جگے سے بھی کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 820 (ب) تا 822

نیک شگُن پر موسیقی کے ساز، زِرہ بکتر اور ہتھیار حاصل کر کے ایک شخص کو چاہیئے کہ خوشدلی سے دہی ملا چاول جو کسی برہمن کے ذریعے مقدس ڈھنگ سے پوِتّر (مقدس) کیا گیا ہو، کھانا چاہیئے اور یہی کھانا دوسرے کے سہارے جینے والوں دوستوں اور جوتشیوں کو کھلانا چاہیئے۔ عورتوں کو کسی میوے کے درخت کے پاس جا کر پوجا کرنی چاہیئے......

شلوک نمبر 823

پھولوں، دیپوں (چراغ) خوشبودار دُھوپ اور کھانے وغیرہ سے دیوی کی پوجا کرنے کے بعد کسی باز کو کھانے کے پیڑھے، جنہیں وہ بہ خوشی قبول کرتا ہے، پیش کرنے چاہئیں......

شلوک نمبر ...... 824 تا 826

اے برہمن! دوستو رشتہ داروں، برہمنوں، دوسرے کے سہارے جینے

والوں کو موسمِ بہار اور سرما میں چاند والے پکھواڑے کے آٹھویں، چوتھے، چودھویں اور نویں روز کھانا دینا چاہیئے اور دنوں پر نہیں، جیسے کہ دیوی کی پوجا عمل میں لائی گئی اسی طرح اس کے سامنے کھانا کھایا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 827,828

اے برہمن! دانا لوگوں کو چاہیئے کہ وہ، ماسوائے باز کو کھانے کے پیڑھے دینے کے، گھر کی دیوی کی پوجا بھی اسی طریقے پر کریں اور یہ پوجا سال کے شروع میں ہونی چاہیئے۔ یہ بھینٹ گھر میں دی جانی چاہیئے، کسی پیڑ تلے ہرگز نہیں۔

شلوک نمبر 829

جب خوبصورت انگوروں کا گُنج پک جائے تو اپنی بیوی، نوکروں اور دوستوں کو ساتھ لے کر وہاں جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 830 تا 833

خوشبودار چیزوں سے لیپ کر کے نہا دھو کر پھول مالائیں اور اچھی پوشاک پہن کر، انگوروں کے گُنجلے نیچے پھولوں[1]، خوشبودار دھوپ، اناج، کھانے کی چیزیں ادھ پکے جَو گھی، شہد اور برہمنوں کے شُکرانے کے ساتھ دیوی شیاما کی پوجا کرنی چاہیئے۔ انگور سب سے پہلے برہمنوں کو پیش کیئے جانے چاہئیں۔ اُس کے بعد وہ کھانے، جو زیادہ تر انگوروں سے بنائے گئے ہوں کھانے چاہئیں اور اس کے بعد ناچ گانے سے بھرپور تیوہار منایا جانا چاہیئے۔

---

1 گُل ماش پھول (یہ پھول برف کے نیچے پودوں سے جنگل علاقوں میں کشمیر میں نکلتے ہیں۔)

شلوک نمبر 834

ہر ماہ کے "پشیہ" نچھتر پر اِن ہدایات کے مطابق جو علم جوتش میں دی گئی ہیں اور جو ہمیشہ فائدہ مند ہوتی ہیں، راجے کا نہانا عمل میں آنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 835,836

اے برہمن، جب چاند "جنم" نچھتر کے ساتھ آئے تو سبھی کو چاند تاروں، سیاروں، اور تارا منڈل (جھنڈ) کے دیوتاؤں کی، پھولوں کی دولت، خوشبودار دھوپ، اور کھانے سے پُوجا کرنی چاہیئے۔ آگ اور برہمنوں کی پُوجا ہونی چاہیئے اور صوتی و سازیہ موسیقی کا تیوہار منایا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 837,838

برہمنوں میں اونچا درجہ رکھنے والے، راجا کو چاہیئے کہ وہ ہر سال "تکھش ہوم" اور "کوٹی ہوم" کا اہتمام کرے۔ ان کو عمل میں لانے کا طریقہ کار کلپ (سوتروں) اور اتھروید سے متعلق کتابوں سے جانا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 839

یہ سارے کاریہ (کام) جو ہمیشہ کیئے جانے ہیں اور دوسرے جو مخصوص مقاصِد کے لئے ہیں، اُنہیں جیوتشی اور پروہت (برہمن) سے صلاح مشورہ کر کے عمل میں لانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 840

اے برہمنوں میں اعلیٰ رتبہ رکھنے والے، راجاؤں کو تخت نشینی کا

سنان (نہانا) ہر سال گدھی نشینی کے روز اُسی طرح کرنا چاہیئے جیسے شروع میں کیا گیا ہو۔

شلوک نمبر ...... 841 تا 843

پُروہت (بڑا برہمن) کو فاقہ رکھ کر یگیہ میں آہوتی (جلائی جانے والی چیزیں) حسبِ ذیل ترکیبوں سے دینی چاہیئے، یعنی: "پرتہ رتھا"، شبد، ورش، آیُش اور ابھے، اس کے علاوہ منتروں سے آہوتی دی جائے جو وِشنو شنکر، سوِتا، برہما، رُدر کے لئے پوِتر (مقدّس) ہوں۔ شہر کو جھنڈوں اور پرچموں سے بھر دینا چاہیئے۔

شلوک نمبر 844

صاف پانی کا چھڑکاو کر کے سڑکوں کو صاف کیا جانا چاہیئے۔ شہریوں کو نہا کر اچھی پوشاک اور پھولوں کے ہار پہننے چاہئیں۔

شلوک نمبر 845

خاص دریاؤں، اہم شہریوں، باہر سے آئے لوگوں اور گنوں (مختلف گروپ) کے سرداروں کو بادشاہ کے محل جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 846

شہر اور سڑکوں کو اداکاروں اور رقّاصوں سے سجانا چاہیئے۔ مقدس بادشاہ جس نے پہلے نہالیا ہو، کو گائے سے ملنے والی پانچ چیزوں سے نہانا چاہیئے (وہ ہیں: دودھ، دہی، مکھن، پیشاب اور گوبر)

شلوک نمبر 847,848

اُسے شُودر، ویش (بیوپاری) کھتری (سپاہی) اور برہمنوں کے ذریعے بالترتیب مغرب، جنوب مشرق اور شمال کی جانب کھڑے ہو کر مٹی کانسی، چاندی اور سونے کے گھڑوں سے جو پانی، دودھ، دہی اور گھی سے بھرے ہوئے ہوں، نہلوانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 849

نہاتے وقت موسیقی کے سازوں، شنکھوں، پیشہ ور گانے والوں کی آوازوں کی گھن گرج، اِس خوش آئند دن پر ہونی چاہیے۔

شلوک نمبر 850

ماتحت راجاؤں کو اپنے ہاتھوں میں چَھتر (خاص چھاتے) اور چامَر (جھلانے کی خاطر) رکھنا چاہیئے۔ بادشاہ، جس نے پہلے ہی نہایا ہو، کو مختلف اقسام کی مٹی سے باضابطہ طور پر نہانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 851

بادشاہ کو پھر اپنا سر کسی پہاڑ کی چوٹی کی مٹی سے صاف کرنا چاہیئے۔ کانوں کو چیونٹیوں کی پہاڑی سے حاصل کردہ مٹی سے پاک کرنا چاہیئے اور گردَن کو ''شنکر'' کے مندر کی مٹی سے۔

شلوک نمبر 852,853

اُس کا دل شاہی محل کے دروازے کی مٹی سے پیٹھ مندر سے لائی مٹی سے، دائیں بازو ہاتھی دانت سے کھودی گئی مٹی سے، دوسری

باہنہ بیل کے سینگ سے کھودی گئی مٹی سے اس کی کمر کے کسی طوائف کے دروازے کی مٹی سے اور اُس کی رانیں کنولوں کی جھیل کی مٹی سے صاف کی جانی چاہئیں۔

شلوک نمبر 854,855

شہری جو اچھی طرح نہائے اور اچھی پوشاکیں پہنے ہوئے ہوں، کو متبرک چیزیں اپنے ہاتھوں میں پکڑنی چاہئیں۔ بادشاہ، جس نے پہلے ہی نہایا ہو، اب دوسری بار، تمام متبرک جڑی بوٹیوں تمام عطریات، تمام جواہرات، سبھی بیج، تمام قسم کے پھول، سبھی میوہ جات، درب گھاس اور گوروچن کی کونپلوں کے پوِتر (متبرک) پانی سے نہالے۔

شلوک نمبر ...... 856 تا 858(الف)

تب پُروہت (بڑابرہمن) کو اچھی طرح چوکی پر آگے ڈھا کر، اَچھی پوشاک پہنے برہمنوں، کھتریوں، ویشوں (بیوپاری) شودروں کے سرداروں، اہم درباریوں، سوداگروں کو، جتنی بھی ممکنہ متبرک جگہوں سے پانی لایا گیا ہو اُس سے بادشاہ کے جسم پر جیوتشی کے کہنے کے مطابق مناسب ڈھنگ سے مَلنا چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 858(ب) تا 860

نہانے، پوِتر چیزوں کے لیپ کرنے، تاج پہننے، پھولوں کے ہار اور جواہرات پہن کر اپنے کو سجانے کے بعد راجا کو دیوتاؤں کی پوجا کرنی چاہیئے۔ متبرک چیزوں کو چُھونا چاہیے۔ آگ میں آخری آہوتی دینی

چاہیئے۔ اُس کے بعد اپنی مالی استعداد کے بموجب جوتشی، پروہت (بڑا برہمن) اور دوسرے برہمنوں کو ڈھیر ساری دولت سے عزت افزائی کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ اسے بھے (خوف) سے آزادی کا اعلان کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 861

اُسے اُن سب کو رہا کرنا چاہیئے جو مویشیوں کی طرح ذبح خانے (قتل گاہ) میں گئے ہوں، سب کو ماسوائے ان لوگوں کے جو ملک کے لئے کانٹوں کی طرح ہیں، قید سے رہا کر دینا چاہیئے۔

شلوک نمبر 862

گھر کے پروہت (خاندانی برہمن) کو خود راجا کو شیر کی کھال سے ڈھکے خوبصورت سنگھاسن پر بٹھانا چاہیئے۔

شلوک نمبر ...... 863 تا 865

اپنے ہاتھوں میں متبرّک چیزیں رکھ کر سبھی رعایا کو اُسے (راجا کو) دیکھنا چاہیئے۔ چھتر، ہتھیار، ہاتھی اور گھوڑوں کی قطاروں کی پوجا کر کے ایک سجے سجائے ہاتھی پر چڑھ کر، ڈھیر ساری دولت تقسیم کرنی چاہیئے۔

سارے شہر کے گرد چکر لگا کر، اسے اپنے گھر واپس آنا چاہیئے اور انعام و اکرام سے ماتحت راجاؤں اور خاص شہریوں کی عزت افزائی کرنے کے بعد اُن کو رخصت کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 866

صبح نیند سے اٹھ کر راجا کو دیوتاؤں، برہمنوں اور آگ (ہون یا

یگیہ) کی پوجا کرنی چاہیئے اور اپنے چہرے کا عکس گھی میں دیکھنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 867

اُسے تاریخ ارُپچھتر کا اعلان سننا چاہیئے اور وید (حکیم) کی ہدایات کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ دربار جا کر اسے غیر جانبداری سے قانونی لائحہ عمل کو دیکھنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 868

اے برہمنوں میں اونچا رُتبہ رکھنے والے، راجا کو کسی کی تذلیل نہیں کرنی چاہیئے اور اُسے ہمیشہ اندرونی خانہ جنگی کو روکنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 869

اس ملک تک پہنچنا مشکل ہے۔ اس لئے یہ دشمنوں کے دائروں کے خوف سے آزاد ہے۔ مضبوط جڑوں والے راجا، یہاں اندرونی خانہ جنگی سے تباہ ہوتے ہیں۔

شلوک نمبر 870

اے برہمن! دیوتا، ہمیشہ کشمیر منڈل (خطہ) میں رہتے ہیں۔ اُن کیلئے عقیدت کا اظہار ہونا چاہیئے اور ناگوں اور برہمنوں کیلئے بھی عقیدت ضروری ہے۔

شلوک نمبر 871

پشاچوں کی بھی رسومات اور گھریلو بھینٹ سے پوجا ہونی چاہیئے۔ لوگوں کو اچھی طرح بسانا چاہیئے اور اُنہیں ملک کی روایات کے مطابق چلایا جانا چاہیئے

شلوک نمبر
...... 872,873

سبھی لوگ جو مختلف اطراف سے (کشمیر میں) آباد ہونے کے لئے آئیں، اُن کی عزت کی جانی چاہیئے۔ اے کشیپ کی اولاد! سب کو اپنے جرائم کے مطابق سزا دی جانی چاہیئے۔ راجا کو نہ زیادہ سخت سزائیں دینی چاہئیں۔ اور نہ کسی کو معاف کرنا چاہیئے۔ اُسے سیاسی معاہدوں کی ہدایات کے مطابق حکومت چلانی چاہیئے۔

شلوک نمبر
...... 874

اے برہمن! چھ ماہ کے دوران جب نِکمبھ (پشاچوں کا راجہ) باہر گیا ہو اور واپس نہ آیا ہو، تب تک راجا کو دیوتاؤں کے مندروں کی یاترا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر
...... 875

اے برہمن، مجھ سے سن لو میں آپ کو وہ طریقہ کار بتاتا ہوں جس کے مطابق سال میں کم سے کم ایک بار دیوتاؤں کے ہر مندر کی یاترا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر
...... 876 تا 878

چار تاریخ کو وِنایک (گنیش) کی چھ کو کُمار کے مسکن کی، سات کو سورج کی نو کو دُرگا کے مندر کی، پانچ تاریخ کو شری کے مندر کی، آٹھ ار چودھویں تاریخ کو مہادیو مندر کی، آٹھ تاریخ کو شنکر کے مندر کی، چاند والے پکھواڑے کے پندرہ کو چاند کی چار تاریخ کو دَھند اور پانچ کو وُرن

کی یاترا قابل تعریف سمجھی جاتی ہے۔

شلوک نمبر 879,880

پانچویں بارہویں اور پندرہویں تاریخ سبھی ناگوں کے مسکن کی یاترا کے لئے قابلِ قدر ہیں۔ اے کشپؔ کی اولاد! چاند والے پکھواڑے کا پندرہواں دن سبھی دیوتاؤں کا مسکن دیکھنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ سبھی تاریخوں پر مہمانوں کے گھر جایا جا سکتا ہے۔

شلوک نمبر 881

جو شخص یاترا پر جانے کا ارادہ رکھتا ہو، اُسے سب سے پہلے کسی متبّرک دن پر وِنایکوںؔ کے سوامی (مالک) کی ڈھیر ساری مٹھائیوں سے پُوجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 882

دوسرا دن سیاروں کی شانتی کے لئے اور تیسرا دن گندھرؤوں کی پُوجا کے لئے منانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 883

چوتھے روز پشاچوں کی پوجا ہونی چاہیئے اور پانچویں دن مقامی ناگوں کی پوجا کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

شلوک نمبر 884

چھٹے روز برہمنوں کی عزت افزائی کی جانی چاہیئے اور ساتویں روز غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کی جانی چاہیئے

شلوک نمبر 885

ساتھ دن تک باضابطہ طور پر ہَون (یگیہ) کرنے کے بعد، اب سنو کہ کس طرح (دیوتاؤں کو) نہلوانے کی رسم اَدا کی جانی چاہیئے۔

شلوک نمبر 886,887

دیوتاؤں کے مندر کی سفیدی اور روغن کیا جائے۔ اس طرح پر یگیہ کے بعد مورتی کو ڈھیر سارے پھولوں سے سجانا چاہیئے اور اس کے بعد کلپؔ اور شاکھا کی ہدایات کے مطابق شبھ دن (اچھا دن) گیتوں کی آوازوں اور خوش قسمت عورتوں کے ناچ کے بیچ مورتی کو نہانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 888

ازاں بعد شہریوں کو جلوس کی صورت میں جس کی اُگوانی ناچوں سے ہو رہی ہو، مورتی کو نہانے کے لئے بڑے شان وشوکت کے ساتھ پانی لانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 889

(پانی) کسی نزدیکی متبرک جگہ سے، ہاتھی کی پیٹھ پر یا کسی گاڑی پر جسے گھوڑے، بیل یا آدمی کھینچ رہے ہوں، لانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 890

پانی لانے کے بعد اُنہیں چاہیئے کہ وہ مناسب طور پر مورتی کو نہلوائیں۔ جہاں تک شہر کا تعلق ہے، وہی طریقہ کار اختیار کرنا چاہیئے جو راجا کو تخت نشین کرانے وقت عمل میں لایا جاتا ہے۔

شلوک نمبر 891

یاترا کا دن آنے پر ایک ''گوٹاگار'' جو کپڑوں، پھول مالوؤں، عطریات اور پھریروں سے سجا ہو تعمیر کرنا چاہئے۔

شلوک نمبر 892,893

اصلی مورتی اور ایک دوسری مورتی، اُسی شکل و صورت کی، اُس میں (گوٹاگار) رکھ کر اسے گھوڑوں بیلوں یا مضبوط آدمیوں کے ذریعے جو کپڑوں اور پھولوں کے ہاروں سے سجے ہوئے ہوں، کھینچنا چاہئے۔ راجا کو مع اپنی فوج کے اُس کے پیچھے پیچھے چلنا چاہئے۔

شلوک نمبر 894

اگر شہر کا کوئی راجا نہ ہو تو صدر کو جلوس کے ساتھ چلنا چاہئے۔ دیگر لوگوں کو مختلف مقامات پر خوشبودار چیزوں سے پوجا کرنی چاہے۔

شلوک نمبر 895

''متبرک گوٹاگار'' کو ہلکی آوازوں، اونچی صدا اور جیت کے نعروں کے بیچ ہموار راستے سے شہر کے گرد اُٹھا کر لے جانا چاہئے۔

شلوک نمبر 896

تب مورتی کو دیوتاؤں کے مندر میں لے کر، ناچ اور گانے کے ایک بڑے تیوہار کا اہتمام کرنا چاہئے۔

شلوک نمبر 897

دوسرے روز ان ادکاروں کے ذریعے جو سٹیج سے اپنی روزی

کماتے ہوں، ڈرامائی کھیل کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اے برہمنوں میں بہترین مقام رکھنے والے، پہلوانوں اور دیگر لوگوں کو اُن کی طاقت اور قابلیت کے مطابق دھن (پیسہ) دینا چاہئے۔

شلوک نمبر 898

اے برہمنوں میں اعلیٰ مقام رکھنے والے، ناٹک دکھاتے وقت تماشہ بینوں کی سُپاری اور پھولوں سے عزت افزائی کی جانی چاہئے۔

شلوک نمبر 899

اے برہمنوں میں اعلیٰ مقام رکھنے والے! پکے ہوئے چاول مع پھولوں اور پھلوں کے ان جانداروں کے لئے پھینکے جائیں جو نہ دکھائی دینے والے تماشہ بین ہوں۔

شلوک نمبر 900

ناگوں کے سردار (راجا) نے اُس نامور برہمن کو کہا، کہ یہ سارے کام ان لوگوں کو دل لگا کر کرنے چاہئیں، جو صحت، لمبی عمر اور دولت کے خواہشمند ہوں۔

شلوک نمبر 901

وہ لوگ جو نیل کی ہدایات پر اپنی مالی استعداد کے مطابق عمل کریں گے اُنہیں صحت، لمبی عمر اور کافی دولت حاصل ہوگی۔

شلوک نمبر 902,903

مرنے کے بعد یہ لوگ یقینی طور پر دیوتاؤں کے لوک (عالَم) کو

حاصل کریں گے۔ اُن کے بیٹے اور پوتا، پوتی سورگ کے حصے دار بنیں
گے۔ انہیں دولت کے ساتھ ساتھ لمبی عمر عطا ہوگی۔ نیل نے جو کچھ کہا
ہے وہ سب اے راجا! آپکو معلوم ہے۔

شلوک نمبر ...... 904 تا 906

اسلیئے یہ سب کچھ سن کر اس طرح عمل کرو کہ ملک اور دنیا کو
مزید خوسحالی حاصل ہو۔ نیل کی جو ہدایات وقت کے دوش (غلطی) سے
مُلتوی کی گئی تھیں، ان سب کو اے راجا، عزت بخشنے والے میرے کہنے
پر نئے سِرے سے شروع کرو۔

اگر نیؔل کے ہدایات کی پیروی نہیں ہوتی تب یہاں سیلاب، بے
حد بارش، خشک سالی، قحط، اموات، راجا کی بے موت اور راجا کی اور سے
خوفناک سزائیں عمل میں آتی ہیں۔

شلوک نمبر 907

برف بھی بھاری مقدار میں گرتی ہے۔ اس لئے نیؔل کی ہدایات
کا لوگوں میں بار بار اعلان کیا جانا چاہیئے۔

شلوک نمبر 908

وہ لوگ جو اِن ہدایات پر عمل پیرا ہوتے ہیں، اُنہیں مویشی، اناج
اور دولت عطا ہوتی ہے۔ آپ بھی ہمیشہ ہر جگہ فتح مندی حاصل کریں گے۔

شلوک نمبر 909

وَے شمپایَن نے کہا: برَاہمن آسؔتو کے ایسا کہنے کے باوجود، راجہ

گونند نے اُن کرموں کو جو وقت کی غلط ترتیب کی وجہ سے ملتوی کی گئی تھیں، کچھ کو ہی دوبارہ شروع کیا۔

شلوک نمبر 910,911

اس کے بعد سے اُسے متھرا کے راجا بلبدر نے تخت بردار کیا۔ اگر کشمیر کا راجا، نیل کی سبھی ہدایات پر عمل کرتا ہے تو وہ کبھی بے وقت نہیں مرتا۔ (راجا کے ذریعے سبھی ہدایات پر عمل کرنے سے) ملک میں کوئی دہشت نہیں پھیلتی۔

شلوک نمبر 912

"جنمے تجے" نے کہا: جب "برہد اشو" سے کشمیر کے راجا گونند نے اِن ہدایات کو سُنا جن کی پیروی اسے کرنا تھی، اس کے بعد اس نے کیا کیا۔

شلوک نمبر 913

ویشمپاین نے کہا: کشمیر کے راجا گونند نے برہد اشو جو رشیوں میں ایک بہترین رشی تھا، کو یوں کہا۔

شلوک نمبر 914

گونند نے کہا: "مجھے اُن ناگوں کے نام بتائیے جو خاص طور کشمیر میں سکونت کرتے ہیں۔ میں اُن کے بارے میں سننا چاہتا ہوں"۔

شلوک نمبر 915

"برہد اشو" بولے: یہاں نیل ناگوں کے راجا، واسکی اور اُپ تکھشک دو، کمبلا اور اشوترا (دوناگ) کا کوٹ اور دھنے جے"

(رہتے ہیں)۔

شلوک نمبر 916

ایلؔ پتر، اننتؔ، ننؔد اور ''اُپ نندکؔ'' ناگؔ کُلِک، ''شویتؔ شنکھ''
پالاسؔ، کھیڈِؔم، اور بَڑِؔ (Badi)

شلوک نمبر 917

ہیسلِہالؔ، شنکھؔ پالؔ، دو ناگ چندنؔ اور نندنؔ، دو ناگ نیلؔ اور
مہانیلؔ، دو ناگ واتکؔ اور شنڈکؔ۔

شلوک نمبر 918

دو پدمؔ، دو مہاپدمؔ، دو کالؔ، دو کچھپؔ، دوسُمدؔر، دو سُمدرانؔا، دوگجؔ،
اور دوتکھشکؔ،

شلوک نمبر 919

دو ناگ ہستیؔ کرن، دو ہستیؔ دو وامَن، مہیشؔا، دو وراہؔ، دو ناگ جن
کا نام کوپنؔ اور دو پنگؔ ہے۔

شلوک نمبر 920

پنیاؔ، اَنِکا، کنکا کھشؔ، کِلنکؔ، ارجُنؔ، پُنڈریکؔ، دَھندا، ندُکبیر،

شلوک نمبر 921

کھیدؔ، شپالؔ، کھیریشؔ، لیدَر، کھیڈؔ، پھرتھاڈؔ، جَینتؔ، اور تُوسمؔ۔

شلوک نمبر 922

دوسُودنؔ سپارشو، سناسؔ پنچ ہسَتکؔ، پرودُگنؔ اندُھکؔ، شمبھو سالوؔ،

مُلیشوَر اور گھش۔

شلوک نمبر 923

اُگوَل، ساہُنہ میدَھ، دوناگ گندِھَل، پچھَل، سوداڈھو، مُوشکاد، پشتاد گھٹودَن۔

شلوک نمبر 924

نارایَن، اَنرُدھ، واسدیَو، جَلندھَم، پاتَر، مانَس اور اُتر مانَس۔

شلوک نمبر 925

امانس، کپالی، سنگرشَن، شتاچر، کھلیچر، اوہنا کھیہ، شکھتک۔

شلوک نمبر 926

آکھُوپھال، فَلاپَھ، ''ناگ کانسَر'' سُسروا، دیوپال اور ناگ سردار بلاہک۔

شلوک نمبر 927

چندر اور سوریہ دُو ناگ، شُچی اور شُکل، وِدُورتھ، فلیڈا، سُکمار، رِکھڈپو، وِجے اور جَے۔

شلوک نمبر 928

اُڈُوچ، کروپھن، وایو، شنکر، وَے شروَن، اَپما، گاندھار، ناگ شوزپارک دھوتی۔

شلوک نمبر 929

شامنالوابھ، بھدر، بندو، بندوسار، نتر، بِتری، پرَست بھدر،

ناگ گرہ پتی۔

شلوک نمبر 930

اَپراجِت، پنڈِت، گوپتی، دُرجے، اشٹک، "ناگ ہم سار" پھل

سَر، پَر۔

شلوک نمبر 931

اَگرسَرناگ، نیل سرناگ، وِہا، آشولاکھشا، اَکھش پال، پَرہلاد، یَمک۔

شلوک نمبر 932

اَنِشٹ، سُمکھ، وید، کھڑگ پُچھ، وِبھیشن، "موہورتِکا" پر یہ سوامی

کُمار اور چندنویما۔

شلوک نمبر 933

کپال، چَرن شنڈ، ناگ پُراتک، کَدَمبا، آپدا، والی، وِبھوتی، کال گُہ

شلوک نمبر 934

ڈو، چکرَدھر، شوبھر، بھو، دیہہ ہارک، گڈ، اَندھ، پنگو، کُشھٹی، کانا،

بدِھرا، ونتکا۔

شلوک نمبر 935

اَناگ پاد، رِکتو، سوکر، پَرسو، اُتکر، سادھیہ، شت پد، یوگ، شت

مُکھ، دُرہہ۔

شلوک نمبر 936

تِہ نِدرا، اتہِ بھوبھک، بِندوناد، سَروجڈا، کام راکھش،

وِلاشاکھش، سُورتکھش، بھیانک۔

شلوک نمبر 937

بھُوویر، دھرم لاوَنیہ، دَے تیہ راج، شڈاَنگل، گندھَرو، دھرِت راشٹر، کُسُم گُہر، گوہہ۔

شلوک نمبر 938

مہاکھَش وَدھوش، کدُوس، دیو، دانوی، نکھشتر، مَشَک، پیتا، گوتم، سُشبنھ، جِہا۔

شلوک نمبر 939

سورگ، شِکھرواسی، شری واس، شری دَھر، گھگ، لانگلی، بلھبدر، سوروپ، پنچ ہَستک۔

شلوک نمبر 940

کام رُوپ، دَری گرن، سپت شِرَس، بَل ہَر، سُنیتر، ہھُونیتر، ہنُومان، اَنگد، ہَر۔

شلوک نمبر 941

ہبک، پاٹھَرا، پاتھ، مَل، وَملک، مَٹ، ناگ شت مُکھ، چترا شِوِ، دَدھی واہن۔

شلوک نمبر 942

سُشیم، کالیہ، کال، پٹن، گھدر، اَتری، شوَل، ورنگ، للَن۔

شلوک نمبر 943

ہِل یار، ہیمہِ یار، کولیرِ، کیُلک، نمی، چاٹر، لے لِہان، پچھ آسیہ، پنگلودَر۔

شلوک نمبر 944

کرِت تریتا، دَواپرِ، سَم، سموتسَر، کھلواٹ، بہُوروما، کاپوتی، ''پشپ ساہوئی''۔

شلوک نمبر 945

راشٹریشور، شِنیری، شت آنند، لتہِ کوپَن، آنند، جیانند، ترشیرش، جٹِل۔

شلوک نمبر 946

گندھ، سوم، گارگیہ، اِتی، ستی، اَیراوت، کورَویہ، ماشاد، کُمد پَربھا۔

شلوک نمبر 947

ہووتسو، شٹھ، شانیہ، شترُوگھن، رام، لکھشمن، مَہادیو، کامپال، گوشِرا، یُدھشٹر۔

شلوک نمبر 948

ڈانگ، بھُویہ، وِشاکھا، سوم، ریوا، مہودَر، مَکر، مکراکھش، نڈبل، بلوان، شِکھی۔

شلوک نمبر 949

چند پاٹنک، کاک، کیُبک، براہمن پچیہ کرویر، جراسندھ،

نِشاچَر، دِولچَر۔

شلوک نمبر 950

پاتنجلی، وِتس، ماٹھَر، وِٹھَر، وِڈ، ہوچَر، کرواں، ''تَپ نوگھا'' شِرس۔

شلوک نمبر 951

گرگر، کرواٹ، وَرگھوش، سُمنگل، گُل نک، شُمبھر، شاتی، پَے، مہانہل شچ۔

شلوک نمبر 952

کرہال، کُسوراتر، دھومیہ، گالو، اُکھولا، وَہنہِ رُوپا، ہرَنیہ۔

شلوک نمبر 953

ستیاگل، کلوش، کرپان، کوٹک، ہری، کمود، شلبھ، کِنشک، پرِیہ سارک۔

شلوک نمبر 954

مارانگل، اُبھرِشِکھر، وَشِٹ، سورنامُکھ، دوناگ، راجا اورمہاراج، سُبھدرا، ''بھدَرروالش''۔

شلوک نمبر 955

دوناگ ویر اور برہماسَن، دوناگ سارس اور پِک کو، ڈِکک، چَک، گوش، وَنش ناگ۔

شلوک نمبر 956

وِدیا دَھر، یکھش، وِرَس، سیہ وَردَھن، بھدراشو، گج نیتر، گنار، کمُد۔

شلوک نمبر 957

اَنک، گنو، چمب، شنڈا، مَرک، گرِی پریہ، اگرایدھ، اکھمئیو، اَمر، امرِ تاشَن۔

شلوک نمبر 958

اَجکَرَن، گوناس، سکال، جوالاکانَن، برہمن، کھتری، ویش، شودَر، دیپت، وِہنگم۔

شلوک نمبر 959

شدکا کھش، گمل آکھش، منی ناگ، بہےچک، جَیَنت، کوپن، وِشو، شاکھ مکھ، سُورچل۔

شلوک نمبر 960

گہا، سُمالی، مالی، مالیہ وان، اَنرت، پَر، کھیاتر، متسیا نک، بھیشم، کشمیر، مدھو، والش۔

شلوک نمبر 961

بھیما کھش، بھیم ناد، دوناگ ہالش، کالش، مہیندر، اِندر، سُدھاما، شالی یہ، مالی یہ۔

شلوک نمبر 962

سہسر دھارا، دیتمان، وِبھوتی، کوواڑ، اَسوَر، شاولا، بہروُپ، بھدراشو، اُتری پش۔

شلوک نمبر 963

منی کنٹھ، کلول، شوروال، نوپر، کش کنڈ، اتلیہ ئیش، اٹ، شوھر، وِتارَن۔

شلوک نمبر 964

اَروِند، کلھار، ہندومان، درمتا، وَٹ، دوساگر، دوگنگائیں، وِیتست، دوجمنائیں۔

شلوک نمبر 965

چتر، اُپ چتر، سُربھی، بھوت لاچری، اَمب راچری، اُپ چتر، کنکت، دوناگ نارد اور پرَوت۔

شلوک نمبر 966

وِشاوَسو، پارِجات، گلولُلو، جلالس، ماکھشِک سوامی، بھوجل، چکور۔

شلوک نمبر 967

اُکدر، بھوکیش، کیش پنگل، دُھوسر، لمب کرن، گنڈل، شری ماڈھک ناگ۔

شلوک نمبر 968

اُورتا کش، چندر سار، کرہ سَر، لمبک، چتر وید، تین پشکر۔

شلوک نمبر 969

اکھوٹ ناگ، ٹنک، شین، وِٹلا، کاچر، کھیر کُمبھ، نکمبھ، وِکُمبھ، سمَر پریہ۔

شلوک نمبر 970

ایلگھان، وِگھان، چنڈ، بھوگی، جورانوِت، بھوگ، بھارگوت، رُودر،

رُدر، بھوجک، وے ہِل۔

شلوک نمبر 971

روہن، بھاردواج، دَدھِ نَگر، پرترَدَن، دوناگ، جانو اور ریوا، شترو،

متر، گردَم، وِنتا پر یہ۔

شلوک نمبر 972

پِنک، کِندم، رَمبھا، بہوبھوگ، بہودَر، مَتسیہ، بھیتا، بہو اُتساہ،

گردی، وِنتا پر یہ۔

شلوک نمبر 973

تامرکار، رَجت، وَنمالی، بھاوک، ناگ جیوتشاک، وے دیہ،

دھورسار، جنارَدن۔

شلوک نمبر 974

ناگرودھ، ڈمبر، اَشوتھ، بلی پُشپ، بلی پریہ، انگارَک، تنتش چاری،

ناگ کُنجارَک، بدھ۔

شلوک نمبر 975

کالی، گرتس، کُٹلک، دوناگ راہو اور برہسپتی، چورَک، تسکر، کیتو،

دوناگ سوت اور پورو گو۔

شلوک نمبر 976

اَجکَرَن، اَشوکَرَن، وِدُین مالی، دَری مُکھ، اَوراتا، روچَن، ہاسَی، نرتَن، گاین۔

شلوک نمبر 977

کمبھاب، سُبھاٹ، بہوپُتر، نِشاچَر، مَیُور، کوکلا، تراتا، مَلے، یوَن پریہ

شلوک نمبر 978

کوٹ پال، مَہی پال، گوپال، پَٹل شُچی، راجا دِھراج، وِنت، سورگ، وِملک، مَنی۔

شلوک نمبر 979

چکر ہست، گداہست، شُوہَلی، پاشی، ساگ، ''ناگ چترِ کَر''، وَتس، بَک پتی۔

شلوک نمبر 980

شیتارَت، یَومالی، راوَن، رکھشا کرتی، بِجوا، داتا، ہوتا، بھوکتا، بھوگ پتی۔

شلوک نمبر 981,982

اے راجا! میں نے اَہم ناگ سرداروں کا ذِکر کیا ہے، جہاں تک اُن کے کنبے، بیٹے، پوتے پوتیوں کا سوال ہے وہ سینکڑوں برسوں میں بھی بیان نہیں کئے جاسکتے اور اِسی طرح ناگوں کے پاک مسکنوں کا بھی بیان مُشکل ہے۔

شلوک نمبر 983

سبھی ناگ مُنہ مانگی مراد پوری کرنے والے ہیں، سبھی نیل کے وفادار ہیں اور سبھی وسیع دل والے واسکی کے بڑے چہیتے ہیں۔

شلوک نمبر 984,985

میں اَب کشمیر کے مختلف اطراف کے محافظوں کے نام آپ کو بتاؤں گا۔ ناگ بِندُوسار مشرق کی طرف کا، شری ماڈھک ناگ جنوب کا اور شمال کی طرف ناگ اُتر مانَس......

شلوک نمبر 986,987

اس طرح ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں ناگ یہاں پر بغیر کسی خوف یا غم کے رہ رہے ہیں۔ تارکھشیہ کا ڈر ایک طرف چھوڑ کر، جن ناگوں کا میں نے آپ سے ذِکر کیا ہے ان میں سے ایک "شڈ انگل" کو نیل نے جو انتہائی تیج (بہادری کی چمک) کا مالک ہے، نکال باہر کر دیا۔

شلوک نمبر 988,989

شڈ انگل کی جگہ، جو تیسرے پدَم کو دی گئی، اُس عقلمند نے اس جگہ کو ایک یوجن لمبے اور ایک "یوجن" چوڑے جھیل میں تبدیل کر دیا، مانو یہ ایک دُوسرا سمندر ہو۔

شلوک نمبر 990

یہی جگہ پہلے پدم نے بھیس بدل کر نیل کی ہدایت کے مطابق راجہ وِشوَگشوا سے لی تھی۔

شلوک نمبر 991,992

گونند...... گونند نے کہا: شڈانگل کو اِس جگہ سے کیوں نکال دیا گیا، وِشوگشوا کا علاقہ کِس طرح جھیل میں تبدیل ہوا، اے نیک سیرت! آپ دانا ہیں، اِس لئے اِس سب کی وضاحت کیجئے۔

شلوک نمبر 993

برہد اَشو...... برہد اشو نے کہا یہ جان کر کہ مہاپدم ناگ نے اس ملک کو جوستی کا ہے، اپنا مسکن بنا لیا تھا، وِمنا کا بیٹا پہلے پہل اُسے ستایا کرتا تھا۔

شلوک نمبر 994

گرڈ (پرندوں کا راجا) حملہ کر کے اُس کے سیکنڑوں، ہزاروں بیٹوں، اُس کے آسرے رہنے والوں اور آسرے رہنے والوں کے ہاتھوں جینے والوں کو کھایا کرتا تھا۔

شلوک نمبر 995

جب اُس کی پرجا (رعایا) اِس طرح ختم کی جانے لگی تو ناگ مہاپدمؔ جلدی سے عظیم نیل ناگ کی شرن (آسرا) میں آ گیا۔

شلوک نمبر 996

اے راجا! کشمیر میں بستی بسانے کی غرض (سے آیا ہوں) تب نیل نے مہاپدم ناگ کو کہا:

شلوک نمبر 997

سانپوں میں اعلیٰ درجہ رکھنے والے! سبھی ناگوں نے یہاں اُپنے مسکن بنائے ہیں۔ اب کوئی جگہ ایسی نہیں رہی ہے جہاں ناگ سرداروں میں آپ رہ سکیں۔

شلوک نمبر 998

اے ہمیشہ زندہ رہنے والوں کے سردار ناگ، مجھے تھوڑی سے بھی ایسی جگہ دِکھائی نہیں دیتی، جسے ناگوں نے پُوری طرح قبضے میں نہ کرلیا ہو۔

شلوک نمبر 999

اس کے علاوہ آپ کے اِرد گرد آپ کا بڑا خاندان ہے لیکن اس وقت شدڈ انگل کا خوبصورت علاقہ خالی ہے۔

شلوک نمبر 1000

ناگ شدڈ انگل کو میں نے اِس جگہ سے اِس لئے نکال دیا ہے کیونکہ وہ آدمیوں کی عورتوں کو اُڑا لیا کرتا تھا۔

شلوک نمبر 1001

اے ناگوں میں عظیم، اُسے یہاں سے نکال کر میں نے اُس کو دارِوا میں "اُشیرک" پہاڑ پر، جو پہاڑوں میں بہترین پہاڑ ہے، جگہ اکلاٹ کی ہے۔

شلوک نمبر 1002

میں نے ایک طریقے سے اُس کو اُس علاقے کا محافظ مقرر کیا

ہے اور اِس طرح کشمیر کے لوگوں کا دل پیار سے جیت لیا ہے۔

شلوک نمبر 1003

ناگوں کے سردار شڈ انگل کو میں نے ہموار راستے پر بسا لیا ہے۔ لوگوں کے ذریعے عزت پا کر وہ وہاں خوشی سے رہ رہا ہے۔

شلوک نمبر 1004,1005

میری اِلتجا پر خُود ہری (وِشنو) نے اُسے وہاں تحفظ دیا ہے۔ یہیں پر میں آپ کو چندر پُر نام کا خوبصورت شہر بسنے کے لئے دے رہا ہوں، وشوگشوا کا یہ خوبصورت علاقہ شڈ انگل کا تھا۔ اِسے ایک جھیل میں بدل دو۔

شلوک نمبر 1006

ایک بار درواسا، رشیوں میں اعلیٰ رتبہ رکھنے والا، ایک پاگل کا بھیس بدل کر، شڈ انگل کی بستی میں مناسب اِستقبال نہ پا سکا۔

شلوک نمبر 1007

غصّے میں آ کر اُس نے شاپ دیا کہ "یہ جگہ ایک جھیل میں تبدیل ہو جائے گی" اَے ناگ! رشی کا یہ کہنا کسی کو معلوم نہیں۔

شلوک نمبر 1008

اُس رِشی کے مجھ پر مہربان ہونے کی وجہ سے صرف میں اِس بات کو جانتا ہوں۔ اِس لئے اے ناگ، اَپنا مَسکن وہاں بناؤ، دیر نہ کرو۔

شلوک نمبر 1009

لیکن (آپ کو چاہیے) کہ آپ راجا وشوگشوا سے جو اِس خطے

کے محافظ ہیں، تاکیدی طور عرض کریں۔ آپ کو بھیس بدل کر راجا سے یہ
التجا کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 1010

اگر آپ سیدھے طور اُس سے (یہ التجا) کہیں تو وہ آپ کا مدعا
لالچ کی وجہ سے پورا نہ کرے گا۔ لیکن جب آپ بھیس بدل کر مانگیں
گے تو ایک راجا کی حیثیت سے وہ یہ کام جو اُسے کرنا چاہیئے، نہ کرنے
کے لئے شرمندگی محسوس کرے گا۔

شلوک نمبر 1011

برہد اشو...... برہداشو نے کہا: نیل کے کہنے پر مہا پدم ناگ نے
ایک بوڑھے برہمن کا بھیس بدلا اور چندر پور نام کے شہر کو روانہ ہوگیا۔

شلوک نمبر 1012

اُس نے رحمدل راجا وشوگشوا کو دیکھا، اُس کو دیکھنے کے بعد اُس
نے راجا سے اُسی طرح التجا کی جیسے وِشنو نے بلی سے کی تھی۔

شلوک نمبر 1013

برہمن (نے کہا) اے رحمدل راجا مجھے چندر پور میں رہنے کے
لئے اِتنی جگہ دیجیئے، جتنی میرے بڑے کنبے کے لئے کافی ہو۔

شلوک نمبر 1014

وِشوگشوا (نے جواب دِیا) اے برہمنوں کے سردار میں آپ کو

چندر پور میں ایک خوبصورت جگہ دیتا ہوں۔ اِس میں سے اُتنی جگہ لے لو جتنی آپ اور آپ کے کنبے کے لئے کافی ہو۔

شلوک نمبر 1015

برہد اشو...... برہد اشو (نے کہا) پانی کا تحفہ قبول کر اور آشیرواد کے سُوتر (دُعائیہ کلمات) کا اعلان کر۔ اُس نے ناگ کی شکل اختیار کر، وزیروں کے بیچ راجا سے کہا۔

شلوک نمبر 1016

"اِس شہر سے اَپنے خزانے، دیگر اشیاء، اَپنے گھوڑ سوار فوج، ہاتھی رتھوں اور اَپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر چلے جاؤ"۔

شلوک نمبر 1017

اے آدمیوں کے سردار (راجا) یہ شہر میرے اور میرے کنبے کے لئے کافی ہے۔ یہ جلدی ہی ایک لمبی چوڑی جھیل میں تبدیل ہوگا۔

شلوک نمبر 1018,1019

تب وہ متبرک راجا اَپنے شہریوں، گھوڑوں، ہاتھیوں، وزیروں کے جُھنڈ کے ساتھ چلا گیا اور اُس نے اَپنے شہر کے مغرب میں دو یوجن کی دوری پر ایک دوسرا نگر بسایا۔ اِس دھرتی پر وہ وشوگشوا پور کے نام سے مشہور ہے۔

شلوک نمبر 1020

برہمنوں کی پُوجا کرتا ہوا، راجا وہاں خوشی سے رہنے لگا۔ مہاپدم

ناگ نے شہر کو باڑھ سے بھر دیا۔

شلوک نمبر ...... 1021 تا 1024

ناگوں میں اعلیٰ درجہ رکھنے والا (پدم ناگ) وہاں اَپنے کنبے کے ساتھ خوشی سے رہتا ہے۔وہ مہاپدم جھیل، جو ایک یوجن لمبی اور ایک یوجن چوڑی ہے، متبّرک، خوبصورت اور دیوتاؤں کے دِل کو کشش کرنے والی ہے۔ مہاپدم کے اَثر و رسوخ سے وہ جھیل کمینے مگرمچھوں سے مُبّرا ہے۔ ناگ اَپنے کنبے کے ساتھ وہاں پر خوشی سے رہتا ہے۔

شلوک نمبر 1025

گوِنند...... گوِنند (نے کہا) اے ذی عزّت! میں کشمیر کی مختلف جگہوں میں متبّرک مقامات کے بارے میں سننا چاہتا ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ اِن کو دیکھنے کی مشہوری کی وجوہات کیا ہیں۔

شلوک نمبر 1026

برہد اشو ...... برہد اشو (نے کہا) اِس ملک میں گنگا کا بیٹا وِنایک ہے جو وَردھن درُم سے اُترا ہے۔ جو اُس کے درشن کرتا ہے اُسے کامیابی حاصل ہوتی ہے جس سے اُسے ہر طرح کی خوشحالی ملتی ہے۔

شلوک نمبر 1027

اِسی طرح کامیہ ور کو جو اس کے جنوب مغرب میں واقع ہے، دیکھنے سے ایک شخص کو ہر اُس کام میں کامیابی ملتی ہے جو وہ ہاتھ میں لے۔

شلوک نمبر ...... 1028 تا 1030

مَن سے دھیان لگا کر جو اِن سبھی گنیشوں کو جن کے نام بھورج سوامی ہڈیش، لووار، شری ونایک، اتنکیش، گُہاواسی، بھیمیش، سوکھ، بھدریشور، مہاسیہ، مہاشن، گوپشن، پولُستہ، رگرِواسی، جیشور، اور مہیشور ہیں' دیکھتا ہے، اپنے کام مکمل کر لیتا ہے اور متبرک وصف حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1031

اے لوگوں کے سردار! پاتر کُنڈ میں نہانے کے بعد پُلست کے ذریعے کھڑا کیا گیا سکند' جو شچی جھیل کے کنارے پر ہے، دیکھنے سے کُمار لوک (دنیا) حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1032,1033

ہر ایک کُمار یعنی مالی وُن گوتمیش، "وِشومتر یشور" سوناسِک، وسشٹھیش، ماکھریشن، سُرپشور، سکندیشور، وِشاکھیش، اور پُلستیہ کے ذریعے کھڑا کیا گیا کمار (کابُت) دیکھنے سے وہی پُنیہ (ثواب) حاصل ہوتا ہے جو ایک گائے کا دان (خیرات) کرنے سے۔

شلوک نمبر 1034,1035

شکر سو یگیہ جس نے عمل میں لائے اور جس کی مورتیاں پُلستیہ بھاردواج، کشپ، گنو، اگستیہ اور وسشٹھ نے کھڑی کیں، ان کے درشن سے ایک شخص سورگ (جنت) اور ایک ہزار گائیں دان (خیرات) دینے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ انگرا کے ذریعے قائم کی گئی اگنی کی مورتی

کو دیکھنے سے جنت ملتی ہے۔

شلوک نمبر 1036

پریتوں (مُردوں کی روح) کے سردار یَم کو دیکھنے اور "تَے جَس" میں نہانے سے ایک شخص کو جنّت اور ساتھ ہی ایک گائے اور تِل کے دان (خیرات) کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1037

سورج دیوتا کے بیٹے کو پُشکر تیرتھ پر نہانے کے بعد دیکھنے سے ایک آدمی تمام گناہوں سے چُھٹکارا پاتا ہے اور اُس کی جنت میں عزت اُفزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1038

یم، ستاتکیش، اور پریتوں (مُردوں کی روح) کے سردار کی وسشٹ کے ذریعے قائم کی گئی مورتی کے درشن سے، ایک شخص کو سبھی گناہوں سے چُھٹکارا ملتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1039 تا 1042

ان بے حد قوّت والوں کو خاص طور پر تاروں بھری رات میں دیکھنا چاہیئے۔ ویرُو پاکھش کے درشن کرنے اور اُس کی پوجا کرنے سے ایک شخص کبھی بھی راکھشسوں سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ اے راجن! وَرُن اور بَلی کے ذریعے کھڑی کی گئی مورتیوں کو دیکھنے سے آدمی سبھی گناہوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے اور وَرُن لوک (عالَم) میں لُطف اندوز ہوتا

ہے۔ مہاپدم جھیل اور مانس جھیل کے شمالی کنارے پر نہانے اور پُلستیہ کے ذریعے تعمیر کے گئے مندر کو ایک نظر بھر دیکھنے سے، ایک آدمی کو گائیں دان (خیرات) کرنے کا ثواب ملتا ہے اور بیماریوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1043,1044

ہر شخص وِتستا کھشؔ کے پاس دھنیشورؔ کی مورتی، اَگستیہ کے ذریعے کپٹیشور کے پاس سربھی کے ذریعے سیتارا، گوتم سوامی، سومکھ کے پاس قائم کی گئی مورتیوں کے درشن سے اُمیر بنتا ہے۔

شلوک نمبر 1045

ششانک کی مورتی جسے سچندر نے قائم کیا ہے کے درشن سے چندر لوک (چاند کا مسکن) حاصل ہوتا ہے، اِس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔

شلوک نمبر 1046

منی بھدر کا درشن کرنے سے، ایک شخص دولت مند بَن جاتا ہے۔

شلوک نمبر 1047

اَگستؔ کے ذریعے پہاڑ پر کام دیو کی کھڑی کی گئی مورتی کو دیکھنے سے خوشی اور خوبصورتی حاصل کرتا ہے۔

شلوک نمبر 1048

پلستیہ کے ذریعے کھڑی اِس دھرتی پر قائم کی گئی دیوی کی مورتی بھیڈؔا نام سے مشہور ہے

شلوک نمبر 1049

پُلستیہ کے ذریعے کھڑی کی گئی دیوی کی مورتی، جس کے ساتھ ساتھ کیشو بھی ہیں، کو دیکھنے سے ایک آدمی سبھی گناہوں سے آزادی حاصل کرتا ہے اور اُسے اعلیٰ گیان (علم) حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1050

وِشوکا جسکے ساتھ کیشو بھی ہے، کو کشمیر میں دیکھنے سے ایک آدمی کی وِشنُو لوک (عالم) میں عزت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر ...... 1051 تا 1053

بھیما دیوی کے درشن سے ایک آدمی کو بہترین دولت ملتی ہے۔ دیوی کاپانجلی، دیوی سُریشوری، بھدریشوری، گوتیمشی، دیوی گواکھشی، چنڈِکا، دُرگا، گوری، سوجیا، شُگُنی، برہمچاری، اور چکریشوری کے درشن سے ایک آدمی دِلی خواہش پورا کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1054

چکر سوامی کے پاس دیوی کو ہَر (شِو) کے بغل میں دیکھنے سے ایک آدمی تمام گناہوں سے چھٹکارا پالیتا ہے اور اس کی رُدر لوک (عالم) میں عزّت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1055,1056

دِواکر کی مورتی جسے "کارت ویریہ ارجن سوامی" کہتے ہیں، مارتنڈ جسے کشپ سوامی کے نام سے پکارا جاتا ہے، روی جسے وشوکشوا نے کھڑا

کیا ہے اور سُچندریش، سچکریش اور سربھی سوامی کی مورتیوں کے درشن سے ایک آدمی کو گھوڑے دان (خیرات) کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1057 تا 1064

اے راجن! وہ شخص اپنے آباواجداد کے لئے جنت حاصل کرتا ہے جو وَر(عِطیہ) دینے والے برہما کو ایک پہاڑی کی شکل میں، جو اُس نے خود اختیار کی ہے، اور ساتھ ہی اس کی مورتیوں وشنو سوامی، ہرسوامی اور کشپ سوامی کا درشن کرتا ہے۔

اے بادشاہ! حسبِ ذیل مورتیوں کو دیکھنے سے ایک آدمی سبھی پاپوں (گناہوں) سے چھُٹکارا پالیتا ہے۔ چکر سوامی کے پاس سُدرشن ہَر (شِو) سویمبھو (اپنے آپ بنا) ہَر (شِو) کی مورتی جو اگنی دیوتا نے کھڑی کی ہے اور جسے ینگلیشور کہتے ہیں۔ دیوتا بندھو نادیشور، دیوتا بھدریشور، چندریشور، اور جیشٹھیش، (والا) کھلیشور، ہَری (شِو) کیشویش، سمیش، دھومیش، وَرنیشور، چکریشور، ساتھ ہی چندریش، کشپیش، ولوہت، کامیش اور وِشٹیش، بُھوتیش مع گنیشور، سُوریشور، برہمیش اور وِملیشور، اِسی طرح وَر (عطیہ) دینے والا ہماچلیش، شنکھیش، وے وِرتلیشور، مہاندیشور، شمبھو، کپٹیشور، راجیشور، نرسمہا، بھولیش اور دھنیشور، اے راجن! دیوتا ہر (شِو) بھوتوں کا سردار ہمیشہ اِن مورتیوں میں موجود رہتا ہے۔

شلوک نمبر 1065,1066

وہاں نندی کو صرف دیکھنے بھر سے ایک آدمی تمام گناہوں سے

چھٹکارا حاصل کر لیا ہے۔ نندیشور، اور بھوتیشور بھی ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔
اے راجاؤں میں شیر ببر، وہاں اِن کی موجودگی اِس خواہش سے ہے کہ وہ
سبھی عالموں کا بھلا کر سکیں۔ نندی وہاں ہَر (شِو) کی عقیدت کی وجہ سے
ہمیشہ حاضر رہتے ہیں۔

شلوک نمبر 1067

کپٹیشور کو جو وہاں پانی کے بیچ نمودار ہوتے ہیں، دیکھنے سے
ایک آدمی کو ایک ہزار گائیں حاصل ہوتی ہیں اور اس کی پوجا کرنے سے
ایک شخص کو من چاہا آسرا مل جاتا ہے۔

شلوک نمبر 1068

گونند نے کہا: "اے مقرروں میں اعلیٰ درجہ رکھنے والے، نندی
نے دیوتا (شِو) کو کس طرح مطمئن کیا کہ وہ بھوتیشور میں رہ کر ہمیشہ اُس
کے قریب رہتا ہے۔

شلوک نمبر 1069

برہد اَشو...... برہد اشو نے (جواب دیا) اے راجن، دھرتی کے
محافظ! نندی کے تعلق سے جو کچھ ہوا، میں اُس کو بیان کرتا ہوں، یہ بیان
متبرّک بھی ہے، دِلکش بھی اور سبھی پاپوں (گناہوں) کو دُور کرنے والا بھی۔

شلوک نمبر ...... 1070 تا 1072 (الف)

پرانے زمانے میں شلاد نام کا ایک برہمن تھا جس کا کوئی بیٹا نہ
تھا۔ اے راجن، وہ نندی پہاڑ پر چلا گیا اور ایک لڑکا حاصل کرنے کی

خاطر اُس نے بڑے دیوتا (شِو) کو خوش کرنے کے لئے ایک سو سال کے لئے چٹانوں کی گرد کھائی۔ دیا (رحم) سے دیوتاؤں کے دیوتا نے اُسے اپنا گنیش نندی، جو بے حد طاقتور ہے، بحثیت بیٹے کے دے دیا۔

شلوک نمبر ...... 1072 (ب)، 1073

جب نندی کو ایک بیٹے کے طور پر دیا جا رہا تھا تو نندی نے شنکر (شِو) سے کہا "اے مالک آپ کی مہربانی سے میں اس برہمن کا بیٹا بنوں گا۔ لیکن مجھے اِس کا بیٹا بغیر (شکمِ مادر) کے ہونے دیجئے۔

شلوک نمبر ...... 1074 تا 1076

اس کے علاوہ، آپ سے الگ ہو کر میں انسانی دنیا میں زیادہ دیر تک نہیں رہوں گا۔ دیوتا ہَر (شِو) نے دیا (رحم) سے مسکراتے ہوئے اُس سے کہا "اے گنوں میں اعلیٰ رتبہ رکھنے والے اُوما کی شادی میں بھرگو ریشی نے اس کی عزت نہ کرنے پر، شاپ دیا ہے۔ اِس لئے تم یقینی طور انسانی صورت میں جنم لو گے۔ اُسی جسم میں آپ میرے پاس آؤ گے۔ گنوں (مصاحبوں) میں اونچا درجہ رکھنے والے، تب سے آگے تم عالمِ انسانی میں رہو گے۔

شلوک نمبر 1077,1078

اپنی مرضی سے آپ میرے نزدیک رہو گے جس سے آپ کو مسرّت نصیب ہوگی۔ آپ کو بھرگو رِشی کے شراپ کی مجبوری سے عالم اِنسانی میں رہنا ہوگا۔ لیکن اے گنوں (مصاحب) کے سردار، وہاں میں بھی آپ کی خواہش کے مطابق رہوں گا۔

شلوک نمبر 1079

اے راجن! اِسی لئے نندی ہمیشہ بھوتیشور میں رہتے ہیں اور اس پر مہربان ہونے کی وجہ سے ہَر (شِو) بھی اپنی مرضی سے وہیں رہتے۔

شلوک نمبر 1080

گونند (نے کہا) نندی جو عالمِ اِنسانی میں پیدا ہوئے، شِلاد، کے بیٹے بنے۔ اُس نے اس جسم سے گنپتی کا درجہ کیسے حاصل کیا۔

شلوک نمبر 1081

برہد اشو (نے کہا) جب شِلاد ایک چٹان کو پیس رہے تھے تو اُنہیں نندی اُسی کے بیچ سے ملا، شِکمِ مادر سے نہیں وہ چاند کی چمک لئے ہوئے تھا۔

شلوک نمبر 1082

بیٹے کو کو پا کر برہمن شلاد خوش ہوئے اور اِس کے بعد اُس نے بیٹے سے متعلق تمام رُسومات کو انجام دیا۔

شلوک نمبر 1083

جب بیٹے کے جنم کی رُسومات ادا کی جا رہی تھیں تو شلاد برہمن نے دُوسرے برہمنوں سے سُنا کہ اُس کا بیٹا زیادہ دیر تک زندہ رہنے والا نہیں۔

شلوک نمبر 1084,1085

یہ سُن کر پوِتر (پاک) شِلاد بیٹے کی محبت کی وجہ رونے لگا۔ نندی جو دَھرم سے واقف تھا، اپنے باپ کو جو رو رہا تھا، تسلّی دینے لگا، اس نے کہا

"میرے پتا (والد) آج نہ رویئے۔ آپ کی خواہش پوراکرنے کے لئے میں شنکر دیوتا کو خوش کر کے لمبی عمر پاؤں گا۔

شلوک نمبر 1086,1087

اِس طرح اَپنے باپ سے کہہ کر اور اُس کی اجازت لے کر نندی نے خود تپسیا (ریاضت) کرنے کا فیصلہ کر لیا اور وہ ہمالیہ کی پاک چوٹی "ہرمکُٹ" پر چلا گیا۔

شلوک نمبر 1088

اس چوٹی کے مشرق کے نصف حصے پر ایک صاف پانی کی جھیل ہے جس کا نام "کالودک" ہے اور جو سبھی گناہوں سے چھُٹکارا دینے والی ہے۔

شلوک نمبر 1089

اپنے سر پر ایک بڑی چوٹی رکھ کر وہ پانی میں لگاتار رُدر (شِو) کا جَپ کرتے ہوئے ہَر (شِو) کی تپّیا (ریاضت) کرنے لگا۔

شلوک نمبر 1090

اُسے پانی میں رُدر کا جَپ کرتے ہوئے سو سال بیت گئے۔ سو سال پورے ہونے پر دیوی نے دیوتا سے کہا:

شلوک نمبر 1091

اَے قابلِ تعظیم، میرا بیٹا نندی کالودا میں ریاضت انجام دے رہا ہے۔ اَے سوامی! جلدی سے اُسے آشیرواد (عطیہ) دو، دیر نہ کرو۔

شلوک نمبر ...... 1092، 1093 (الف)

اَے آدمیوں کے سردار! اِس طرح پر وارانسی (بنارس) میں دیوی نے شِو سے کہا۔ تب دیوی کے ساتھ برشبھ (بیل) پر سوار ہو کر، زمین کے راستے جاتے ہوئے، کسی نے بھی اُسے اُس علاقے میں نہیں دیکھا۔

شلوک نمبر ...... 1093 (ب)، 1094

پریاگ (الٰہ آباد) اور اجودھیا کے بڑے شہر سے پار ہو کر اس نے متّبرک ''نے مِش'' جنگل اور اُس سے آگے ''گنگا دُوار'' کو پار کیا۔ ستھانیشور (آج کا تھانیشور) سے وہ کوروکھیتر اور پاک وِشنو پاد پہنچے۔

شلوک نمبر 1095,1096

اِن سب کو یعنی شتدرو (ستلج) وِپاشا (بیاس) پوّتر (پاک) پانی والی اِرادتی (راوی) دیوکا، چندر بھاگا (چناب) پاک وِشنو پاد (کونسر ناگ) وِشوکا (دریائے وشو) وجیش اور وِتستا (جہلم) وسندھ کے سنگم کو پار کرتے ہوئے وہ بھارت پہاڑ پر چلے گئے۔

شلوک نمبر 1097,1098

پہاڑ کے دامن میں پہنچ کر اس نے دیوی سے کہا ''اے مقدس دیوی''! آپ یہیں پر بیل کے ساتھ ٹھہرو جب کہ میں آگے کی طرف روانہ ہوجاؤں گا۔ جو کوئی بھی اس پہاڑ پر اِس راستے سے چڑھتا ہے وہ کافی پُنیہ (ثواب) حاصل کرلیتا ہے۔

شلوک نمبر 1099

آپ نازک ہیں اور اِس وجہ سے پہاڑ پر نہیں چڑھ سکتیں۔ میں آج ہی اکیلا تیزی سے جاؤں گا۔

شلوک نمبر 1100

اُس جگہ سے بہترین دیوتاؤں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا اور یہاں دیوتاؤں کا ایک مندر ''اِشٹھ پنھیشور'' وجود میں آیا۔

شلوک نمبر 1101,1102

جب مہیشور نے، اُس راستے سے پہاڑ پر چڑھنا شرع کیا، بے حد چالاک پہاڑ اونچا ہوتا گیا۔ مہیشور تھک گیا اور اس بات پر غصّہ ہوا کہ پہاڑ اُونچائی میں آگے بڑھ رہا ہے تو اُس نے ایک خطرناک صورت اختیار کی، اور اس کے (پہاڑ کے) سر پر ایک ٹھوکر ماری۔

شلوک نمبر ...... 1103 تا 1105

تب سے اس پہاڑ کا نام ''مُنڈ پرشٹھ'' پڑا۔ مُنڈ پرشٹھ کو سارے جسم سے چھونے سے ہر ایک شخص ناواجب بات کہنے کے گناہ سے چھُٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ دیوتا (شنکر) سے ٹھوکر کھانے کے بعد پہاڑ نے ایک انسانی صورت اختیار کر لی اور اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر دیوتاؤں کے سردار سے کہا ''میں مصیبت میں ہوں'' تب خوش ہو کر اور دَیا (رحم) سے بھر دیوتاؤں کے سردار نے پہاڑ سے کہا:

شلوک نمبر 1106

اے پہاڑ! جو پانی تم سے میری ٹھوکر کی وجہ سے نکل آیا ہے ،
اس کا نام اِس دھرتی پر "کرپانی تیرتھ" کے نام سے مشہور ہوگا۔

شلوک نمبر 1107

پہاڑ کا نام "منڈ پرشٹھ" رکھنے کے بعد اس نے خوبصورت شکل
اختیار کی، حُوروں کے اِس جگہ رہنے کی وجہ سے اس کا نام "اَپسرا تیرتھ" پڑا۔

شلوک نمبر 1108

اِس کے بعد دِلکش اور پاک "برَہم سَر" کو دیکھنے کے بعد اس نے
ایک ہنس کی صورت اختیار کی اور پہاڑ کو کچھ لمحوں میں ہی کاٹ ڈالا۔

شلوک نمبر 1109

پہاڑ میں جو کُھلی جگہ وسیع دل والے دیوتا نے ہنس کی صورت
میں بنالی اُسے ہنس دُوار، جو سبھی گناہوں کو تباہ کرنے والا ہے، کہتے ہیں۔

شلوک نمبر 1110,1111

تب واتکا اور شنڈکا، اِن پاک جگہوں کو دیکھ کر بڑا دیوتا، کپلا
تیرتھ پہنچا اور اُس نے نہایت خوش قسمت برہما کو دیوتاؤں سے گھرا اور
رشیوں کے ساتھ یگیہ کرتے دیکھا۔

شلوک نمبر 1112

دیوتا مہیشور کو ایک ہنس کی شکل میں دیکھ کر، برہما، زمین پر گھٹنوں
کے بل جُھک گئے اور بڑے دیو کو نمسکار کیا۔

شلوک نمبر
1113 ......

اے دھرتی کے راجا! سنو کہ جب برہما نے جو دنیا کا سردار ہے، کو نمسکار کرتے ہوئے (شِو نے) دیکھا تو کیا کہا؟

شلوک نمبر
1114 ......

شنکر: ہے دیوتاؤں کے سوامی (مالک) اِس دُنیا کو وجود میں لانے والے، تین لوکوں (عالموں) کے سردار، ماضی، حال اور مستقبل کو جاننے والے، سب کے راجا، آپ کو نمسکار۔

شلوک نمبر
1115 ......

اِس دنیا میں (کے بننے میں) مجھے آپ کے بغیر کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ آپ ہی تینوں لوکوں (عالموں) کی حرکت والی اور بے جان چیزوں میں چھائے ہوئے ہو۔

شلوک نمبر
1116,1117 ......

اے مالک، آپ اس سب کے پیدا کرنے والے، محافظ اور تباہ کرنے والے ہیں۔ جب آپ اپنی آنکھیں کھولتے ہیں تو تین عالموں کا ظہور ہوتا ہے اور اے عالموں کے مالک! جب آپ سونے کے لئے چلے جاتے ہیں تو یہ تینوں عالم فنا ہو جاتے ہیں۔

شلوک نمبر
1118 ......

آپ کی مدد سے زمین سبھی جاندار اور بے جان (پیدائش) کو دھارن (اَپنے اُوپر لیتی ہے) کرتی ہے۔ آپ ہی کے کارن جگت پانی کو

لئے ہوئے ہیں۔

شلوک نمبر 1119

اے مالک! یہ آپ کی چمک ہی ہے کہ آپ (قوّت) اِس دنیا کو سہارا دیتی ہے۔ یہ آپ کی ہی شکھتی (Energy) ہے کہ ہَوا اِس ساری دنیا کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

شلوک نمبر 1120

اے مالک! آپ کی طاقت سے ہی ، خلا جو آواز کی پیدائش کی جگہ ہے، ساری دُنیا کو سہارا دیتی ہے۔ اے بے حد قوت کے مالک، آپ کو روحِ اعلیٰ کہا جاتا ہے۔

شلوک نمبر 1121

آپ کی شُہرت بحیثیتِ دانشور کے ہے، آپ تمام جانداروں کی رُوح ہو۔ آپ ظہور سے پرَے پُرش (قوت) ہو اور آپ ''رج''، ''ست'' اور ''تم'' جز ہو۔

شلوک نمبر ...... 1122 تا 1124

آپ حواس اور حواس کی جُزیات ہو۔ آپ سالم جسمانی عناصر (بھوتا) ہو۔ آپ بہت باریک جسمانی سار (تَن ماتر) ہو۔ آپ جاننے والے اور جاننے کی چیز ہو۔ آپ جسم، رُوح اور اُونچا درجہ رکھنے والے مالک ہو۔ آپ ثالِث ، وہ بات جس پر ثالِث چاہیئے اور خود ثلاشت ہو، آپ مختلف قسم کی آہوتی (Sacrifice) ہو۔ صرف آپ ہی یہ سب کچھ

ہو۔ اے مالک، آپ کے اَپنے وجود کے سِوا اور کیا ہے (اس دنیا میں) اے اُونچی شکھتی والے' جب کہ میں آپ کو سبھی جسمانی اعضا سے تعظیم کرتا ہوں، مجھ میں ایک بہت بڑا شک پیدا ہوا ہے۔

شلوک نمبر 1125,1126

برہد اشو (نے کہا) شِنکر کے اِس طرح خطاب کرنے پر برہما نے یہ الفاظ کہے: "یہ میری دوسری صورت "شاروی" ہے جو بے حد پوتر (پاک) کرنے والی اور اونچی ریاضت سے بھر پور ہے، جس کے سامنے میں "دنڈوت" (تعظیماً لیٹا) ہوں۔ اس صورت کو مع دیگر دیوتاؤں کے نمسکار کر کے خوش کرو۔

شلوک نمبر 1127,1128

اِس طرح خطاب کرنے پر اِندر' جس کے اردگرد دیوتاؤں کا جُھنڈ بیٹھا تھا۔ برہما، شِو، تینوں عالموں کو فنا کرنے والا، دیوتاؤں کے دیوتاؤں کے سردار اور شنکر کی مناسب طور پر تعریف کرنے لگے۔

شلوک نمبر ...... 1129 تا 1132

شنکر نے کہا "اے دیوتاؤں کے سردار، اَپنی جادوئی قوّت سے تینوں عالموں کو گھیرے ہوئے! یگیہ کرنے والے، زمین، آسمان، پانی، آگ، چاند، سورج اور ہوا آپ کے انگ (اعضاء) ہیں' جو تینوں عالموں پر چھائے ہوئے ہیں۔ اے دنیا کو پیدا کرنے والے، آپ برہمی صورت جو "راجسی" (عمل) ہے، اختیار کرنے کے بعد عالموں کو پیدا کرتے ہیں۔

آپ خود پَیدائش سے مبرّا ہیں۔ اے جانداروں کی رُوح! اے مہیشور آپ
ایک شاہد کی طرح الگ رہ کر تینوں عالموں کا پالَن (پرَورش) کرتے ہو۔
اے دیوتا! آپ ''تاسیسی، گُن (وصف) سے کال (موت) کی صورت
اختیار کر کے اِس دُنیا کا خاتمہ کرتے ہو۔

شلوک نمبر 1133

''دھرم'' ایک بیل کی صورت میں اختیار کر کے آپ کی سواری
کے طور آپ کی خدمت کرتا ہے۔ آپ ہمیشہ مجرّد ہو، اگرچہ آپ کے جسم
کا بایاں حصّہ عورت کا ہے۔

شلوک نمبر 1134

آپ کی جَٹائیں (لمبے بالوں کے گُچھے) چَندرما (چمکتا آدھا چاند)
اور گنگا کی لہروں سے جوش میں آتی ہیں۔ اے مہیشور آپ کو میرا نمسکار۔

شلوک نمبر 1135

اے تِرپُرا (راکھش) کے دُشمن اور اَندھک کو مارنے والے! آپ کو
جو نیزے کے اَگلے حصّے سے ''اَنش'' کے خون میں لت پت ہوا، نمسکار ہو۔

شلوک نمبر 1136

اے پاروتی سے پریم کرنے والے، کھوپڑیوں کی مالا پہنے والے،
طاقتور ہتھیاروں کے مالک، ڈراؤنی صورت والے خوفناک ہتھیار رکھنے

والے، آپ کو نمسکار ہو۔

شلوک نمبر 1137,1138

اے "اُردو لِنگ" (اُوپر کی اور کھڑے)، شِگھر، کرتھ، کرتھنا، متبرک، شاندار، بے حد خوبصورت، راج ہنس، خوفناک آنکھ رکھنے والے، "بھسنڈ"، ایک ناگ کو زُنار کے طور پر گلے میں ڈالے۔

شلوک نمبر 1139

اے دیوتاؤں کے سردار، دُنیا کے مالک، مجھے معاف کرو، آپ کی جادوئی طاقت مجھ پر چھاسی گئی تھی، اِس وجہ سے میں نے آپ کی پُوجانہ کی۔

شلوک نمبر 1140

اے شمبھو، بے شک تم خوش ہو، کیونکہ میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ اے دیوتاؤں کے سردار، آپ مجھ پر مہربان ہو۔ اے مہیشور، میں آپ کو ونڈوت (لیٹ کر) پرَنام (استقبال) کرتا ہوں۔

شلوک نمبر 1141,1142

برہد آشو نے کہا "اِندر، برَہما ریشیوں اور دیوتاؤں کے ذریعے تعریف کئے جانے پر شنکر نے ہنس کا روپ چھوڑا اور اپنا رُوپ اختیار کر کے برہما کی یگیہ کی جگہ پر جا کر دیوتاؤں کے سامنے ظاہر ہوئے۔ اِس کے بعد شنکر نے دیوی اور بیل کو بھی لایا۔

شلوک نمبر 1143

جب برہما نے یگیہ ختم کیا تو دیوتاؤں کے سردار شنکر، دیوتاؤں کے جھنڈ کے ساتھ "کالودک" جھیل پر گئے۔

شلوک نمبر 1144

وہاں اس نے ننؔدی کو بھوک سے کمزور حالت میں ٹھنڈا پڑا دیکھا

جیسے کسی رشتہ دار کے ذریعے مارے جانے پر اُس کی یہ حالت ہوئی ہو۔

شلوک نمبر 1145

ننؔدی، جو سب دیوتاؤں میں سے مہیش کی پوجا کرتا تھا، مہادیو

نے حیران ہو کر کہا، ''اے بچے! اُٹھو، کھڑے ہو جاؤ، وہ وَر (عطیہ) مانگو

جو تمہیں اچھا لگے۔

شلوک نمبر 1146

دیوتا شِو کو پاروتی اور دیوتاؤں کے جُھنڈ کے ساتھ دیکھ کر، نندی

نے موت کا ڈر چھوڑ دیا۔

شلوک نمبر 1147

(سَر پر اُٹھائی پہاڑ کی) چوٹی کو ایک طرف چھوڑ کر وہ پانی کے

بیچ جوش میں آ کر کھڑا ہوا ور تعریفی منتروں اور پانی کی پیش کش سے

دیوتاؤں کے سردار کی پُوجا کرنے لگا۔

شلوک نمبر 1148,1149

اس کے پُوجا کرنے پر شنکر نے مُسکراتے ہوئے کہا ''پیارے بچے

میں آپ کے ''رُدر جاپ'' اور آپ کی ریاضت سے مطمئن ہو گیا ہوں۔

اپنی چاہ کے مطابق، اِسی جسم میں آپ میرے قریب رہیں گے، آپ کو

موت سے کوئی خطرہ نہیں۔

شلوک نمبر 1150

اپنی سابقہ پیدائش (جنم) کو یاد کرو، جب آپ میرے (دُوار پال) ڈیوڑھی بان تھے۔ اس کے بعد برہمنوں کے سردار شِلاد نے آپ کو ریاضت سے حاصل کیا۔

شلوک نمبر 1151,1152

اے بیٹے، شِلاد کو آپ نے بیٹے کی حیثیت سے اِس دنیا سے پار کرا لیا ہے۔ میرے گنوں (مصاحبوں) میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے پر آپ میرے ساتھ یہاں سے مشرق کی طرف ایک یوجن کے فاصلے پر رہو گے۔ اے مصاحبوں میں اُونچا مقام رکھنے والے' میں "ہربُھوتیشور" کی صورت میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔

شلوک نمبر 1153

اے نندی! شکھتی وان رشی وسشٹھ اِس متبرّک مقام پر آپ کی اور میری شبیہہ کھڑا کرے گا۔

شلوک نمبر ...... 1154 تا 1159

اَے برہمن ، ہم ہمیشہ وہاں موجود رہیں گے۔ میرا لنگ، جو وہاں پہلے وجود میں آیا ہے، جسے جیشٹھیش کہتے ہیں، وہیں پر ہے۔ اے برہمن' وہاں پر میری لگاتار موجودگی سے آپ کو واقف ہونا چاہیئے۔ اے برہمنوں میں بہترین مقام رکھنے والے! میری عقیدت رکھنے والے! ہزاروں اور کروڑوں رِشی اِس لنگ کو جسے "جیشٹھیش" کہتے ہیں، اُتر مانس

کے جنّت جیسے پانی سے نہایا کرتے تھے۔ اے مصاحب! میرے لئے ان کی عقیدت اور ریاضت سے آپ خود ہی ''سوور ناگ'' کے مسکن اُتر مانس پہنچو گے اور اُس جگہ لگاتار سکونت کرو گے جہاں جنوب کی طرف متبرّک پانی والی ''ہرنیاینی'' ندی بہتی ہے اور جو ''گنگ واہنی'' (سونا بہا کر جانے والی ندی) نام سے مشہور ہے۔ جیشٹھیش میں بھوتہ (Bhutas) رہتے ہیں، اَے برہمن! تم وہاں اپنی مرضی سے رہو۔

شلوک نمبر 1160,1161

تب میرے پاس دُوسرے جسم میں آو، اَے میرے بیٹے، نندی جو اُن کے سامنے تعظیماً لیٹا تھا، اُس نے ایسا کہنے کے بعد، دیوتاؤں کے دیوتا، دیوتاؤں کے دُشمن کے دُشمن نے، کال (موت) کو شانت کر کے واپس بھیج دیا۔ نندی کو ساتھ لے کر اُس نے ''اُترمانس'' کو دیکھا اور خوشی سے ہرمکٹ کی چوٹی پر جو تینوں عالموں میں مشہور ہے اور اُسی جھیل کے قریب ہے، چڑھا۔

شلوک نمبر 1163,1164

دیوتاؤں کے دویتا مہیشور ہمیشہ وہاں موجود رہتے ہی، اونچی شہرت والے وَششٹھ (رِشی) نے بھی اپنے دیوتاؤں کے جُھنڈ کے سمیت بھوتوں کے سردار ہر (شِو) کی وہاں پر مورتی نصب کی۔ اُس جگہ کے مغرب میں اُس نے نندی کی مورتی کھڑا کی۔

شلوک نمبر 1165

اے دشمنوں کو قابو میں رکھنے والاے، ایسا کرنے کے بعد دیوتا جہاں سے آئے تھے' وہیں واپس چلے گئے۔ اِسی طرح رِشی بھی' جن کی دولت ریاضت ہے، واپس روانہ ہوئے۔

شلوک نمبر 1166

اِس طرح بھرگو رِشی کے شاپ اور ہَر (شِو) کی دَیا (مہربانی) سے ننؔدی وہاں ہمیشہ حاضر رہتے ہیں اور اِسی کی خوشی کے لئے مہیشور بھی وہاں موجود رہتے ہیں۔

شلوک نمبر 1167

نندیشور کی مورت بُرا کام کرنے والوں کے ذریعے نہیں دیکھی جاسکتی۔ بُھوتیشوؔر کے دَرشن سے ایک شخص تمام گناہوں سے بَری ہوجاتا ہے۔

شلوک نمبر 1168

پوتّر (پاک) سودؔر میں نہانے کے بعد ہر بھوتیشوؔر، جیشٹھیشوؔر اور ننؔدی کے دَرشن (دیکھنا) سے ایک شخص گنوں (مصاحبوں) میں اہم رُتبہ حاصل کرسکتا ہے۔

شلوک نمبر 1169

گوننَد (نے کہا) "دیوتاؤں کے دیوتا شُولؔی کا وہاں مُسکن ہے جِسے کپٹیشور کہتے ہیں۔ مہربانی اِس کی اِبتدا کے بارے میں مجھے بتائیے۔

شلوک نمبر 1170

اے برہمن! میں کپٹیشور نام سے بھاری شک میں پڑا ہوں،
قابلِ تعظیم شمبھو کو کیوں کپٹیشور کہا گیا ہے؟

شلوک نمبر ...... 1171 تا 1173

برہد اشو (نے جواب دیا) اے راجہ! کورو کھیتر میں درشدوتی ندی
کے کنارے پر دیوتاؤں کے دیوتا رُدر کے درشن کے لئے کروڑوں رِشی
ریاضت کر رہے تھے۔ ان کی عقیدت کی وجہ سے اونچے درجے کے ذی
عزت دیوتا نے انہیں خواب میں کہا: "اے تیز رفتار رِشیو! جلد کشمیر چلے
جاؤ وہاں شاندار اور پاک مسکن ہے، ایک ناگ کا وہیں پر میں بھیس
بدل کر دِکھائی دوں گا۔

شلوک نمبر 1174

خواب میں ایسا سُن کر اُنہوں نے صبح (اِس کے بارے میں)
ایک دوسرے سے کہا اور شمبھو دیوتا کے درشنوں کے متمنی ہونے کی وجہ سے
وہ ایک ساتھ کشمیر چلے گئے۔

شلوک نمبر 1175

وہاں پہنچ کر، جہاں ناگ کا مسکن تھا، اُنہیں تھوڑا سا پانی بھی
دکھائی نہ دیا۔ کیونکہ سارا پانی لکڑی کے ٹکڑوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

شلوک نمبر 1176

لکڑی کے پھٹوں کو ہاتھوں سے ہِلا کر صرف اپنا جسم نہانے سے

ہی اُنہیں رُود کا مقام حاصل ہوا۔

شلوک نمبر 1177,1178

ایک دِسشٹھ برہمن جس کا نام "گور پاراشر" تھا، نے وہاں نہیں نہایا، اُس نے شوقیہ طور پر لکڑی کے پھٹوں کو چھوا تک نہیں۔ وہاں رہتے ہوئے اُس نے فاقہ کر کے اپنے جسم کو سڑنے دیا۔ شِو نے اُسے خواب میں کہا "اے برہمن تم کیوں مصیبت اُٹھا رہے ہو؟"

شلوک نمبر ...... 1179 تا 1181

جلدی سے لکڑی کے پھٹوں کو ہاتھ لگا کر اور نہا کر رُدر کو حاصل کرو۔ برہمن التجا کرتے ہوئے کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑ کر رُدر سے کہنے لگا۔بلا شک آپ رُود سے ملنے کے بعد دکھائی دو گے لیکن اے دنیا کے پِتا (والد) میرا دِل دیوتاؤں کے سردار کے درشنوں کے بغیر مطمئن نہ ہوگا۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ ناگ کے مسکن میں بھیس بدل کر ظاہر ہو جاؤ گے۔

شلوک نمبر ...... 1182 تا 1184

اُس جھلک کو دیکھے بغیر اے شنکر! نہ میں یہاں سے جاؤں گا اور نہ کچھ کھاؤں گا" پھر تھوڑا سا مسکرا کر شنکر نے اُسے دوبارہ کہا۔ "میں نے ان کو پھٹے کی صورت میں اپنا ظہور دکھایا ہے۔ اے برہمن! مجھے دیکھنے سے ہی وہ رُدر کے مقام کو حاصل کر چکے ہیں۔ اب چونکہ آپ کی ریاضت بڑی ہے، میں آپ کو چاہا وَر (عطیہ) دیتا ہوں۔ بولو تم کیا چاہتے ہو اور رُدر کے مقام کو حاصل کرلو۔

شلوک نمبر 1185,1186

گور پراشَر نے کہا "اے پرمیشور! کام دیو کا فنا کرنے والے،
اے مہیشور، اگر آپ مجھے عطیہ دینا چاہتے ہیں تو اپنے آپ کو ایک لکڑی
کے پھٹے میں سبھی جانداروں کے (عالمِ انسانیت) لئے اِسی طرح ظہور میں
آیئے جس طرح آپ رِشیوں کے لئے آئے تھے۔ اے دنیا کے مالک،
دنیا لگاتار گناہوں کی وجہ سے مصیبت میں ہے۔"

شلوک نمبر 1187

مہیشور نے کہا، اے برہمنوں میں بہترین مقام رکھنے والے، وہ
سب لوگ دیوتا کو لکڑی کے رُوپ میں کھڑا دیکھیں گے لیکن ہمیشہ نہیں
بلکہ کبھی کبھی۔

شلوک نمبر 1188

ان پر مہربان ہونے کی خواہش سے میرا گن (ساتھ رہنے والا)
یہ نندی لکڑی کے پھٹے کی صورت میں انسانوں کو ہمیشہ دکھائی دے گا۔

شلوک نمبر 1189,1190

اور اس کو دیکھنے سے وہ زندہ جسم سے ہی رُدر کا مقام پالیں
گے۔ چونکہ میں بھیس بدل کر لوگوں کے سامنے نمودار ہوں گا اسلئے میں
کپٹیشور کہلاؤں گا۔ اے برہمنوں میں بہترین مقام رکھنے والے اِس ملک
میں پانی کی بہتات ہے۔

شلوک نمبر 1191

میرا ظہور سابقہ رُوپ میں ہوگا، پس آپ کو کپٹیشور کا ماخذ بتلا دیا گیا ہے۔

شلوک نمبر 1192

گونند نے کہا "اے ذی عزت! میری خواہش ہے کہ میں کشمیر میں وِشنُو، کے مسکن کے بارے میں سُنوں اور اُن جگہوں کی اہمیت کے بارے میں بھی جہاں ہری (وِشنُو) موجود ہیں۔

شلوک نمبر 1193

برہد اشو نے کہا، "اے راجا دیوتا (وِشنُو) ہمیشہ چکردھاری رُوپ میں موجود رہتے ہیں۔ اُسے 'جس کی کنول جیسی آنکھیں ہیں' دیکھ کر ایک شخص کو دس گائیں دان (خیرات) کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1194

دیو جناردھن ہمیشہ نرسمہا (شیر اور آدمی ایک جسم میں) کے رُوپ میں موجود رہتے ہیں۔ اُس دیوتاؤں کے دیوتاؤں کے سردار کا درشن کرنے سے ایک شخص کو وہی پھل حاصل ہوتا ہے جو ایک گھوڑے کی قربانی سے ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1195

اے راجا! دیوتا بھوسرن (کئی چشموں میں رہنے والا) پاک اور

متبرک دیوسر کے مقام پر ہمیشہ رہتے ہیں۔

شلوک نمبر 1196,1197

اے راجاؤں میں بہترین مقام کے مالک (وِشنو) دیوتا، وِسشٹھ، کدرُو، وِنتا اور گوتم کے ذریعے نصب کی گئی مورتیوں میں رہتے ہیں۔ جو شخص کیشو (وِشنو) کی اِن مورتیوں کا درشن کرتا ہے اُسے "اگنشٹوم" کا پھل (ثواب) ملتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1199 تا 1207

شنکر، ورُن، برہما، دھنیش، یم، ہَر، دواکر، سوم، وَہنی، پَون، کشپ، بھرگو، پُلست اور اتری کے ذریعے دیو کی مورتی دیکھنے سے اور بھج سوامی، مہاسوامی، شت شرنگ، گدھادھَر جنارَدن، بھرگو سوامی کی مورترں کو میرُو کے مسکن کے قریب دیکھنے سے، دیوتا تے تریشور، دیوتا ونڈ کا سوامی 'جناردن رام سوامی (متصلہ بھو) وَر (عطیہ) دینے والا نارانیستھان جو مغرب کی طرف ہے دیوتا گجندر موکھشنا جو رام وراہ کے نزدیک ہے، نرسمہا، ور (عطیہ) دینے ولا بہروپ، سات سادھوؤں کی مورتیاں جوسُمکھ کے پاس ہیں۔ ور دینے والا تنگ واس، ور (عطیہ) دینے والا سویمبھو، گُہاواس، یوگیش، اننت رشی، کپل، اشویشرس، متسیہ۔ ہمس، کورم، اتانکسوامی، اس دیوتا کی مورتی جس کو ولاکھیوں نے نصب کیا ہے، گرڈ، جلواس، اور وہ دیوتا جس کے سر پر ناگوں کے تاج ہیں۔ اِن میں سے کسی ایک کے درشن

ہے۔ دس گایوں کے دان کا پھل ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1208

مگدھ میں پہلے پرتھو کے ذریعے وینا کی مورتی نصب کی ہوئی دیکھ کر ایک شخص کو پُنڈریک کے اہتمام کا پھل مِلا۔

شلوک نمبر 1209,1210

گرذرگوٹ میں بھرگو کے ذریعے امرسوامی کی بنی متبرک مورتی کو پہاڑ سے اس کی جگہ کے قریب وسیع دل والے رام نے جو بھرگو کا بیٹا تھا، لایا۔ اِس مورتی کے درشن سے ایک شخص سبھی گناہوں سے چھُٹکارا پاتا ہے، اِس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں۔

شلوک نمبر 1211

گونند نے کہا "بھرگو کے ذریعے بنائی گئی مورتی کس وجہ سے گردھرگوٹ سے جو پہاڑوں میں بہترین مقام رکھتا ہے، اُس کے (بھرگو کے) آشرم کے قریب لائی گئی۔

شلوک نمبر 1212

برہد اشو...... رام کے پتا "ہے ہیا" کو کھتریوں کے ذریعے مارے جانے پر، کھتریوں کو دبانے والے رام نے زمین پر سے اکیس بار کھشتریوں کا خاتمہ کیا۔

شلوک نمبر 1213

اے راجاؤں میں بہترین راجا اکیسویں قتل عام پر کچھ کھشتری

کشمیر کے پہاڑی قلعے پر پہنچے۔

شلوک نمبر ...... 1214 تا 1216

اَے زمین کے مالِک! رام بے حد غصہ ہوئے اور انہیں گھدیڑ کر مار ڈالا۔ اُن میں سے کچھ کھشتری' جو قتل ہونے سے بچے، اس کے خوف سے کشمیر چھوڑ کر وہاں پہنچے جہاں ندی مدھومتی اور "رَج نرملا" ہے۔ اِس کے باوجود رام نے اُن کا پیچھا کر کے غصے میں اُن کو دبوچ لیا۔

شلوک نمبر 1217,1218

سبھی کھشتریوں کو مار کر، اُس نے اپنے ہاتھوں کو اُن کے خون میں بھگونے کے بعد اُس نے اُونچی آتما (رُوح) والے کیشو کی مورتی نصب کی۔ یہ مورتی جس کا نام راجواس ہے، سبھی عالموں میں مشہور ہے۔ اُس کے درشن سے ایک راجا' ہاتھ میں لئے گئے کاموں میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1219

چونکہ رام نے وہ مورتی دہشت کے مُوڈ میں نصب کی تھی۔ اِس لئے ہری (وِشنُو) ہمیشہ وہاں پر خوفناک شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔

شلوک نمبر 1220

جاندار لوگ بھی اُس کی پوجا وہاں دہشت کی صورت میں کرتے ہیں۔ اِس جذبے کے تحت وہ اُس کی پُوجا جانوروں کی قربانی جیسے عمل سے کرتے ہیں۔

شلوک نمبر 1221

اے راجا! پہلے پہلے متبرک رام بھی وہاں کھشتریوں کے خون کے گڑھے کھود کر کورو کھیتر کو چلا گیا۔

شلوک نمبر ...... 1222 تا 1224

شاہی فوجوں کو تباہ کرنے والے نے، اُن گڑھوں میں آباؤ اجداد کو دیکھ کر، اُن کی پوجا کر کے خوشی حاصل کی۔ خوش ہوئے آبا و اجداد نے اُسے اِس طرح مخاطب کیا۔ "اے لمبی بازوؤں والے رام! اپنے آپ کو اِس کام سے الگ کرو اور ایک متبرک یاترا پر چلے جاؤ۔ چونکہ آپ نے اُن راجاؤں کو مارا ہے جو گھبرا کر بھاگ گئے تھے، اِس لئے آپ کا جسم اس گناہ سے گناہگار ہوا ہے۔ اے بیٹے! اپنے آپ کو پوتر (پاک) کرنے کے لئے متبرک مقامات پر چلے جاؤ۔

شلوک نمبر 1225,1226

جب تک نہ تم اے بیٹے! پاک جسم والے بنو گے، تمہارے ہاتھوں سے چمٹا خون دُور نہ ہوگا۔ جب تمہارے دونوں ہاتھ خون سے پاک ہو جائیں گے، آپ کو تپسیا (ریاضت) آرام سے کرنی چاہیئے۔

شلوک نمبر 1227

اے راجا! آباو اجداد کے ایسا کہنے پر اور اُن کی عزت افزائی پاکر، رام بحیثیت ایک یاتری کے سبھی متبرک مقامات پر چلے گئے۔

شلوک نمبر 1228

تب وہ کشمیر چلا گیا اور سبھی متبرک مقامات پر نہا کر وہ "گرِدھر کوٹ" کے قریب پہنچا۔

شلوک نمبر 1229

جہاں شُدھا اور سرسوتی ملتے ہیں وہیں پر رام کے ہاتھ شُدھ (صاف) ہوئے۔

شلوک نمبر 1230,1231

رآم نے اِس جگہ کو ایک وَر (عطیہ) دیا۔ یعنی "اس متبرک جگہ پر نہا کر ایک شخص سبھی گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرے گا۔" اپنا جسم پاک کرنے کے بعد وہ دشمن کی فوجوں کو تباہ کرنے والا، گناہوں سے بُری ہوگیا۔

شلوک نمبر 1232

پتھیشور پہنچ کر اُس نے زبردست ریاضت کی۔ اِس کے بعد وہ دریائے پتھیودا، جو "برہم" سر سے نکلتی ہے، پر پہنچا۔

شلوک نمبر 1233

جب وسیع دِل والے رآم نے اُس دریا پر تپسیا (عبادت وغیرہ) شروع کی تو دنیا میں اُس دریا کے نام "رام ہَرَدْ" مشہور ہوا۔

شلوک نمبر 1234

ایک سال کے لئے وہاں عبادت کر کے رآم گرور کوٹ

(پہاڑ) کے دامن میں رِیاضت کرنے چلا گیا۔

شلوک نمبر 1235,1236

اس جگہ جہاں رام کے ہاتھ پوِتّر (پاک) ہوئے تھے، سے زیادہ دور نہیں اور پُنیودا کے پاس اعلیٰ روح والے ناگ' اننت کا مسکن ہے، رام نے وہاں پر سخت ریاضت کی اور وہاں "شارنگی" کی مورتی نصب کی۔

شلوک نمبر 1137,1138

جب رام کسی کام کی تھکاوٹ کے بِنا وہاں رہ رہے تھے، ایک اچھا برہمن "آشرم سوامی" (مسکن) کو دیکھنے گیا تو اُس نے ایک گائے اپنے ساتھ لی، تاکہ دیوتا کو بھینٹ دے سکے۔ اِس گائے نے پہاڑ کے مشکل راستے پر آخری سانس لی۔

شلوک نمبر 1239

اے زمین کے مالک! برہمن بھی پچھتاوے میں ڈُوبا ہوا، غم اور دُکھ سے بھرا، گائے کو وہیں چھوڑ کر واپس آیا۔

شلوک نمبر 1240,1241

دَیا (رحم) پر قائم رہ کر وہ وِشِشٹ (برہمن) رام کے آشرم چلا گیا اور سب کچھ اعلیٰ روح والے رام کے سامنے بیان کیا۔ تب رام نے آفاقی نظروں سے اُسے دیکھ کر کہا۔

شلوک نمبر 1242

اَے برہمنوں میں بہت اچھے برہمن، یہ دِلکش آفاقی عورت جو جنت

میں پیدا ہوئی تھی، نے گائے کا بھیس بدل کر جنت کے رِشی نارد کو دھوکا دیا۔

شلوک نمبر 1243,1244

یہ جان کر (رِشی نارد) اُس نے اُس عورت کو شاپ دیا اور وہ تمہاری گائے بن گئی۔ اِس شاپ کے ختم ہونے کے بارے میں اُس نے اس طرح کہا "جب گائے کا مالک تمہیں "گردر گوٹ" پہاڑ پر لے جائے گا تو تم گائے کا جسم چھوڑ کر ایک خوبصورت پری میں بتدیل ہو جاؤ گی۔

شلوک نمبر 1145

اے برہمن! وہ تمہارے ذریعے چھُٹکارا پا گئی ہے (اِس کا شاپ ختم ہو گیا ہے) اِس لئے تم نے کوئی پاپ (گناہ) نہیں کیا۔ میری مہربانی سے تمہیں ایک گائے کا تحفہ بطور ثواب عطا ہو گا۔

شلوک نمبر 1246

جاؤ اور اپنے دیوتاؤں کے سوامی (سردار) کو جو آشرم میں رہ رہا ہے دیکھو۔ اِس کے دَرشن سے تم سبھی گناہوں سے چھُٹکارا پاؤ گے۔

شلوک نمبر 1247

میں بھی دُنیا کی بھلائی کی خواہش سے اُس مورتی کو یہاں لاؤں گا اور مدھوسودن کو، جو دیوتاؤں میں بہترین درجہ رکھتا ہے، مطمئن (خوش) کروں گا۔

شلوک نمبر 1248

اے برہمن! لوگ اکثر اس ہری (وِشنو) کی پوجا ایک گائے کی بھینٹ

دے کر کرتے ہیں اور گایوں کو پہاڑ پر چڑھتے ہوئے بہت تکلیف ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1249

اَے برہمنوں کے سردار! جب مورتی یہاں لائی جائے گی تو کوئی مصیبت پیش نہ آئے گی۔ تب بھرگو (خاندان) کی اولا دنے اسی جگہ رِیاضت شروع کی۔

شلوک نمبر ...... 1250 تا 1253 (الف)

تب اے راجا، سال کے خاتمے پر اُس نے اپنی آفاقی نظروں سے، ہشاش مدھو سودھن (وِشنُو) کو اپنے سامنے سفید کپڑوں میں سجے، سورج کے رنگ کا تاج پہنے چار منہ اور چار بازو والے، چار ویدوں کو ساتھ لئے، ہتھیاروں سے سجے آدمیوں کو جیت کے نعرے لگاتے ہوئے، ایک برف کے ڈھیر جیسا دیکھا۔ مدھوسودھن کو دیکھتے ہوئے، اے راجا! اس نے (وِشنُو) کی تعریف اِس طرح سے کی:

شلوک نمبر ...... 1253 (ب)

پُرشُورام...... اے دیوتاؤں کے دیوتاؤں کے سردار، ان کی تکلیفیں دور کرنے والے جو آپ کے سامنے لیٹ کر عقیدت کا اظہار کرتے ہیں، آپ کو میرا نمسکار۔

شلوک نمبر 1254

آپ کو نمسکار (تعظیم) آپ جس کی چار صورتیں، مضبوط جسم، چار وید، لمبے بازو ہیں، آپ جو زمین کو معرضِ وجود میں لانے والے

ہیں، کنول جیسی آنکھیں ہیں اور جس کے ''وراہ'' اور دیگر اَوتار ہیں۔

شلوک نمبر 1255

اپنے جبڑوں کے اَگلے حصے سے زمین کو اُٹھائے ہوئے، پہاڑوں کو چکنا چُور کرنے والے آپ ''وراہ'' ہیں جس کے ذریعے یہ دنیا مسلسل قابو میں ہے۔

شلوک نمبر 1256

آپ نرسمہا (شیر اور آدمی کا اِکٹھا رُوپ) ہیں، آپ شعلوں کے ہار پہنے ہوئے ہیں، آپ نے ہی ہرنیہ کشپ (ایک راکھشس) کا سینہ اپنے پنجوں کی نوکوں سے پھاڑ ڈالا۔ آپ کو نمسکار (تعظیم)

شلوک نمبر 1257

اے دیوتا آپ نے فتح کی خاطر تین قدم اُٹھائے، آپ کو نمسکار۔ اے مالک ایک گھوڑے کا سَر رکھنے والے، چہرے پر سوم رَس کا لیپ کیئے آپ کو نمسکار (تعظیم)

شلوک نمبر ...... 1258 تا 1260

اے سوامی! آپ دیوتاؤں کے جب وہ کسی مصیبت میں پڑے ہوں۔ آخری سہارا ہیں۔ حِس، حسوں کے جُز، سبھی جسمانی اجزا، چِت، عقل ، روح، پُرش سے جسما وہ جُز جو ظاہر نہ ہو۔ ستوگن، رجوگن تموگن (تین طرح کے اُوصاف) برہمن، وِشنو، مہیشور، تین عالم بے حرکت اور حرکت والی اشیاء سمیت، سب آپ سے گھرے ہوئے ہیں۔ میں آپ کے بغیر

تین عالموں میں کوئی اور چیز نہیں دیکھتا۔

شلوک نمبر 1261

اے دیوتا، یہ آپ کی ہی شکھتی (قوت) تھی جس سے میں نے زمین پر کھشتریوں کا اور بے حد طاقت والے ایک کروڑ "سمہکیوں" کا صفایا کیا۔

شلوک نمبر 1262

اے دیوتاؤں کے سردار! باریکیوں میں بے حد باریک، بڑوں میں سب سے بڑے، اے سمندر کی بیٹی (لکھشمی) کے پریمی (چاہنے والا) اپنی مرضی سے مختلف صورتیں اختیار کرنے والے، آپ کو میرا ہاتھ جوڑ کر نمسکار۔

شلوک نمبر 1263,1264

اَے خواہشوں کو پورا کرنے والے۔ گناہوں کو تباہ کرنے والے۔ کاؔم (کاؔم دیو، خوبصورتی کا دیوتا) کے دشمنوں کے ذریعے عزت پانے والے۔ کنول سے پیدا ہوئے برہما کے ذریعے چار منہ سے تعریف پانے والے، دُنیا کے کارن (بنیاد) اے تعریف پائے دیوتا! میں آپ کی کیسے تعریف کروں۔ اے تین عالموں کے مالک، اے سوامیؔ آپ کو میری تعظیمات۔

شلوک نمبر 1265,1266

اے دیوتا آپ کو ہر طرف سے نمسکار۔ اے دیوتا! آپ کے

چاروں اور جو کچھ بھی ہے یعنی پہاڑوں پر سمندروں میں، عالموں میں اور آسمانوں میں، اُس سب کو نمسکار (تعظیم) آپ کو ہر جگہ (جہاں جہاں) آپ ہیں، نمسکار (تعظیم)

شلوک نمبر 1267

اس طرح رام کے ذریعے اَستُتی (اوصاف بیان کرنا) کرنے پر جناردن نے اسے کہا: "اے لمبی بازوؤں والے رام، نیک ارادہ رکھنے والے، کوئی عطیہ مانگو"۔

شلوک نمبر 1268

اے بچے، نیک ارادہ رکھنے والے! تمہاری بہادری، ریاضت اور تعریفی کلمات سے میں اِتنا خوش ہوا ہوں جتنا کسی سے بھی نہیں۔

شلوک نمبر 1269

رام (نے کہا) اَے سوامی! میں "گِردَرکوٹ" پہاڑ پر بھرگو کے ذریعے نصب کی گئی مورتی کو یہاں لانا چاہتا ہوں۔ آپ براہِ کرم مجھے اس کی اجازت دیجیے۔

شلوک نمبر 1270

دیوتا نے کہا: اے بھرگو کُل میں بہترین درجہ رکھنے والے، میں نے آپ کو ور (عطیہ) بخشا ہے۔ جیسا تم چاہتے ہو ویسا کرو، تا کہ لوگ کسی مصیبت (تکلیف) کے بغیر پاپوں (گناہوں) سے آزاد ہوں۔

شلوک نمبر 1271

برہد اَشو (نے کہا) اس طرح کہتے ہوئے دیوتا وشنو غائب گئے۔ رام نے بھی ''گرِدَرِکوٹ'' سے اس مورتی کو نیچے لایا۔

شلوک نمبر 1272

اُس نے عقیدت سے اُس مورتی کو جس کا مالک وہ تھا، اننت اور گوٹ کے درمیان نصب کیا۔ اُس مورتی کے درشن سے ایک شخص کو ''پُنڈریک'' کا پھل (ثواب) مل جاتا ہے۔

شلوک نمبر 1273

''وِجے میدھ'' یگیہ جیسے بڑے یگیہ کے بعد رام، زمین کشپ کو دے کر، ریاضت سے چمکتا ہوا ''مہندر'' پہاڑ پر چلا گیا۔

شلوک نمبر 1274

اَے دیا وان (بڑے رحم دل) اس طرح سے رام نے متبرک مورتی کو گرِدرِ گوٹ پہار۔ پہاڑوں میں سے اچھا، سے اپنے آشرم (مَسکن) کے نزدیک لایا۔

شلوک نمبر 1275

گوِنند نے کہا ''اے واقعات بیان کرنے میں اعلیٰ درجہ رکھنے والے بے حد دانش کے مالک! مجھے اِس ملک (خطہ) کے نزدیک متبرک مقامات کے بارے میں بتایئے اور ان سب کے بارے میں ملنے والے پھل (ثواب) سے مجھے واقف کیجئے۔

شلوک نمبر 1276,1277

پرہد اَشو (نے کہا) ''گردرکوٹ'' پہاڑ پر چڑھنے سے ایک شخص کو ایک ہزار گایوں کا عطیہ ملتا ہے اور وہ وِتستا (جہلم) اور موودھومتی کے سنگم پر نہانے سے سورگ (جنّت) حاصل کر لیتا ہے۔

''اِندر کیل'' پہاڑ پر چڑھنے سے ایک شخص کو ایک ہزار گایوں کے ثواب کا پھل ملتا ہے۔ دریائے کُمناری پر پہنچ کر وہاں نہانے سے سارے گناہوں سے چھُٹکارا مل جاتا ہے۔

شلوک نمبر 1278,1279

کرشنا اور وِتستا (جہلم) کے سنگم پر نہانے سے ایک ہزار گایوں کا دان دینے کا ثواب ملتا ہے۔ ''شانڈلیہ'' کے ذریعے مدھومتی کے کنارے پر ''چکریش'' کے درشن سے ''وہنِشٹ ہوم'' کے اہتمام کا پھل ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1280

وہیں پر شانِڈلی ندی جو گناہوں سے چھُٹکارا دیتی ہے، بہتی ہے۔ اس میں نہانے سے ایک آدمی پاپوں (گناہوں) سے آزاد ہو کر جنت حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1281

جو شخص شانِڈنی اور مدھومتی ندیوں کے سنگم پر نہاتا ہے وہ تمام گناہوں سے چھُٹکارا پا کر جنّت میں چلا جاتا ہے

شلوک نمبر 1282

راجواس میں ہَرِیؔ (وِشنُو) کے درشن سے ایک آدمی کو چاہی ہوئی چیز مل جاتی ہے اور ''راجو وِ نِرملا'' پہنچ کر نہانے سے ایک شخص گناہوں سے آزادی حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1283

اُما نے ماہواری میں پہلی دفعہ یہاں نہایا۔ گوری شِکھر کے درشن سے ایک آدمی چندرلوک (چاند کی دُنیا) حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1284

اے راجن! پہلے پہل اس کا رنگ نیلے کنول جیسا تھا۔ لیکن یہاں پر ریاضت کرنے سے اس نے دلکش عمدہ صورت حاصل کی۔

شلوک نمبر 1285

اَے عزت بخشنے والے! یہ بڑا شک عجیب بات ہے کہ مہینے کے اندھیرے (بنا چاند) پکھواڑے میں لوگ اس پہاڑی کو لگاتار چاند کی روشن سے منوّر دیکھتے ہیں۔

شلوک نمبر 1286

تِلیل اور متبرک بھورجلا میں الگ الگ ڈُبکی لگانے سے ایک شخص کو ۱۰۰ گائیں دان کرنے کا پھل ملتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1287،1288 (الف)

ان دونوں کے سنگم پر نہانے سے ایک شخص کو ''واجپے یا'' کا

اہتمام کرنے کا پھل ملتا ہے۔ اَے راجن! رِشیوں کا کہنا ہے کہ جو اِن دو
کے سنگم اور مدھومتی میں نہاتا ہے اُسے ایک ہاتھی دان (خیرات) کرنے
کا پھل ملتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1288 (ب)، 1289

مدھومتی کے دلکش منبع پر پہنچے سے ایک آدمی سبھی پاپوں
(گناہوں) سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے اور "رُدر لوک" (رُدر کا عالم) میں
اس کی عزت افزائی ہوتی ہے۔ "اُترمانسا" میں نہانے سے ایک شخص کو
ایک ہزار گائے دان کرنے کا پھل ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1290

جو لوگ وہاں پر اپنے آباواجداد کا ترپن (پانی دینا) کرتے ہیں
وہ اپنی خواہش پوری کر لیتے ہیں۔
"ہرمنڈا" (جھیل) میں نہانے سے ایک شخص کو دس گائیں دان
(خیرات) کرنے کا پھل ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1291,1292

"ہرمُنڈا" پر چڑھنے سے ایک شخص؟ کو "راجسُویہ" یگیہ کرنے کا
پُن (ثواب) حاصل ہوتا ہے۔ دریاؤں میں بہترین دریا، گنگا جو چاند سے
اس مقام پر گری ہے۔ اِس میں نہانے سے یقینی طور سبھی پاپ (گناہ)
دُھل جاتے ہیں۔ گنگا اور مانس کے سنگم پر ایک شخص "راجسُویہ یگیہ" عمل
میں لانے کا پُن (ثواب) حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1293

''دیوی تیرتھ'' میں نہانے سے ایک شخص اُترمانسا پہنچ جاتا ہے۔ اگستیہ (جھیل) میں جسے ''والِکھلوں'' نے تعمیر کیا تھا، ایک آدمی رشیوں کا سا جلال حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1294,1295

کالودک، شنکھا، چکّر، گدا، پدم، کپلا تیرتھ، اَپسراؤں (سورگ کی حوروں) کا متبرک مقام، اعلیٰ رتبے والا برہما، اور ''کرِپانی تیرتھ'' جگہوں پر پہنچ کر ایک شخص ہر مقام پر سو گائیں دان کرنے کا پُن حاصل کرتا ہے۔

شلوک نمبر 1296

وہ جگہ جہاں مانَس سے دریا نِکل کر کالودک سے ملتا ہے، پر نہانے سے سارے پاپ (گناہ) دُھل جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 1297

دیوتاؤں کی بیویاں متبرک ہیں۔ سُوریہ سر ایک متبرک مقام مانا جاتا ہے۔ اِسی طرح تارسَر، چندرسر اور بڑا کالوشک (سَر) متبرک ہیں۔

شلوک نمبر 1298,1299

اے زمین کے مالِک ایک جگہ برہما یگیہ کرنے کی متبرک جگہ ہے۔ شکر تیرتھ، دیوی تیرتھ، اور ''برہمن کنڈیک تیرتھ'' (تین تیرتھوں) کو دیکھنے سے سو گائیں دان کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ ''ہنس دوار'' پر پہنچنے سے ایک شخص یقینی طور پر خُتّ پالیتا ہے۔

شلوک نمبر 1300

سِندھ کے منبع پر پہنچنے سے ایک شخص "راجسویہ" یگیہ، کرنے کا پُن حاصل کرتا ہے اور "پند وسر" میں نہانے سے ایک آدمی "پنڈریک" کے اہتمام کا پھل پالیتا ہے۔

شلوک نمبر 1301

مَدْوا میں نہانے سے ایک شخص کو ایک ہزار گائیں دان کرنے کا پُن (ثواب) حاصل ہوتا ہے۔ جس ندی کا نام سندھیا ہے، اُس کے درشن سے آدمی سبھی پاپوں (گناہوں) سے آزادی حاصل کرتا ہے۔

شلوک نمبر 1302

جو عقیدت نہیں رکھتے وہ اُن کے ہاں نہیں جاتی۔ وہ نہایت عمدہ طور پر اُس کے پاس پہنچ جاتی ہے جس نے نہ ٹوٹنے والا وَرت (وعدہ) لے لیا ہو۔ متبرک مقام اَگنی کو دیکھنے بھر سے ایک شخص کو اَگنی لوک (عالم) حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1303,1304

دریائے چترپتھ اور مرگ نندا و مرگ بھی متبرک ہیں۔ گوداوری، وے ترنی پاک مندا کنی، چندر بھاگا (چناب) اور گومتی جو سبھی گناہوں اور خوف کو دور کرنے والی ہے۔ اِن سبھی ندیوں (کے درشن سے) ایک شخص کو ایک سو گائیں دان کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1305,1306

ہر اس شخص کے گناہوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے جو چترپتھ اور اہم دریا مڈوا کے سنگم پر نہاتا ہے۔ اِس کے علاوہ اُسے جنت نصیب ہوتی ہے اور اُس کا کنبہ پوتر (پاک) ہوجاتا ہے۔ اے راجن ان اہم دریاؤں کی تفصیل آپ کو بتا دی گئی ہے۔

شلوک نمبر 1307

اِن کے سنگم پاک ہیں اور یہ انعام کی صورت میں جنّت عطا کرتے ہیں۔ چترکوٹ پہاڑ جہاں جہاں اُوما کا بیاہ ہوا تھا بھی پوتر (متبرک) ہے۔

شلوک نمبر 1308

وہاں ایک ملکُوتی ملہم ہے، جسے جسم پر ملنے سے ایک آدمی کو خوبصورتی عطا ہوتی ہے اور وہ اچھے تحفے حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1309 تا 1311

اے راجن وہاں گوپہ سر اور پنچ گوپہ سر اور پانچ بڑی جھیلیں اور متبرک تیل سر پاک ادورتن سر، پاک ات سی سر، سدھارتک سر اور ایک جھیل جو املک وادی پھل کے پانی سے بھرا ہوا ہے۔ وہاں متبرک (مدھو پزک) سر اور پاک اُشنودک ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے درشن سے ایک شخص کو جنت نصیب ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1312

چترکوٹ پر چڑھنے سے ایک شخص کی جنّت میں عزت افزائی ہوتی ہے۔ ایک جگہ متبرک سپت رِشی، (سات رِشی) نام کی ہے جو تمام خواہشات کا پھل عطا کرتی ہے۔

شلوک نمبر 1313

سپتؔ رشی کو پکے ہوئے چاول کی بھینٹ دینا، ایک ہزار اشومیدھ، ایک سو راجسبو یہ یگیہ، ایک لاکھ گایوں کا دان کرنے سے زیادہ کارگر تاثیر والا ہے۔

شلوک نمبر 1314

اے راجن! شرادھ (مرے ہوؤں کو دان دینا) خیرات، بھگوان، کا جَپ کرنا، نہانا، یگیہ اور عبادت، یہ سب اُس مقام پر اَدا کرنے سے، ہمیشہ کے لئے موجود رہتے ہیں۔

شلوک نمبر 1315

وستر پد مقام پر پہنچنے سے ایک شخص کو رُدر لوک (عالم) میں عزت اَفزائی ہوتی ہے اور چھاگلیشور پہنچنے کے بعد ایک شخص کی خواہش پوری ہوجاتی ہے۔

شلوک نمبر 1316

رُدرؔ کا بھگت بننے سے ایک شخص اُس کی صحبت حاصل کرتا ہے۔ پرسُوفی کے منبع پر پہنچنے سے آدمی ایک ہزار گائیں دان کرنے کا

پُن پالیتا ہے۔

شلوک نمبر 1317

اُشنوُک میں نہانے سے ایک شخص کو ایک ہزار گائیں خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے اور سہسر دھارا پر پہنچنے سے ایک آدمی کی وِشنُو لوک (عالم) میں عزت اَفزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر ...... 1318 تا 1320

جب وِشنُو نے تین عالموں پر تین قدم رکھے تو اُس نے اپنے پاؤں سے ایک جھیل بنائی۔ اِس لئے اِسے کرم سر کہتے ہیں۔ جیسے کہ دوسری جگہ وِشنُو پاد ہے۔ جب دیوتا برہما نے وہاں پر ویدک یگیہ کیا تب کرم سر کو سبھی پاپوں کو ختم کرنے والا بتایا گیا۔ جب وہاں ناگ کونڈنیہ کا مسکن تھا تب وہ جگہ فقط کونِڈنہ سر نام سے مشہور ہوئی۔

شلوک نمبر ...... 1321 تا 1322 (الف)

دیوتاؤں اور اِس دُنیا سے رحلت کر گئے آباواَجداد کی پوجا کرنے، برہما، وِشنُو اور مہیشور نام کی تین خوبصورت چوٹیاں دیکھنے اور اِس کے بعد وہاں نہانے سے ایک آدمی کو یقینی طور پر دیوتاؤں کے تین لوک (عالم) حاصل ہوتے ہیں۔

شلوک نمبر ...... 1322 (ب)، 1323

اے زمین کے مالک! وہاں برہما کی یگیہ بھومی (زمین) کو دیکھنے سے ایک شخص کو جنت نصیب ہوتی ہے اور وہ اپنے کُل (خاندان) کو بچا

لیتا ہے (اونچا کرتا ہے) اور وہاں پر کھیر سر کے درشن کرنے سے سبھی پاپوں سے مکتی (چھٹکارا) حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1324

سمار کے منبع پر پہنچ کر اندھیرے پکھواڑے کے چودھویں دِن نہانے سے ایک آدمی کے سبھی گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اُسے رُدر لوک (عالَم) میں عزت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1325

میں نے آپ کو سبھی نزدیکی متبرک مقاموں کے بارے میں بتادیا ہے جو سب کے پاپ دُور کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو کیا بتاؤں؟

شلوک نمبر 1326

گونند نے کہا! اے برہمن مجھے کشمیر کے اِن سارے تیرتھوں کے بارے میں بتاؤ جن سے پاپ بھسم (راکھ ہونا) ہوتے ہیں اور ان میں نہانے سے جو پُن حاصل ہوتے ہیں ان کی تشریح کرو۔

شلوک نمبر 1327,1328

برہد اشو نے کہا! متبرک اہم دریا جس کا نام کونڈنیہ ہے اور جو کرم جھیل سے نکلتا ہے، اِس میں نہانے سے پُنڈریک یگیہ کا پُن ملتا ہے۔ پاک نادی کھیر ایک سو گائیں دان دینے کا پُن دینے والی ہے۔ اِن دونوں دریاؤں کے سنگم پر نہانے سے ایک شخص کو ایک ہزار گائیں

خیرات کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1329

وِشوکا (وِشو) دریا میں نہانے سے ایک آدمی کی سبھی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں اور وہ دولت کا مالک بنتا ہے اور اسے دیوستر کا پوِتر (پاک) پُن ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1330

اے راجاؤں کے سردار! جہاں کونڈنی، وِشوکا ندی سے ملتی ہے، وہاں پر نہانے سے "واجپیہ" (ایک خاص یگیہ) کا پُن حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1331

ایک شخص کو "وردھ تیرتھ" پر نہانے سے "گوسوا" یگیہ کا اہتمام کرنے کا پُن حاصل ہوتا ہے۔ واسکی ...... بھجنگوں کا راجا...... ہمیشہ وہاں موجود رہتا ہے۔

شلوک نمبر 1332

دیوسر میں نہانے سے ایک آدمی کو دیوتاؤں کا عالم حاصل ہوتا ہے اور اَگنی تیرتھ پر نہانے سے ایک شخص کو اَگنی کا عالَم حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1333

دیوسر کے جنوب مشرقی حصے میں سرسوتی ندی موجود ہے۔ اِس میں نہانے سے ایک شخص جنت کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1334

دو تیرتھوں یعنی ''وِتنا سوامی'' اور کدرُو سوامی'' پر نہانے سے ایک شخص کو ایک سو گائیں دان (خیرات) کرنے کا پُن ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1335

اے عزت بخشنے والے، وہاں متبرک دریا سندھیا ہے جس میں نہانے سے جسم سے پاپ دُور ہوتے ہیں اور جنت نصیب ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1336,1337

''سندھیا پشکرنی'' ایک اور متبرک مقام ہے جو پہلے (سندھیا ندی) جیسا پھل دیتا ہے۔ ایک شخص جو عقیدت کے ساتھ ''برہمن کنڈ کا'' میں ڈُبکی لگاتا ہے اور متبرک مقام جس کے تین نام ہیں، نیل کُنڈ، وِتستا کھیا اور شول گھاٹ کے دَرشن کرتا ہے۔ اُس کی سورگ میں عزت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1338,1339

وِلشان پہنچنے پر ایک شخص کو ''واچپیہ'' اَدا کرنے کا پُن مِل جاتا ہے۔ برہمن کُنڈ کا اور نیل کنڈ پر خیرات، شرادھ (مُردوں کے لئے خیرات) اور ریاضت سدا ہی قائم رہتی ہے۔ (ختم نہیں ہوتی)۔ ''وِتستو نِمبجنا'' مقام پر نہانے سے ایک شخص کو ایک ہزار گائیں دینے کا پُن حاصل ہوتا ہے

شلوک نمبر 1340

اے زمین کے راجا! پنچستکا میں نہانے سے اُن پانچ یگیوں کا پھل ملتا ہے جو ایک گرہستھی (شادی شدہ) کو روزانہ کرنے ہوتے ہیں۔

شلوک نمبر 1341

لوک پنیہ سچ مچ ہی گناہوں کو دُور کرنے والا ہے۔ کپوتنک میں نہانے سے ایک شخص کو ایک گائے خیرات کرنے کا پُن حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1342

اے راجاؤں میں بہترین راجا وتستو مُجن جو وِشنُو کے آشرم (مسکن) میں نرسمہا کے سامنے ہے۔ متبرک جگہ ہے۔ (اس میں نہانے سے) ایک شخص کو وِشنُو لوک (عالم) میں عزت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1343,1344

ایک ہزار گائیں دان (خیرات) دینے کا پُن اُسے ملتا ہے جو "دھیان دھارنی" میں نہاتا ہے اور پاپوں کو ختم کرنے والے وِتستا اور دھیان دارنی کے سنگم پر نہانے سے ایک شخص کو "واجپیہ" اَدا کرنے کا پوتر پُن ملتا ہے۔ جب وِتستا دھیان دھارنی میں داخل ہوئی تو وہ اِس جگہ پر غائب ہوگئی۔

شلوک نمبر 1345

وشوکا (وشو) ندی، اپنے کو چھپاتے ہوئے وہاں جلد پہنچی، "دھومیاشرم" جگہ پر اِن دونوں کے سنگم پر "راجسویہ یگیہ" ادا کرنے کا پُن مل جاتا ہے۔

شلوک نمبر 1346

چتر ویدی کو دیکھنے سے ایک آدمی کو کنیا دان (لڑکی کی شادی) کا پُن ملتا ہے۔ ہَرش پتھ (اَہر پتھ) پر پہنچنے سے ایک آدمی کو کافی سونا ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1347

ترکوٹی کے منبع پر پہنچنے سے ایک آدمی کے سبھی گناہ دُور ہوتے ہیں اور چندرراوتی کے منبع پر پہنچ کر ایک آدمی کو چندر لوک (عالمِ قمر) میں عزت اَفزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1348

دیوتیرتھ میں نہانے سے ایک شخص دیوتا بنتا ہے اور اُسے ایک بیٹا حاصل ہوتا ہے۔ ترکوٹی میں نہانے سے ایک شخص کو دیولوک (دیوتاؤں کا عالَم) میں عزت اَفزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1349

ہَرش پتھ میں نہانے سے ایک شخص کو شنکر لوک (عالم شنکر) میں عزت افزائی ہوتی ہے۔ چندراوتی میں نہانے سے دس گائیں دان کرنے کا پُن ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1350

ہرش پتھ (ندی) متبرک ہے اور اسی طرح چندراوتی بھی۔ دانا

لوگوں کا کہنا ہے کہ اِن دونوں کے سنگم پر نہانے سے راجسویہ (یگیہ) ادا کرنے کا پُن حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1351

جو علاقہ ترکوٹی کے سنگم سے شروع ہو کر "روپیشور ہر" تک ہے اسے پھل دینے میں وارانسی (بنارس) کے برابر بلکہ اُس سے بھی زیادہ مان لیتا چاہیئے۔

شلوک نمبر 1352

کپٹیشور (آج کا کوٹھی یار) میں نہانے سے ایک شخص "رُدر لوک" حاصل کرتا ہے اور "وِشلنِگ ہرد" (میں نہانے سے) "رُدر لوک" میں اُس کی عزت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1353

اے اس زمین کے راجا! وِجیشور (آج کا بجبہاڑہ) کے سامنے وِتستا میں نہانے سے ایک شخص "رُدر لوک" حاصل کرتا ہے اور اَپنے کنبے کو محفوظ کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1354

پِنگلیش کے سامنے نہانے سے ایک شخص کی "وِشنو لوک" میں عزت اَفزائی ہوتی ہے اور یہی پُن "کھنڈ پُچھ" کے آشرم (مسکن) میں نہانے سے حاصل ہوتا بتایا گیا ہے۔

شلوک نمبر 1355

پُنڈریک میں نہانے سے "پنڈریک یگیہ" کا پُن حاصل ہوتا ہے
اور "وشُوپارک" میں نہانے سے گائیں دان دینے کا پُن ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1356

جو شخص وتستا (جہلم) اور "دھیان دھارنی" کے سنگم پر کھانے کا
دان (خیرات) کرتا ہے وہ ایسا پُن حاصل کرتا ہے جو تب تک قائم رہتا
ہے جب تک چودہ "اِندر" موجود ہیں۔

شلوک نمبر 1357,1358

"نرسمہا آشرم" میں سبھی متبرک مقامات موجود ہیں۔ اے لوگوں
کے سردار، وِتستا اور دھیان دھارنی کے سنگم سے لر کے قابل تعظیم "گلپ
شوڈش ناگ" کے مسکن تک (سارا علاقہ) اِتنا متبرک ہے جتنا پریاگ
(الہ آباد، جہاں تین دریاؤں کا متبرک سنگم ہے)

شلوک نمبر 1359

بھیدا دیوی (آج کا بُجہ برور ضلع پلوامہ) کے قریب گنگود بھید
(جہاں گنگا چھپی ہے) میں نہانے سے گنگا میں نہانے کا پُن حاصل ہوتا
ہے اور ایسے شخص کی جنت میں عزت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1360,1361

پوِترا (متبرک) مقام کتھا میں ڈُبکی لگانے سے ایک شخص کو دس
گائیں خیرات کرنے کا پُن حاصل ہوتا ہے اور "دھرام راج" کے سامنے

"اوجس" میں نہانے سے آدمی لاچاری کی حالت میں نہیں آتا اور "واجپیہ یگیہ" کا پُن حاصل کرتا ہے۔

شلوک نمبر 1362

اِس متبرک مقام پر ایک شخص مرنے کے بعد پیش کیے جانے والے کھانوں کا لطف اٹھاتا ہے خاص کر اَسوج کے بغیر چاند والے پکھواڑے میں۔

شلوک نمبر 1363

"بارابنستھان" (آج کا نارستھان جو ترال تحصیل میں آتا ہے) میں نہانے سے ایک شخص کی "وِشنُو لوک" (وِشنُو کا عالم) میں عزت افزائی ہوتی ہے۔ رام تیرتھ اور "بھووتس" میں نہانے سے بھی ایسا ہی پُن ملتا ہے، ایسا کہا گیا ہے۔

شلوک نمبر 1364

"شیل پرِشٹھ" اور متبرک مقام "ویشرِوَن" میں نہانے سے ایک آدمی جہاں کہیں بھی وہ پیدا ہو، یقینی طور پر دولت حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1365

"کام تیرتھ" میں نہا کر ایک آدمی کی خواہش پوری ہوجاتی ہیں۔ اور اَپسرس تیرتھ پر نہا کر وہ "شری" (خوشحالی خوبصورتی) حاصل کرتا ہے۔

شلوک نمبر 1366

"رِشی تیرتھ" پر نہانے سے ایک شخص ایک رِشی کی طرح نِرمل (آلودگی سے پاک) ہوجاتا ہے اور "وُوے ترِی" (ندی) (پلوامہ میں بہنے

والی) میں نہانے سے آدمی لاچاری کی حالت کو نہیں پہنچتا۔

شلوک نمبر 1367,1368

ایک شخص رشی کُلیا، دیوکُلیا، آشو تیرتھ، پربھاس، وَرُن، "قمنہِ تیرتھ"، چندر تیرتھ، ناگ تیرتھ، چکر تیرتھ اور وامن (مقامات) پر جانے سے گائیں دان (خیرات) کرنے کا پُن حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1369

"مُد تیرتھ"، سِکند تیرتھ، اور سُریشور پر نہانے سے، ایک شخص کی جنت میں عزت اَفزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1370

ماہُوری پر پہنچنے سے ایک شخص کو تِل کا ایک پرستھ (۳۲ پل وزن) دان کرنے کا پھل حاصل ہوتا ہے۔ اور جہاں (ماہوری ندی) وِتستا سے ملتی ہے وہاں پر نہانے سے آدمی کے سبھی پاپ ختم ہوجاتے ہیں۔

شلوک نمبر 1371

ترِپُریش کے سامنے ماہوری میں ڈبکی لگانے کے بعد مہادیو پہاڑ کے درشن کرنے سے ایک شخص کی "رُدر لوک" میں عزت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1372

اَمریش جگہ پر نہانے سے ایک شخص کو ایک سو گائیں بطور تحفہ ملنے کا پُن ملاتا ہے اور مانتی میں نہانے سے ایک شخص کو دس گائیں دینے کا پُن حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1373

پاَنڈو تیرتھ پر نہانے سے ایک شخص کو پانچ یگیہ انجام دینے کا پھل ملتا ہے اور اُچیشّ تیرتھ پر جانے سے "ردر لوک" میں عزت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1374,1375

"رام ہرَدٗ" میں نہانے سے ایک شخص کافی سونا حاصل کر لیتا ہے۔ اے راجن! جہاں مالنی سِندھ سے ملتی ہے اور وہ جگہ جہاں رام ہرد، سِندھ دریا سے ملتا ہے، اِن دونوں مقامات پر نہانے سے بالترتیب راجسو اور اَشومیدھ یگیہ انجام دینے کا پھل ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1376

جہاں کنک کا واہنی (ندی) دریائے سِندھ سے ملتی ہے، اِس جگہ پر نہانے سے ایک شخص ایک ہزار گائیں حاصل کر کے دولتمند بنتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1377 تا 1379

متبرک دریا ہے پاَونا، اِس کے علاوہ وہاں "رجو بندوٗ وِنرملا، بھی ہے جس میں نہانے سے ایک شخص پنڈریک یگیہ انجام دینے کا پُن حاصل کرتا ہے۔ اِن دونوں کے سنگم پر راجسو یگیہ انجام دینے کا پھل بتایا گیا ہے۔ وہ علاقہ جو یہاں سے شروع ہو کر چیرموٗچن تک پھیلا ہوا ہے وہ اتنا متبرک مانا جاتا ہے جتنا بناَرس

شلوک نمبر 1380

متبرک مقام ''چیراَپ موچن'' کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ سورگ (جنت) کا راستہ دِلانے والا ہے۔ اس مقام پر، سبھی تیرتھوں کے بارے میں، میں نے تذکرہ کیا ہے۔

شلوک نمبر 1381

اپنے کپڑے وہیں چھوڑ کر سات سادھو سورگ (جنت) کو چلے گئے۔ اس جگہ پر نہانے سے گناہگار تک جنت کو چلے جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 1382,1383

سودرا میں نہانے سے ایک شخص ایک ہزار گایوں کے تحفے کا پُن حاصل کرتا ہے۔ جو شخص کنک واہنی کے سنگم پر جاتا ہے۔ جہاں متبرک ''کالودکا'' بھی ملتی ہے، وہ راجسُویہ اور اَشومیدھ یگیہ کا پھل حاصل کرتا ہے، ایسا کہا گیا ہے۔

شلوک نمبر 1384

داناؤں کا کہنا ہے کہ سندھ اور وتستا کے سنگم پر خاص طور پر بھادوں کی پونم کے روز نہانے سے ایک شخص اَشومیدھ یگیہ انجام دینے کا پھل پالیتا ہے۔

شلوک نمبر 1385

پاتر تیرتھ میں نہانے سے ''پُنڈریک یگیہ'' کرنے کا پھل ملتا ہے

اور اَیگا میں نہانے سے ایک شخص اپنے خاندان کو اُونچا اُٹھالیتا ہے (ترقی کراتا ہے)

شلوک نمبر 1386

"مانس" جھیل میں نہانے، خاص کر ہار مہینے کی پونم کو نہانے سے ایک شخص کو "اگنشٹو" عمل میں لانے کا پُن حاصل ہوتا ہے، اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔

شلوک نمبر 1387,1388

"مہاپدم" جھیل "واجپیہ" یگیہ کا پُن حاصل ہوتا ہے۔ جو "ہر مُنڈا" سے نکلتا ہے، میں نہانے سے "اَگنِشٹوم"، کا اہتمام کرنے کا پُن ملتا ہے۔

شلوک نمبر 1389

جس مقام پر "ہرنیہ" ندی متبرک جھیل مہاپدم سے ملتی ہے، وہاں (نہانے سے) خاص طور پر پونم کے روز نہانے سے "اشومیدھ یگیہ" کا پھل حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1390

"بہو روپ" کے مقام پر نہانے سے "وِشنُو لوک" میں عزت اَفزائی ہوتی ہے۔ اے آدمیوں میں اعلیٰ مقام رکھنے والے، ایسا بہوروپ کے پُن کے بارے میں بتایا گیا۔

شلوک نمبر ...... 1391 تا 1393

اے راجن، جنتا کے سردار! رِشیوں نے، جو سچائی کی اصلیت دیکھنے والے ہیں، کہا ہے کہ حسبِ ذیل مقامات پر دس گائیں دان کرنے کا پھل ملتا ہے: اچھی متبرک جگہ "شت شرنگ" پاک جگہ "ویشرون" بھورج سوامی کے نزدیک متبرک مقام، وشنو اور رودروں کی متبرک جگہیں، سادھیہ مارت، سبھی دیوتا، بھرگو اور انگرس۔

شلوک نمبر 1394

جہاں پر پلاشا اور شِلاما ندیاں وِتستا (جہلم) سے ملتی ہیں، اِن ہر دو مقامات پر سو گائیں دان کرنے کا پُن ملتا ہے، ایسا پہلے ہی بتایا گیا ہے۔

شلوک نمبر 1395

جس جگہ "کولارانی" وِتستا (جہلم) سے ملتی ہے، وہاں پر نہانے سے ایک شخص اپنے خاندان کو پاک بنالیتا ہے۔

شلوک نمبر 1396

پُشکر میں ڈبکی لگانے سے "لتہِ راتر" کا اہتمام کرنے کا پھل ملتا ہے اور "سات رِشیوں" کے متبرک مقام پر نہانے سے "اگنشتوم" کا پُن مل جاتا ہے۔

شلوک نمبر 1397

"وِتستا" دریا کے "وِدرا" مقام پر پہنچنے سے، ایک شخص کو وِشنو

لوک (عالم) حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنے خاندان کو بچا لیتا ہے۔ (ترقی دِلاتا ہے)

شلوک نمبر 1398

''وِتستا'' کے پانی میں ''نارائینستھان'' کے مقام پر نہانے سے ایک آدمی کو ''وِشنو لوک'' حاصل ہوتا ہے یہ بات یقینی ہے۔

شلوک نمبر 1399

جہاں پر گوتری ندی، وِتستا، (جہلم) کے پاس پہنچتی ہے، وہاں پر دونوں دریاؤں میں نہانے سے ایک ہزار گائیں دان دینے کا پُن بتلایا گیا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1400 تا 1403

دریائے ماہوری خاص طرح پر ''متھرا'' جیسی متبرک ہے، ایک شخص کو مندرجہ ذیل مقامات پر نہانے سے ایک گائے دان (خیرات) کرنے کا پُن حاصل ہوتا ہے:

شت نیل، شمالا، دریائے ''وِملودک'' متبرک دریا ''راہل''، عظیم دریا ''شری مادھیہ''، ''شدھا دویم'' سمولا، سرس، اِن دریاؤں کے سبھی سنگموں پر نہانے سے ہر سنگم پر ایک شخص کو دس گائیں دان دینے کا پُن ملتا ہے۔ ''اننت تیرتھ'' پر نہانے کے بعد ایک شخص کی ناگوں کے عالم میں عزت افزائی ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 1404,1405

درجِ ذیل مقامات کو دیکھنے سے ایک شخص ہر ایک جگہ کے درشن کے لئے دس گائیں دینے کا پُن حاصل کرتا ہے:

"بندُو نادیشور تیرتھ"، "سوم تیرتھ"، پرتھودک تیرتھ، "تنگیش تیرتھ کھیتر"، "اُتنک سوامی"، "رام تیرتھ"، "بھرگو تیرتھ" اور انگرَس کا متبرک مقام۔

شلوک نمبر 1406

اے راجن! سبھی اچھی ندیاں (دریا) اور سبھی جل دھارائیں متبرک ہیں اور سبھی پہاڑ بھی پاک ہیں۔

شلوک نمبر 1407

اے زمین کے مالک ،سبھی مورتیاں جو رشیوں نے نصب کی ہیں اور سبھی بڑی جھیلیں ہر جگہ متبرک ہیں، خاص طور سے کشمیر میں (یہ سب متبرک ہیں)

شلوک نمبر 1408

ناگوں کے سبھی تالابوں (سروں) کے سنگم اور ان کے چشمے متبرک ہیں۔ اِن میں نہانے سے ایک شخص یقینی طور پر ایک سو (۱۰۰)سونے کے سکے حاصل کرتا ہے۔

شلوک نمبر 1409

متبرک ہیں یہ مقامات اور خاص طور پر وِتستا، اے راجن! دیوی وِتستا کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ہر جگہ پاکیزگی لاتی ہے۔

شلوک نمبر 1410

اُس میں نہانے سے گنہگار جنت میں جاتے ہیں، اے آدمیوں کے سردار! اِس میں نہانے سے ایک شخص "وہنشٹوم" کے اہتمام کا پھل پاتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1411 تا 1413

کوئی شخص جس نے گائے کی دُھول اپنے ماتھے پر مَل لی ہو، دریائے وتستا کو دیکھنے سے سبھی گناہوں سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ چاند کے پکھواڑے کے تیرہویں دن وِتستا میں حسبِ ذیل مقامات پر نہانے سے راجسویہ یگیہ کا پُن ملتا ہے۔ یہ جگہیں ہیں: وِتستا کھیا آشرم، دھومیش، وِتستا اور سندھ کا سنگم، اور وراہ تیرتھ جو گناہوں کو ختم کرتا ہے۔ یہ پُن خاص طور سے مہینے کے چاند والے پکھواڑے کے تیرہویں روز حاصل ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1414

پانچ بڑے پاپوں (گناہوں) کے بغیر اگر کسی نے نہ دکھائی دینے والا پاپ کیا ہو، وہ گناہ ٹھنڈے پانی میں ایک بار نہانے سے دور ہوتا ہے۔

شلوک نمبر 1415

اے راجن! اگر کوئی شخص سورج چڑھنے سے پہلے وہاں سارے موسم سرما میں نہاتا ہے تو اُسے وہ چیزیں مل جاتی ہیں جن کی اسے خواہش ہو۔

شلوک نمبر 1416,1417

جب تک چودہ اِندر موجود ہیں، ایک شخص اچھی طرح نہا کر، صحیح طریقے سے آگ کی پوجا کرتا ہے اور اِس کے بعد گھی مِلا بھات اور دال برہمنوں کو پیش کرتا ہے، وہ جنت حاصل کرلیتا ہے۔

شلوک نمبر 1418

اے آدمیوں کے سردار! جو شخص سارا سال اسی طرح نہاتا ہے اُسے نجات حاصل کرنے کے ذرائع مل جاتے ہیں اور اس کے بعد اُسے مُکتی مل جاتی ہے۔

شلوک نمبر 1419

میں نے راجا نیل کے سبھی واک (باتیں) اور کشمیر کے متبرک مقامات کا پھل (پُن) آپ کے سامنے بیان کیا ہے، اب میں جارہا ہوں، آپ خوش رہیں۔

شلوک نمبر 1420

جو کچھ بھی میں نے آپ کو بتایا ہے، اُسے کوشش کر کے یاد رکھا جانا چاہیے۔ اِن باتوں کو سننے سے ایک شخص دس گائیں خیرات کرنے کا ثواب حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1421

وے شمپاین نے کہا " اس طرح راجا گونند کو کہتے ہوئے پاک دل برہد اشو نے اپنی خواہش کے مطابق پوتر (متبرک) یاترا کا راستہ

اِختیار کیا۔

شلوک نمبر
1422 ......

بہادر گوننِد نے اپنے پر فخر محسوس کیا اور وہ اِس خطہٴ زمین پر شاستروں کی ہدایات کے مطابق حکومت کرنے لگا۔

شلوک نمبر
1423 ......

"جمے جَے" نے کہا "اے برہمنوں میں اعلیٰ رتبہ رکھنے والے آپ دوبارہ مجھے وِتستا (جہلم) کی شان کے بارے میں بتائیں میں یہ سُن کر، گناہوں سے آزاد ہو کر چلا جاؤں گا۔

شلوک نمبر
1424 ......

"دَے شمپاین" نے کہا "راجن! یہ خوبصورت ستی ہی تھی جو دکھشن کی بیٹی اور شِو کی پیاری بیوی تھی، جسے "وے وست انتر" میں اُوما کہا گیا ہے۔

شلوک نمبر
1425 ......

وَہی ہمادری (پہاڑ) کی بیٹی تھی، وہی پاپ ختم کرنے والی جمنا اور اسی کو "منونتر" (ایک زمانہ) کے خاتمے پر تین عالموں کی سب سے بڑی کشتی کہا گیا تھا۔

شلوک نمبر
1426 ......

اِسی دیوی کو کشمیر کہتے ہیں وہی دریائے وِتستا ہے۔ دریائے وِتستا "پاتال لوک" سے نیزہ مارنے سے اُبھری ہے۔

شلوک نمبر 1427

دریائے وِتستا (جہلم) میں نہانے کے بعد سبھی پاپ ختم ہو جانے سے ایک شخص اپنے آپ پاپوں سے ہلکا ہونے کا وصف جان لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1428,1429

اے لوگوں کے سردار، گنؔگا، وِتؔستا سے بڑی نہیں۔ فقط ایک چیز گنگا میں وِتؔستا سے زیادہ ہے اور وہ ہے آدمیوں کی ہڈیوں کے ڈھیر۔ نہانا اور دیگر باتیں ایک برابر ہیں۔

شلوک نمبر 1430,1431

اے راجن، راجا بھاگیرتھ نے اعلیٰ ذہن والے لوگوں کی ہڈیاں سمندروں تک بہانے کی خواہش سے گناگا کو بہت پہلے نیچے اتارا تھا۔ وہ اِس عمل کے لئے مشہور ہے۔ وِتستا (جہلم) سچ مچ ہی متبرک دریا ہے، اور سب پاپوں کو دُور کرتا ہے۔

شلوک نمبر 1433

دیوتا یگیوں اور اُن کے ساتھ دی جانے والی دَکھشِنا (فیس) سے اِتنے مطمئن نہیں جتنے وِتؔستا کے پانی سے۔

شلوک نمبر 1434

پِتّر (جو مر چکے ہیں) وہ وِتؔستا کے صاف پانی سے اِسی طرح مطمئن ہوتے ہیں جس طرح مختلف میٹھے کھانے خاص متبرک مقامات پر موزوں وقت پر خاص لوگوں کو پیش کئے جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 1435,1436

مختلف شکلوں کے ناگ، دریا، متبرک مقامات، دیوتا، رشی، گندھرو، یکھشن اور راکھشس لگاتار اُس کے پاس آتے ہیں۔ دانا آدمیوں کو اپنا جنم سپھل (کامیاب) بنانے کے لئے اُس کے (وتستا) پاس جانا چاہئے۔

شلوک نمبر 1437

وَرُن (جو پانی کا دیوتا ہے) اُس آدمی کو جانتا ہے، جو وتستا میں صرف نہاتا ہے، اِس لئے ایسا آدمی کیسے دوزخ میں گر سکتا ہے۔

شلوک نمبر 1438

دیوی وِتستا، گناہوں سے آزاد کرنے والی، بُرا کرنے والے گنہگاروں کو جہنم میں گرنے سے بچانے کے لئے اپنے ہاتھ کا سہارا دیتی ہے۔

شلوک نمبر ...... 1439 تا 1441 (الف)

جو لوگ وِتستا کے پاس جاتے ہیں، جو جنت تک چڑھنے کی سیڑھی عطا کرتی ہے اور خواہشات کو پورا کرتی ہے۔ وہ، ہنس اور سارس پرندوں سے اُٹھائے جانے والے جنت کے رتھ، جسے "چکر واکوں" نے سجایا ہوتا ہے، جس کا رنگ سورج جیسا ہوتا ہے، جسے چھوٹی گھنٹیوں والی مالا (ہار) پہنائی گئی ہوتی ہے۔ جس کے اردگرد سورگ کی اپسراؤں (خوبصورت عورتوں) کا جھنڈ ہوتا ہے اور جس میں وینا اور مُورج کے ساز بج رہے ہوتے ہیں، (ایسے رتھ میں) اَمراوتی کو جائے گا۔

شلوک نمبر ...... 1441(ب) تا 1444

اے راجاؤں کے سردار، وہ لوگ اس دھرتی پر شہرت حاصل کرتے ہیں، جو دیوی وتستا (جہلم) کے پاس جاتے ہیں، جسے کئی پُل بھینٹ کیئے گئے ہیں۔ جو نیلے اور لال کنولوں سے سجی ہے، جو گایوں کی آوازوں سے، جن کے گلے میں گھنٹیاں بج رہی ہیں، بھرپور ہے، جو مچھلیوں اور کچھوؤں سے بھری پڑی ہے، جس پر اچھے اشنان گھر (غسل خانے) بنے ہوئے ہیں، جو چاہی ہوئی چیزیں دینے والی ہے، جس میں اُمرت (آبِ حیات) جیسا پانی ہے، جو لوگوں کی آنکھوں کو اپنی اور کھینچنے والی ہے اور جو ایک ماں کی طرح عطیہ دینے والی ہے۔

شلوک نمبر 1445

اے راجن! اُس کی تعظیم بجا لاؤ۔ وہ جو پاک کرنے والی ہے۔ جس کی تعریف بڑے رشیوں نے کی ہے، جس کا پانی مزیدار ہے، جو پہاڑوں کے راجا ہمالیہ کی بیٹی ہے اور جو ہَر (شِو) کی "سمندر روپ" بیوی ہے۔

شلوک نمبر 1446,1447

دریائے سِندھو (سندھ) ترکوٹی، وِشوکا (ویشو) متبرک اور قابلِ تعظیم ہرش پتھ (اہر پتھ) متبرک سکھا، چندرواتی، سگندھا، پاپ ختم کرنے والی پینودک، کُلارنی پاپ دور کرنے والی کرشنا، متبرک مدھومتی اور متبرک دریا پروشنی، یہ سب ور (عطیہ) دینے والی اور دیوتاؤں کی ندی، وِتستا میں شامل ہوتی ہیں۔

شلوک نمبر 1448

اے راجن! شمبھو کی جٹاؤں (ایک ساتھ جُڑے سر کے بال) پر گنگا جو، چاند کے ذریعے آگے کی طرف آتی ہوئی اور اسی لئے دُنیا میں چندر بھاگا کہلاتی ہے، پاک اور بڑی وِتستا میں آتی (شامل ہوتی) ہے۔

شلوک نمبر 1449

بھادُوں کے چاند والے پکھواڑے میں اَے راجن! جھیلیں دریا، تالاب، کئی طرح کے کنویں، وَر (عطیہ) دینے والی وِتستا پر آتے ہیں۔

شلوک نمبر 1450

اَے راجن! کس میں ایسی قابلیت ہے جو آپ کو سینکڑوں برسوں تک (اس وِتستا کے) دیوی کی خوبیاں بیان کرے۔ تھوڑا بہت جو میں عقیدت کے ساتھ بیان کیا ہے، آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ ہمیشہ (اُس کی) عقیدت میں رہیں۔

شلوک نمبر 1451

وِتستا کی بڑھائی سننے کے بعد ایک شخص تمام گناہوں سے چھٹکارا پاتا ہے۔ اور سارا نیل مت (پُران) سننے کے بعد دس گایوں کا پُن حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1452 تا 1453

ویاس کے شاگرد نے جنمے جے کو ایسا کہتے ہوئے، جس نے اس

1 بھادوں کے مہینے میں وِتستا (جہلم) کا جنم دِن منایا جاتا ہے۔ بادشاہ زین العابدین عرف بڈشاہ خود اس دن کی تقریبات میں شریک ہوتے تھے۔

بات کا عہد کیا تھا، اِسے بھارت (مہابھارت کا رزم نامہ) میں اس لئے شامل کیا کہ کہیں یہ سارا نسخہ دماغ، مہابھارت کو اور ضخیم نہ بنا دے۔ چونکہ یہ ہر جگہ کار آمد نہ گا، اس لئے اعلیٰ ذی غیرت (ویاس) نے بہت ہی دلچسپ لیکن بھرپور وضاحت والے بھارت (مہابھارت) میں جو لوگوں کو پونم کے چاند کی طرح پیارا ہے، شامل نہیں کیا۔

اختتام:

یہ ہے وِتستا کی اہمیت، اِسی کے ساتھ نیل مت پُران کا یہ نسخہ اختتام پذیر ہُوا۔

اصطلات کی تشریح

شلوک نمبر...... 1

ہَرِی...... وِشنُو دیوتا، نارایَن وغیرہ ان کے نام ہیں۔

شلوک نمبر 2

جنمے جَے...... راجا جنمے جَے' راجہ پریگھشت کے خاندان کے حامی۔

شلوک نمبر 3

وے شمپاین ...... کشمیر کا ایک راجا۔

شلوک نمبر 4

پانڈو ...... پانچ پانڈو، یُدھشٹر بھیم، اَرجن نکُل اور سہدیو۔

شلوک نمبر 8,9

دامودر ...... کشمیر کے راجا گونند کا بیٹا۔

واسدیو...... کرشن۔

شلوک نمبر...... 12,13

منونتر ...... مدت کا نام۔

شلوک نمبر...... 12,13

گلپ ...... وقت کی تقسیم کا ایک حصہ۔

شلوک نمبر 17

آشرم ...... رہنے کی جگہ' جہاں رِشی منی رہتے تھے۔

شلوک نمبر 21

ٹنکار ......ٹکر سے پیدا ہونے والی آواز۔

شلوک نمبر 23

سدھ ...... ایک جاتی۔

چارن ...... تعریف کرنے والے گیت کار۔

شلوک نمبر 26

دیوی ...... ایک نیک عورت، آسمانی قوّت والی۔

شلوک نمبر 27

ویوسوت ...... منونتر (وقت کی مدت)

شلوک نمبر ...... 31 تا 33

یُگوں کی تقسیم ...... کلجگ، دواپر، ترتیا، ستیہ یُگ۔

شلوک نمبر 39

مہادیو ...... شو (تین بڑے دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا)۔

شلوک نمبر 40,41

وشنو...... اِس دنیا کو پالنے والا دیوتا۔

برہما ...... اِس دُنیا کو پیدا کرنے والا دیوتا۔

نوٹ: اِن تینوں دیوتاؤں کو ہندو دیومالا میں اور دھرم شاستروں میں سب سے بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ اِنہیں Trinity بھی کہا جاتا ہے۔ شِو کا مطلب بھلائی ہے۔ شِو ہی یگ کے بعد تباہی کا موجب بنتا۔

یگ چار بتائے گئے ہیں جن کا ذِکر اوپر کیا گیا ہے۔

دَکھش ...... ایک راجہ

شلوک نمبر 48,49

مریچ...... کشپ کے پِتا (والد)

شلوک نمبر 53

ناگ...... ناگ جاتی، یہ کدرُو کے بیٹے تھے۔

شلوک نمبر 59

سوم ...... ایک طرح کا رَس، سوم رَس۔

گُرڑ...... ناگوں کا دشمن۔

شلوک نمبر 61

جنارَدن...... وِشنُو کا ایک نام۔

شلوک نمبر 62

دانو...... ایک جاتی۔

اِندر...... جنت کا راجہ، جس کا ذِکر ویدوں میں آتا ہے۔

نوٹ: اننت ہی کا نام بلرام بھی تھا۔

شلوک نمبر 64,65

سمندر کی بیٹی ...... لکھشمی جو دھن دولت کی دیوی ہے اور جس کی پوجا دیوالی کے تیوہار پر ہوتی ہے۔

شلوک نمبر 66

شیش ناگ...... ایک مشہور ناگ جس کے ایک ہزار پھَن بتائے گئے۔ جس پر وِشنُو لیٹے ہوئے ہیں۔

شلوک نمبر 71

ستی دیش ...... کشمیر کا نام۔

شلوک نمبر 72

ستی ...... پاروتی، جو وِتستا کے رُوپ میں کشمیر میں بہہ رہی ہے۔

شلوک نمبر 75

کال ...... موت

دیتیہ...... ایک جاتی۔

شلوک نمبر 76

شچی...... اِندر کی بیوی۔

شلوک نمبر 82,83

گاندھار۔ ہند کے شمال ومغرب میں ایک علاقہ جسے گاندھار دیش کہتے تھے۔

مَدر ...... مدر دیش کے لوگ، چناب پار سے سیالکوٹ تک کا علاقہ مدر دیش کہلاتا تھا۔

انتر گِری ...... پیر پنچال کے اندرونی علاقے کے لوگ۔

بہر گِری...... پیر پنچال کے بیرونی علاقے کے لوگ۔

ساک کھش ...... علاقوں کے نام۔

ماندو، جھندار...... علاقوں کے نام۔

شلوک نمبر 85

کشپ ...... کشپ رشی، جنہوں نے کشمیر بسایا۔

شلوک نمبر 86

یگیہ ...... پوتر منتروں سے آگ میں آہوتی دنیا۔ ہون چھوٹا یگیہ ہوتا ہے اور یگیہ بڑے پیمانے کا ہون ہوتا ہے۔ ہون اور یگیوں میں ہون کنڈوں کا استعمال ہوتا ہے۔ جن میں خوشبودار چیزیں جلائی جاتی ہیں اور اس سے ماحول کی آلودگی دور ہوتی ہے۔ نومبر 2004 عیسوی میں جموں میں دریائے توی کے کنارے ''اتہ مہا وشنو یگیہ'' ہوا جس کا مطلب ہے وشنو دیوتا کی عقیدت میں بڑے سے بڑا یگیہ۔ اس میں گیارہ سو ہون کنڈوں میں ہون کیا گیا اور مختلف شہروں سے عالم، سادھو اور عام لوگ شریک ہوئے۔ کچھ بیرونی یاتری بھی اس میں شریک ہونے آئے تھے۔

شلوک نمبر 100

نیل ...... ناگوں کے راجہ جن کی راجدھانی نیل ناگ کشمیر کے پاس تھی۔

کنکھل ...... ہردوار (اتر پردیش میں ہندوؤں کا ایک بہت متبرک تیرتھ)۔

شلوک نمبر 102

کُشا ...... ایک طرح کی گھاس

شلوک نمبر 103

تپسیا ...... کسی دیوتا کو رجھانے کے لئے کی جانے والی ریاضت
جو عقیدے کے ساتھ لگاتار کی جاتی ہے۔ اِس دوران دیگر باتوں کا خیال
ترک ہو جاتا ہے اور یہ ریاضت مقصد حاصل ہونے کے لئے جاری رہتی
ہے۔

شلوک نمبر 107

وِپاشا...... ایک ندی کا نام

شلوک نمبر 108

دیوہرَد ...... ایک پوِتر ندی

شلوک نمبر 110

اِراوتی...... جموں کی راوی ندی

چندر بھاگا...... چناب، جو چندر اور بھاگا سے نکلتی ہے۔ جموں
صوبے کی مشہور ندی جسے دریا چناب بھی کہتے ہیں۔

شلوک نمبر 127

وِشنُو پاد...... آج کا کونسر ناگ جو شوپیاں قصبے سے کوئی تیس کلو
میٹر دُور ہے۔ یہ ایک بہت بڑی پہاڑی جھیل ہے۔ جس میں ماہ جون
میں بھی برفانی تودے تیرتے رہتے ہیں۔ یہاں ملکی اور بیرونی سیاح

آتے رہتے ہیں۔ اِس جھیل کے راستے میں ایک انگریز سیاح نیل سن (Nelson) نے اپنے نام کا پتھر گھاڑ کر رکھا ہے۔ دریائے وِشو اِسی کونسر ناگ سے نکلتی ہے۔ یہ جھیل جس پہاڑ پر قائم ہے اس پر جنگل یا پیڑ نہیں ہیں۔ یہاں جاتے ہوئے راستے میں مشہور آبشار اہر بل اور بے حد خوبصورت نظاروں والا مقام کونگ وٹن آتا ہے، جو جنگل کے بیچ ہے اس جگہ خودرو پھولوں کی لمبی قطاریں موجود ہیں۔

شلوک نمبر
133 ......

شرادھ...... ہندو مرے ہوئے بزرگوں کو برہمن کی موجودگی میں منتروں کے پاٹھ کے ساتھ چاول کے پِنڈ اور پھل وغیرہ دان کرتے ہیں۔ اِسی کو شرادھ کہتے ہیں۔ اِس طرح کے شرادھ گھروں اور تیرتھوں پر بھی ہوتے ہیں۔

شلوک نمبر
141 ......

جَلودبَو ...... وہ راکھشس جو ستی سر جھیل میں رہ کر آس پاس کے علاقوں کے لوگوں کو کھایا کرتا تھا۔ (یہ پانی سے پیدا ہوا تھا)

شلوک نمبر
143 ......

لوک ...... عالم

شلوک نمبر
153 ......

کیشَو...... خوبصورت بالوں والا (وِشنو)

شلوک نمبر 161

اِراوتی...... ندی کا نام

سندھو...... دریائے سند

دیوکا...... اُدھمپور میں بہنے والی ندی، کچھ عالموں کا خیال ہے کہ یہ ندی ملتان (پاکستان) میں بہتی تھی۔

شلوک نمبر 169

مدھوسُودھن ...... وشنُو

شلوک نمبر 181

شمبھو ...... شِو، شنکر

شلوک نمبر 184

مہیشور ...... شِو

شلوک نمبر 208

پشاچ ...... ایک جاتی۔ اس کے بارے میں ''پیشِ لفظ'' نیل مت پُوران کی تمدنی اہمیت'' میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

شلوک نمبر 223

ماُنو ...... ایک جاتی۔

شلوک نمبر ...... 257 تا 259

ترِشوُل ...... شِو کا تین نیزوں والا ہتھیار۔

شلوک نمبر 261

وِتستی (ماپ)

شلوک نمبر 265

ہَر ...... شِو

گیُوتی...... ماپ

گووِند...... وِشُو

شلوک نمبر 279

گووِند ...... وِشُو

شلوک نمبر 290

وِشو کاندی ...... آج کا دریا ویشو، جو تحصیل کولگام میں بہتا ہے۔

شلوک نمبر 290

کام ...... جنس (Sex)

شلوک نمبر 309

سُندری۔خوبصورت جواں عورت۔

برہم لوک ...... برہما کا عالمَ

شلوک نمبر 334

اَیَن ...... وقت کی تقسیم

شلوک نمبر 336

چندر دیو برہمن ...... جو ناگوں اور پشاچوں میں صلح کراتا ہے۔

شلوک نمبر 378

چندر پکھواڑا...... جس پکھواڑے میں چاند چمکتا ہے۔

شلوک نمبر 394

نِکُمبھ کی پوجا کھچڑی سے کی جاتی تھی۔ کشمیری پنڈت آج تک اِس رسم کو اُدا کرتے ہیں۔ اس دن کو وہ کھچڑی اماوسیا (کشمیری میں کھیچرِ ماوس) کہتے ہیں۔

شلوک نمبر 394

نِکُمبھ...... پشاچ قوم کا راجا، سردار۔

شلوک نمبر 397

آہُوتی ...... ہَوَن کُنڈ میں منتروں کے ساتھ خوشبودار چیزیں عقیدت سے ڈالنے کو آہوتی کہتے ہیں۔ اِس کنڈ میں پہلے آگ جلائی جاتی ہے جو گھی ڈالنے سے تیز ہوتی ہے۔

شلوک نمبر ...... 409 تا 417

دِیُسکھ سُپتِکا ...... اس تیوہار سے دیوالی کی ابتدا کا پتا چلتا ہے۔ اس تیوہار پر مکانوں اور گاؤں خانوں وغیرہ میں چراغ جلائے جاتے تھے۔ نیل مت میں اس تیوہار کو رام کے واپس ایودھیا لوٹنے سے نہیں جوڑا گیا ہے۔ اِس تیوہار پر دُکانوں کو سجانا، رشتہ داروں، دوستوں اور نوکروں کو دعوت دینا، موسیقی سے لطف اندوز ہونا شامل ہے۔

شلوک نمبر 421,422

وینا (سارنگی) وینُو، سوت ماگدھ، دندیؔ (یہ سب بجانے کے ساز ہیں)

شلوک نمبر 425

برہم گھوش، وِینا، پتاہ...... سازوں کے نام

شلوک نمبر 432

ویدی ...... جہاں مُورتی رکھی جاتی ہے یا جس خاص جگہ پر یگیہ ہوتا ہو۔

شلوک نمبر 462

دانو، یکھش، دیتیہ، پشاچ، راکھش یہ سب جاتیاں کشمیر کے ابتدائی بسکینوں میں شامل ہیں یہ سب اکثر گوشت خور تھے۔

شلوک نمبر 468

گن...... خاص ساتھی۔

شلوک نمبر 479

نوید (کشمیری زبان میں توبُرکھ)

شلوک نمبر 482

دُوب (دُھوپ ایک خوشبودار چیز جسے جلا کر پوجا کی جاتی ہے۔)

شلوک نمبر 505

فرشتۂ موت کے مختلف نام۔

شلوک نمبر 511

اُوما ...... پاروَتی

شلوک نمبر 518

اِس شلوک میں رام کے جنم لینے کا ذِکر ہے۔

شلوک نمبر 549

یہاں ماہواری سے مطلب زمین میں پیداواری صلاحیت ہے۔

شلوک نمبر 555

آہوتی ...... یگیہ میں جلائی جانے والی چیزیں۔

شلوک نمبر 558

مہاشانتی ...... مکمل اُمن۔

شلوک نمبر 576

شمبُھو...... شِو (Shiva)

شلوک نمبر 591,592

منُو (ایک مشہور رِشی جو سبھی آدمیوں کے لئے نیک خواہشات رکھتے تھے، ان شلوکوں میں مختلف زمانوں میں آئے چودہ منوؤں کا ذکر کیا گیا ہے، اِن سب کو پُوجنا مطلوب ہے۔

شلوک نمبر 609

اس شلوک میں پانچ برِاعظموں کے نام دیئے گئے ہیں۔ یہ نام زمانہ قدیم سے متعلق ہیں۔

شلوک نمبر 646

وِشو کرما...... وہ دیوتا جس نے دنیا کی ہر طرح کی کاریگریوں کی ایجاد کی۔ اِن میں فنِ تعمیر بھی شامل ہے۔

شلوک نمبر 652

اومکار...... بھگوان کا خاص نام، جس کا مختلف پُوجاؤں میں جاپ کیا جاتا ہے۔

جاپ ...... بار بار نام لینا۔

شلوک نمبر 668

سنسکرت لغت میں "شری" کے کئی معنے دئے گئے ہیں جیسے: دھن، دولت، خوشحالی، حکمرانی، وِشنُو کی بیوی لکھشمی کو بھی "شری" کہا گیا ہے۔ سجاوٹ عقل، زندگی کے تین مقاصد یعنی دھرم (مذہب) اَرتھ (معاش) کام (جنس Sex) کو بھی ایک ساتھ "شری" لفظ میں شامل کیا گیا ہے۔

کچھ عالِموں نے دریائے وِتستا (جہلم) کو بھی "شری" نام دیا ہے۔ اس شری ندی پر آباد نگری کو شری نگری کہا گیا ہے۔ جو بعد میں لگتا ہے سرینگر میں تبدیل ہوا۔

شلوک نمبر 674

بَھدرکالی...... محنت کشوں کی دیوی Goddess of Labour

شلوک نمبر 695

اِرا...... اِراکسم (میری دانست میں یہ آج کا "اِرکم" پھول ہے

جو پہاڑیوں، کریووں اور باغوں میں موسم بہار میں اُگتا ہے۔ یہ ناگ
جاتی کے لوگوں کا پسندیدہ پھول تھا۔

شلوک نمبر 722

جَو ...... جَو دانہ جو نیل مت دور میں کھایا جاتا تھا، دیوتاؤں کی
بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔ اور دوائیوں میں استعمال ہوتا تھا۔ آج بھی یگیوں
میں اس کا استعمال جاری ہے۔

شلوک نمبر 770

پیٹھا ...... کدو جیسی ایک گول سبزی، جس سے پیٹھا مٹھائی بنتی
ہے۔ آج کل ہند میں آگرہ کا پیٹھا ملک بھر میں مشہور ہے۔

شلوک نمبر 775

اَگستیہ (Agasteya) ......ایک رشی

شلوک نمبر 809

سواتی...... ایک نکھشتر (تارا)

شلوک نمبر 823

دِیپ ...... مٹی یا پیتل سے بنے چراغ

شلوک نمبر 831

گُل ماش پھول...... کشمیر میں برف کے نیچے دبی خاص جھاڑیوں
سے نکلنے والے پھول

شلوک نمبر 837,838

لکھش ہوم، کوٹی ہوم ...... خاص یگیہ (ہَوَن)

شلوک نمبر 851

شنکر ...... ایک دیوتا کا نام

شلوک نمبر 862

سنگھاسن...... تخت

شلوک نمبر 863

چھتر ...... راجاؤں کے اُوپر رکھا جانے والا خوبصورت چھاتا جسے "چھتر" کہتے ہیں۔

شلوک نمبر 878

دھند ...... دھن کا پہاڑ، دھن کا دیوتا۔

شلوک نمبر 882

گندھرو ...... دیوتاؤں کے موسیقار، گیت گانے والے۔

شلوک نمبر 895

کوٹاگار ...... ایک طرح کی اُونچی ڈولی جسے گھوڑے، بیل یا مضبوط آدمی کھینچتے تھے۔

شلوک نمبر 912

برہد اشو ...... رشیوں میں ایک بہترین رشی۔

نوٹ : 915 تا 982 ویں شلوک تک نیل مت دور کے ناگ سرداروں

کے نام دئے گئے ہیں۔

شلوک نمبر 985

مغرب کی جانب کون محافظ ہے، مُسوّدے میں صاف طور نہیں دیا گیا ہے۔

شلوک نمبر 987

"شڈ انگل" ایک ناگ، جسے ناجائز کام کرنے کی بنا پر نکال دیا گیا تھا۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ راجا نیل کی حکومت میں مجرموں کو برداشت نہیں کیا جاتا تھا۔

شلوک نمبر 1011

بلی ...... ایک راجا۔

شلوک نمبر 1015

پانی کا تحفہ ...... دُعائیہ منتروں کے ساتھ جب ججمان برہمن کو پیسہ یا کپڑا وغیرہ دان دیتا ہے تو اُس پر پانی کے چھینٹے دئے جاتے ہیں۔

شلوک نمبر 1032,1033

اِن دو شلوکوں میں کُماروں کے نام دِئے گئے ہیں۔

شلوک نمبر 1021

یوجن ...... (فاصلہ)

نوٹ : (1025 سے 1096) ویں شلوک تک اُن مختلف متبرک مقامات کے نام گنائے گئے ہیں جہاں جانے سے ایک شخص پاپوں سے چھٹکارا

حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک نمبر 1067

کپٹیشور ...... آج کا "کوٹھیار" جو اچھ بل سے کوئی آٹھ میل کی دوری پر واقع ہے۔ یہاں ایک چشمہ ہے۔ جس کے گرد پتھروں کی خستہ دیوار ہے۔ اب بہت کم لوگ یہاں جاتے ہیں۔ یہ جگہ تحصیل اننت ناگ کے گاؤں نوگام سے تین کلومیٹر دور ہے۔

شلوک نمبر 1079

نندی ...... شِو کی سواری، شِو کا ایک ساتھی

شلوک نمبر 1121

رج، ست تم ...... تین اوصاف یعنی رجوگن، ستوگن، تموگن۔

(۱) رَجَس ...... جانداروں میں کام کرنے کا زبردست وصف یہ عام انسانوں میں پایا جاتا ہے۔

(۲) ستو ...... دیوتاؤں کا وصف (گن) مانا جاتا ہے۔

(۳) تمو ...... راکھشوں میں پایا جانے والا گن، ان تین اوصاف کے مالک کی غذا اور زندگی کا مقصد الگ الگ ہوتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1122 سے 1124

آہوتی ...... آگ میں منتروں سے ڈالی جانے والی چیزوں کو آہوتی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب قربانی نہ سمجھا جائے۔

شلوک نمبر 1140

دَنڈوَت ...... کسی دیوتا، مورتی یا سادھو عالم یا رِشی کے سامنے زمین پر پوری طرح لیٹ کر پرنام کرنے کو دَنڈوَت کہتے ہیں۔

پرنام...... عزت سے ہاتھ جوڑ کر کسی کے سامنے جُھکنا۔

شلوک نمبر 1159

بُھوتہ ...... ایک جاتی۔

شلوک نمبر 1161

ہرمُکٹ ...... کشمیر کی ایک چوٹی کا نام ہر (شِو) مُکٹ (تاج)

شلوک نمبر 1171

کورُدکھیتر ...... آج بھی اِسی نام سے مشہور ہے، یہاں مہابھارت کی جنگ اٹھارہ دن تک لڑی گئی۔

شلوک نمبر ...... 118?

پھٹے ...... لکڑی کے تختے۔

شلوک نمبر 1191

کپٹیشور ...... اس جگہ کو آج "کوٹھیار" کہتے ہیں۔ کوٹھیار ایک پرگنہ بھی تھا جس سے کپٹیشور کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ کپٹیشور مطلب چھپا ہوا شِو۔ اس جگہ کے بارے میں کشمیری زبان میں ایک محاورہ ہے جو ایک ہندوستانی راجہ کے کانوں کی بیماری دور ہونے سے متعلق ہے۔ محاورہ ہے:

مأنگن رازس مأشِوی کن۔

تم کتہِ بلہِ نس کُٹھیاُر وَن

مانکن جنوبی ہند کی ایک ذات ہے۔ محاورے کا مطلب ہے کہ مانکن نام کے راجہ کے کان بھینس جیسے لمبے ہیں۔ اِس کی بیماری کہاں دُور ہوگی؟ کوٹھیار (کپٹیشور) کے جنگل میں۔

اس راجا نے یہاں آکر اپنا پڑاؤ ڈال دیا تھا اور چشمے سے نکلتی ندی میں ایک کتے کو جس کی ٹانگ زخمی ہوئی تھی، تیرتے دیکھا تھا۔ چند روز میں اِس کتے کی ٹانگ ٹھیک ہوگئی۔ بادشاہ کے کانوں کی تکلیف بھی کپٹیشور (کوٹھیار) چشمے کے پانی سے ٹھیک ہوگئی۔ راجہ نے یہاں ایک مندر بنوایا۔ کہتے ہیں کہ اِس مندر کی بنیاد میں اُس نے سونے کی مہریں اس لئے رکھوا دی تھیں کہ اگر کبھی مندر کی مرمت کرنا پڑے تو ان مہروں کا استعمال کیا جائے۔

یہ کہانی کلہن کی راج ترنگنی میں درج ہے۔ کلہن کے مطابق یہ تیرتھ کشمیر کے آٹھ کافی مشہور تیرتھوں میں سے ایک تھا۔ یہاں کئی سال قبل یاترا بھی لگتی تھی۔ راقم نے اس جگہ کو 1956ء میں دیکھا تھا۔

شلوک نمبر 1193

چکر دھر...... (وِشنُو کا نام)

آج سے بیس سال قبل میں نے وِشنُو کے ایک اہم مقام "ژکدر" (چکر دھر) متصل بجبہاڑہ کے مندر کے کھنڈرات دیکھے تھے۔ یہاں کھدائی بھی ہوئی ہے اور اشوک اعظم کے سکے دریافت ہوئے ہیں۔

یہاں مٹی کے برتنوں کی کئی تہیں کھود کر نکالی گئی تھیں۔ یہ کام آثار قدیمہ
ہند نے کیا تھا۔ اِن میں موٹے برتن، کالے رنگ کے برتن اور سرخ
رنگ کے نہایت خوبصورت اور پتلے پلیٹ اور برتنوں کے علاوہ ٹراکوٹا
(Terracota) کے نمونے بھی دستیاب ہوئے تھے۔ یہ سب چیزیں،
جو کھدائی سے حاصل ہوئی تھیں محکمہ آثار قدیمہ (وزیر باغ کشمیر کے
متصل) کے دفتر کے نچلے طبقے میں رکھی گئی تھیں۔

شلوک نمبر 1195

دیوسر ...... تحصیل کولگام میں یہ مقام اب بھی اسی نام سے
مشہور ہے۔ یہاں پر بھی یاترا لگتی تھی جس میں ہزاروں عقیدتمند شریک
ہوتے تھے۔ یہاں سے کئی دھاتوں کا ایک پتیل کا پٹ دستیاب ہوا تھا۔
جس میں گول دائرے میں ہندوؤں کے سترہ اوتار بنے ہیں۔ بیچ میں بدھ
کی پیتل وغیر دھاتوں کی مورتی تھی۔ جو ٹوٹ گئی تھی۔ یہ پیتل اور دیگر کئی
دھاتوں کو ملا کر بنا پٹ مورتی کلا (فن) کا شاندار نمونہ ہے۔ جس سے
دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہ پَٹ میں نے سرینگر کے عجائب گھر
میں کئی بار دیکھا ہے۔ یہ کشمیر کی کاریگری کا ایک شاہکار ہے اور اِس کے
بارے میں کئی ملکی اور بیرونی عالموں نے لکھا ہے اور کشمیر کی مورتی سازی
کے فن کی بے حد تعریف کی ہے۔

شلوک نمبر ...... 1199 سے 1207

بھرِگو ...... ایک رشی جو بھرگو خاندان کے پہلے آدمی مانے

جاتے ہیں۔ اُنہوں نے اس بات کا پتہ لگانے کے لئے کہ برہما، شو اور وشنو میں سے کون بڑا ہے۔ پہلے برہما اور پھر شو کی پریکھشا (امتحان) لی۔ اُنہوں نے اُسے ختم کرنے کی دھمکی دی لیکن وہ اپنی حلیم کلامی سے بچ نکلا بعد میں وہ وشنُو کے پاس گیا۔ وشنو ہوئے تھے بھرگو نے اُنہیں لات سے ٹھوکر ماری۔ وشنو جاگے اور ان کے پیر کو دبانے لگے کہ کہیں ان کے پاؤں میں چوٹ تو نہیں آئی۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کے اس فلسفے کی بنیاد کو ظاہر کرتا ہے کہ بڑے آدمی یا بڑے دیوتا کی قوت برداشت عام حدود کو پار کرجاتی ہے۔ (نیل مت کے زمانے میں بھرگو آشرم قائم تھا)۔

(دیکھئے وامن شیورام آپٹے کی سنسکرت ہندی ڈکشنری سن 2001)

نوٹ: نارائنھتسان (Narayanasthan) ...... یہ تیرتھ کوئی چودہ سو سال پرانا علاقہ ترال میں واقع ہے۔ ''ستھر'' گاؤں تک بس یا کار جاسکتی ہے۔ اس کے آگے جو سڑک ہے وہ خستہ ہے۔ راقم نے اِس نہایت دلچسپ مندر کو کوئی بیس سال قبل دیکھا تھا۔ اس مندر کے بارے میں (Moni ments of Kashmir) میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس مندر کا طرز تعمیر کشمیر کے دیگر منادر سے بالکل مختلف ہے۔ اس طرز پر چینی پگوڑا ٹائب اور ہندوستانی طرز تعمیر کے اَثرات نظر آتے ہیں۔ اِس کو ''نارستھان'' نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے نارائن کا (متبرک) مقام۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں سے مختلف رنگوں کے پتھروں کی بنائی گئی مورتیاں شمالی ہندوستان میں بھی مقبول تھیں۔

یہاں ایک پہاڑ بھی ہے جسے "برارِ بال" کہتے ہیں۔ مندر کے اردگرد
پتھروں کی چار دیواری ہے۔ مندر کے اندر اب نارائن کی مورتی نہیں
ہے۔ سامنے ایک پہاڑی نالہ بہتا ہے۔ اس وادی میں دریا کے آس پاس
کئی رنگوں کے خوبصورت پتھر ملتے ہیں۔ مجھے یہاں نارائن کی ایک چھوٹی
لال مورتی کا ہاتھ، پاس رہنے والے کمہار سے ملا تھا۔ اِس چھوٹے ہاتھ
کے پتھریلے ناخن خاصے تیز تھے اور ہاتھوں میں چھوٹی چُھری
(Daggar) کا اوپر کا دستہ تراشا گیا تھا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ
اس علاقے میں اعلیٰ فن والے مورتی ساز موجود رہے ہوں گے۔

اب یہاں کبھی کبھار ہی کوئی سیاح آتا ہے۔ یہاں یاترا لگتی تھی،
لیکن اب ایسا کچھ سننے میں نہیں آیا۔

نیل مت میں اِس جگہ کا ذِکر کافی اہمیت کا حامل ہے اور یہ اس
بات کا ثبوت ہے کہ وسط ایشاء کے اَثرات اِس دَور میں کشمیر میں پڑنے
لگے تھے۔

(پُلست رشی)

یہ ایک بڑے رِشی تھے۔ کچھ محقّقوں کا خیال ہے کہ آج کا
پلوامہ (قصبہ) جو ضلع ہیڈ کوارٹر بھی ہے، اِسی رِشی کے نام پر بسایا گیا تھا۔

نوٹ: بھرگو رشی کے بیٹے رام، دشرتھ کے رام چندر جی سے مختلف
ہیں۔ اِسی طرح نیل مت میں درج ہے کہ ایک اور رام جس کے والد کو
ہے ہیا کھشتری نے مارا تھا، نے اکیس بار کھشتریوں کا خاتمہ کیا۔ اِس

طرح کے بیانات پر مزید کھوج کرنے کی ضرورت ہے۔

شلوک نمبر ......1219 سے 1236

اِن شلوکوں میں بھی رام کے دشمنوں کی خون سے رنگے ہاتھ پاک ہونے کا ذِکر تفصیل سے درج ہے۔ نیل مت میں دَرج ہے کہ رام نے اننت ناگ کے آشرم (مسکن) کے قریب سخت ریاضت کی اور وہاں ''شارنگی'' کی مورتی نصب کی۔

شلوک نمبر 1243

رِشی نارَد...... ہندو دیو مالا میں نارُد کا نام کئی مقامات پر آیا ہے۔ اِنہیں برہما کی ٹانگ سے پیدا ہُوا بتایا گیا ہے۔ یہ دیوتاؤں کا پیغام عام لوگوں تک اور لوگوں کا پیغام دیوتاؤں تک پہنچاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ساز ''وِینا'' کی ایجاد انہوں نے ہی کی تھی۔ اِنہوں نے ''نارد سمرتی'' لکھی ہے۔ کشمیری پنڈتوں میں ایک کہاوت ہے:

''نارُد آوَے سیتار ہتھ''

یعنی رِشی نارَد سِتار لے کر آئے۔ یہ دیوتاؤں اور لوگوں کے مسائل کا حل بھی بتاتے تھے۔ اِس طرح ناگ دور میں سِتار یا سارنگی کا ساز گانے میں مستعمل ہونے کا ایک اور ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1353(ب)

پَرشُورام...... ایک رِشی جو بہت بڑے عالم تھے۔

شلوک نمبر ...... 1254 سے 1268

ان اشلوک میں پُرشُورام وشنو دیوتا کے گنوں (اوصاف کا گاین کرتے ہیں یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ نیل مت دور میں کشمیر میں وِشنُو [illegible] کافی زور تھا اور اِسے ایک اہم دیوتا ہونے سے زبردست مقبولیت حاصل تھی۔

شلوک نمبر 1313,1314

یہ سب ندیوں (چھوٹے دریاؤں) کے نام ہیں۔ اِن کا تعلق کشمیر اور مدردیش (جموں کا کچھ علاقہ) سے تھا۔

گوداوری ...... یہ کشمیر کی ندی تھی۔ بیترونی (وَے ترنی) آج بھی پرگنہ شکروہ میں بہہ رہی ہے۔ یہ پرگنہ ضلع پلوامہ میں شامل تھا۔

شلوک نمبر ...... 1275 سے 1422 (ویں شلوک تک)

کشمیر کے مختلف پوِتر (پاک) مقامات، چشموں، جھیلوں، ندیوں وغیرہ کا ذِکر آتا ہے جہاں نہانے سے آدمی کو گناہوں سے چھُٹکارا ملتا ہے اور کئی "پُنیہ" (ثواب) حاصل ہوتے ہیں۔

شلوک نمبر ...... 1422 سے 1459 (ویں شلوک تک)

"وِتستا" (دریائے جہلم) کی پاکیزگی، اہمیت اور بڑھائی کا مفصل بیان ہے اور کہا گیا ہے کہ وِتستا مشہور ندی گنگا سے کم پاک نہیں فرق یہ ہے کہ گنگا میں مرے ہوئے لوگوں کی ہڈیاں ڈالی جاتی ہیں۔ لیکن وِتستا میں ایسا نہیں۔

طرح کے بیانات پر مزید کھوج کرنے کی ضرورت ہے۔

شلوک نمبر ......1219 سے 1236

اِن شلوکوں میں بھی رام کے دشمنوں کی خون سے رنگے ہاتھ پاک ہونے کا ذِکر تفصیل سے درج ہے۔ نیل مت میں دَرج ہے کہ رام نے اننت ناگ کے آشرم (مسکن) کے قریب سخت ریاضت کی اور وہاں "شارنگی" کی مورتی نصب کی۔

شلوک نمبر 1243

رِشی نارَد...... ہندو دیو مالا میں نارُد کا نام کئی مقامات پر آیا ہے۔ اِنہیں برہما کی ٹانگ سے پیدا ہُوا بتایا گیا ہے۔ یہ دیوتاؤں کا پیغام عام لوگوں تک اور لوگوں کا پیغام دیوتاؤں تک پہنچاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ساز "وینا" کی ایجاد انہوں نے ہی کی تھی۔ اِنہوں نے "نارد سمرتی" لکھی ہے۔ کشمیری پنڈتوں میں ایک کہاوت ہے:

"نارُد آوے سیتار ہیتھ"

یعنی رِشی نارَد سِتار لے کر آئے۔ یہ دیوتاؤں اور لوگوں کے مسائل کا حل بھی بتاتے تھے۔ اِس طرح ناگ دور میں سِتار یا سارنگی کا ساز گانے میں مستعمل ہونے کا ایک اور ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

شلوک نمبر ...... 1353(ب)

پَرشُورام...... ایک رِشی جو بہت بڑے عالم تھے

شلوک نمبر ...... 1254 سے 1268

ان اشلوک میں پُرشُورام وشنو دیوتا کے گنوں (اوصاف کا گاین کرتے ہیں یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ نیل مت دور میں کشمیر میں وِشنو کا کافی زور تھا اور اِسے ایک اہم دیوتا ہونے سے زبردست مقبولیت حاصل تھی۔

شلوک نمبر 1313,1314

یہ سب ندیوں (چھوٹے دریاؤں) کے نام ہیں۔ اِن کا تعلق کشمیر اور مدردیش (جموں کا کچھ علاقہ) سے تھا۔

گوداوری ...... یہ کشمیر کی ندی تھی۔ بیترونی (وَے ترنی) آج بھی پرگنہ شکروہ میں بہہ رہی ہے۔ یہ پرگنہ ضلع پلوامہ میں شامل تھا۔

شلوک نمبر ...... 1275 سے 1422 (ویں شلوک تک)

کشمیر کے مختلف پوِتّر (پاک) مقامات، چشموں، جھیلوں، ندیوں وغیرہ کا ذِکر آتا ہے جہاں نہانے سے آدمی کو گناہوں سے چھُٹکارا ملتا ہے اور کئی "پُنیہ" (ثواب) حاصل ہوتے ہیں۔

شلوک نمبر ...... 1422 سے 1459 (ویں شلوک تک)

"وِتستا" (دریائے جہلم) کی پاکیزگی، اہمیت اور بڑھائی کا مفصل بیان ہے اور کہا گیا ہے کہ وِتستا مشہور ندی گنگا سے کم پاک نہیں فرق یہ ہے کہ گنگا میں مرے ہوئے لوگوں کی ہڈیاں ڈالی جاتی ہیں۔ لیکن وِتستا میں ایسا نہیں۔

یہاں اس بات کا ذِکر دلچسپ رہے گا کہ جہلم اور نالہ سندھ کے سنگم شادی پورہ کی جگہ پر مردوں کی ہڈیوں کا وسرجن (بہانا) ابھی بھی قائم ہے۔ اس جگہ وہ لوگ ہڈیوں کا وِسرجن (چھوڑنا، ڈالنا) کرتے تھے جو اُپنے بزرگوں کے پھول (جلانے کے بعد بچی کچھی خاص ہڈیاں) ہردوار یا الہ آباد نہیں لے جاتے سکتے تھے۔

کشمیر میں کئی ایسے تیرتھ ہیں جو ہندوستان کے تیرتھوں سے معروف ہیں۔ ان کا تفصیلی ذکر نیل مت پُوران میں موجود ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اِس زمانے میں آنے جانے کے رستے اور ذرائع آمدورفت آج جیسے نہیں تھے۔ اِس لئے کشمیر کے رہنے والوں نے ان تیرتھوں کا قیام اپنی ہی وادی میں عمل میں لایا تھا۔

کتابیات

۱...... سنسکرت انگلش ڈکشنری، مصنف: وی، ایس، آپٹے ۔ شائع کردہ موتی لال بنارسی داس۔نئ دلّی ۱۸۹۰ء۔

۲...... سنکرت ہندی کوش : وامن شورام آپٹے۔شائع کردہ موتی لال بنارسی داس۔بنگلوار روڈ، جواہر نگر نئ دلّی ۲۰۰۱ء۔

۳...... فیروز اللغات: الحاج مولوی فیروز الدّین، انجم بک ڈپو ۴۲۰۸، جامع مسجد دہلی-۶، ۱۹۹۸ء۔

۴...... ایڈوانسڈ ٹوئنٹیتھ سنچری ڈکشنری (Advanced Twentieth English Dictionary "English into Urdu")شائع کردہ فرید بک ڈیپو پرائیویٹ لمیٹڈ-دہلی (ڈاکٹر عبدالحق ۱۹۹۸ء)۔

5 ...... کلاسیکی ہندی، اردو، انگریزی، ڈکشنری جان پلیٹس۔

۶...... اے ڈکشنری آف کشمیر لینگویجز: مصنف گریرسن، نئ دہلی۔

۷ ...... ترجمہ انگریزی راج ترنگنی (کلہن): اَرل سٹائن۔موتی لال بنارسی داس۔نئ دہلی۔

۸ ...... خاص سالانہ نمبرات، رِسالہ وِتستا (Vitasta) کلکتہ سن 1995 سے۲۰۰۳ عیسوی تک۔

۹ ...... کاشُر انسائیکلوپیڈیا: (جلدا آثارِ قدیمہ تہٕ فنِ تعمیر...... آثارِ قدیمہ اور فنِ تعمیر)، جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز

۱۹۸۶ء سرینگر

۱۰...... کوشُر شیرازہ (مضامین متعلقہ ژکدر [چکرَ دھر] بجبہاڑہ کشمیر) گوپھ کرال (ڈاڈہ سر ترال۔کشمیر) اور بُرزِ ہوم کشمیر...... (شائع کردہ جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز سرینگر)

۱۱ ...... ہمارا ادَب (کلچرل اکیڈمی) مضمون: کشمیری تمدن کے اجزائے ترکیبی مصنّف (ا،د،م)

۱۲ ...... کشمیری مہاتمیہ (سنکرت) شری اننت رام شاستری۔جموں۔

۱۳ ...... (رسالہ وِتستا سالانہ نمبر کلکتہ) A Forgotten Tirtha...... (بھیدا دیوی تیرتھ) متصلہ کیلر تحصیل پلوامہ کشمیر مصنف (ا،د،م)

۱۴ ...... شو لیلا (تخلیق، گورنر علی مرداں خان) ''سہز کوسم'' مصنف...... موتی لال ساقی (مرحوم)

۱۵ ...... بھارگوا: انگلش ٹو ہندی ڈکشنری، Gaighat Banaras U.P 1985

۱۶ ...... Monoments of Kashmir مصنف آر، سی کاک۔

۱۷ ...... وجیشور پنچانگ (جنتری) ۲۰۰۳، اومکار ناتھ شاستری۔

۱۸ ...... شیرازہ اردو شمارہ نمبر ۱۱، مضمون کشمیری لوک ورثے کے اجزائے ترکیبی (ایم، ایل، ساقی)

اصطلاحات کی تشریح

پُوران:

پُوران کا لفظی معنی قدیم ہے۔ یہ ہندوؤں کے وہ قدیم گرنتھ (بڑی کتاب) ہیں جن کے تخلیق کار الگ الگ ہیں۔ پُورانوں کی تعداد ۱۸ ہے۔ اِن کے نام یوں ہیں۔ وِشنُو پُواران، پدم پُوران، بھاگوت پُوران، نارد پُوران، مارکانڈیہ پُوران، اگنی پُوران، برہم وَے وَرت پُوران۔ لنگ پُوران۔ وراہ پُوران، برہمانڈ پُوران، برہم پُوران، بھوشیہ پُوران وغیرہ۔

پُورانوں کو پانچواں وید بھی کہا گیا ہے۔ ان میں کائنات کی پیدائش اور خاتمہ ، قدیم رِشیوں کے حالات، مختلف راج کُلوں (خاندان) کی تفصیل، دیوی دیوتاؤں کا تذکرہ اور تیرتھوں وغیرہ کی اہمیت کا بیان درج ہے۔ اِن کی مختلف درجہ بندی کی گئی ہے۔ سب سے اہم اٹھارہ پُوران ہی مانے گئے ہیں۔ ابھی تک جو پُوران دستیاب ہوئے ہیں ان کی تعداد ۵۵ ہے۔ ذیلی پُوران بھی مانے گئے ہیں۔ اِن میں سے کچھ یہ ہیں:-

وشنو دھرموتر پُوران، ورہد دھرموتر، پُوران، دیوی بھاگومت پُوران، سام پُوران، کلِک پُوران، چنڈِکا پُوران، نیل مت پُوران وغیرہ۔ کشمیر میں ماضی قریب میں موسم سَرما کی لمبی راتوں میں شاہنامہ، سام نامہ وغیرہ کے ساتھ کشمیری پنڈت گھرانوں میں بھاگوت کا پاٹھ بے حد مقبول تھا۔ بھاگوت اُردو اور ہندی زبان دونوں میں تحریر کیا گیا ہے۔ جو آج بھی

دستیاب ہے۔ اس کے دو تین کشمیری ترجمے بھی ہوئے ہیں، جو شائع نہیں ہو پائے ہیں۔

نیل مت پُوران

اِس پُوران کو کشمیر مہاتمیہ اور وِتستا مہاتمیہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس سے ہم قدیم دَور کے کشمیر کی سماجی دھارمک (مذہبی) تہذیبی، معاشی، جھلک کے علاوہ پہاڑوں، ندیوں، جھیلوں، تیرتھوں، رسم ورواج، رہن سن، ثقافت اور دیگر کئی اہم باتوں کے بارے میں مدلل واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ کشمیر کے علاوہ آس پاس رہنے والے قبیلوں اور اِن کے رہن سہن کے بارے میں بھی یہ دستاویز واقفیت بہم کرتا ہے۔

یہ کتاب چھٹی سے ساتویں صدی عیسوی کے درمیان تحریر کی گئی بتائی جاتی ہے۔ اس کے مصنّف کا نام معلوم نہیں۔

اَرل سٹائن کو اِس کا ایک قدیم مُسودہ بکرمی سن ۸۱ میں ملا تھا۔

اِس پُوران کی ہاتھ سے لکھی کاپیاں سری پرتاپ لائبریری' لال منڈی سرینگر، رُگھناتھ مندر لائبریری وغیرہ میں محفوظ ہیں۔ یہ پُوران شاردا اور دیوناگری دونوں رسم خطوں میں لکھا گیا ہے۔

کشمیر میں فنِ صَنم سازی

نیل مت دور سے ہی کشمیر مورتی بنانے کے فن میں آگے بڑھ رہا تھا۔ چنانچہ ہارون، سمتھن (بجبہاڑہ) سے دِوسَر (کولگام) تحصیل پاندریٹھن مارتنڈ، اونتی پور، پُشکر، نارتھان (ترال) ہنہ مُرہ (متصلہ مٹن

کشمیر) وغیرہ سے کئی اہم مورتیاں دستیاب ہوئی ہیں جو اِس فن کے اِرتقا کا پتہ دیتی ہیں۔ جن قومی اور غیر ملکی عجائب گھروں میں کشمیر کی مورتیاں موجود ہین ان میں نئی دلّی، چمبہ، کنوریا (پٹنہ بہار)، برٹش میوزیم، لندن، پرنس آف ویلز میوزیم ممبئی، دی نارٹن سائمن فاوٗڈیشن، لاس اینجلز کنٹری میوزیم آف فائن آرٹ، ڈگلز بیرٹ، کلیکشن انگلینڈ پین (Pan Assian Collection) ایشن کلیکشن، میوزیم آف فائن آرٹ بوسٹن، دی ایشیا سوسائٹی نیویارک اور ڈی راک فیلر وغیرہ شامل ہیں۔

کشمیر کے اِس فنی سرمایہ پر شری آر، سی کاک، اے کے کُمار سوامی، پی، جی، پال، جے مارشل، ایم، ایچ، مخدومی، دِویدی، چندر، پرتاپ دتیہ پال اور مشہور آرٹ محقق ہرمن گویز وغیرہ نے کام کیا ہے۔

کشمیر پر پرتاپ دِتیہ پال نے صنم سازی کے فن اور مختلف دور کی مورتیوں پر نہایت اہم اور بہترین تحقیق کی ہے اور اپنی کتاب میں پچاس سے زائد خاص فنی مورتیوں کی تصاویر شامل کی ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق یہاں جو مورتیاں بنائی جاتی تھیں، وہ پیتل، کانسی، مختلف دھاتوں کو اکٹھا کر کے بنائے جانے والے مورتی پٹ، ہاتھی دانت، دودار کی لکڑی، مٹی، پتھر سے بنتی تھیں۔

ایسا لگتا ہے کہ پانچویں صدی سے لے کر بارھویں صدی عیسوی تک اِس فن کو خاص عروج حاصل ہوا۔

اِن مورتیوں میں برہما، وِشنو، شِو، بدھ اور دیگر دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں شامل ہیں۔ اٹھارہ باہوں والی کالے سنگ مرمر کی ایک مورتی میں نے آج سے بیس سال قبل موضع ٹینگہ پُنہ (متصلہ پلوامہ) میں دیکھی تھی جو موضع رومُوہہ (تحصیل پلوامہ) سے دستیاب ہوئی تھی۔ اِس کی فنکاری واقعی قابل دید ہے۔ اس کو اُٹھارہ باہوں والی دیوی کہتے ہیں۔

نکھشتر

نیل مت میں کئی اشلوکوں میں مختلف نکھشتروں کے بارے میں ذکر ہے۔ سب نکھشتروں کے نام درج ذیل ہیں۔

اَشی، بھرنی، کرتِکا، روہنی، مرگیشرا، آردرا، پنَروَس، تیش، آشلیشا، مگھا، پُوروا پھالگنی، اُتر پھالگنی، ہست، چترا، سواتی، ویشاکھ، انورادھا، جیشٹھ، زیشت مول، پوراوا شاڑا، اتراشاڑا، شرون دِھنشٹھا، شت بھشک، پوروا بھادر پدا، اُتر بھادر پدا، اور ریوتی۔

تتھی

نیل مت پُوران میں تیوہاروں اور تیرتھوں کے بارے میں تتھیوں کا ذکر موجود ہے۔ کل تتھیاں پندرہ ہیں جو اس طرح ہیں: اکدوہہ دتیا، ترتیا، چترتھی، (ژُورم) پنچمی، ششٹھی، سپتمی، اشٹمی، نَومی، دشمی، ایکادشی، دوادشی، تریودشی، چتر دشی، اَماوسیا (اندھیرے پکھواڑے میں) یا چاند والے پکھواڑے کے آخر پر ''پورنما'' درج رہے کہ کشمیری پنڈتوں کی جنتری کا یعنی چاند کی بنا پر تیار ہوتی ہے۔

ہوَن اور یگیہ

خوشبودار چیزوں کو ہون کنڈ میں جلائی آگ میں منتروں کے خاص تلفظ کے ساتھ ڈالنا، اِسی کو ہوَن کہتے ہیں۔ آریہ روز ہوَن کرتے ہیں۔

یگیہ کئی طرح کے ہوتے ہیں، جن کے نام مختلف اَشلوک میں درج ہیں۔ اِن سے کیا پُن ملتا ہے وہ بھی ساتھ ساتھ دیا گیا ہے۔ یگیہ بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ اس میں کئی برہمن کئی ہون کُنڈوں میں منتر پڑھتے ہوئے آہوتیاں دیتے ہیں۔

کشمیری زبان میں ناگوں سے متعلق مُرکّبات

بقول موتی لال ساقیؔ کشمیری زبان میں حسب ذیل مرکبات ناگ مت کے عروج کی داستان سناتے ہیں۔

ناگہِ پوٗکھر (چھوٹا سا چشمہ)

ناگہ ِنندر (میٹھی گہری نیند)

ناگہ بل (وہ بڑا چشمہ جہاںیا تراس لگتی تھیں)

ناگہ نار (چھوٹی شاداب وادی)

ناگ راج (ناگ راجا)

ناگہِ گاڈ (لغوی معنی چشمے کی مچھلی) مطلب وہ خوبصورت شے جسے دیکھا تو جاسکتا ہے۔ پر چھوا نہیں جاسکتا۔

ناگہِ بیرِ (چشمے کے اندرونی کناروں پر اُگنے والی ہری گھاس)

ناگہِ پراہ، (ناگ کا سایہ)

اس کے علاوہ جیسے

ناگہِ بیرن (ترال میں ایک خوبصورت مقام)

ناگہِ ہار: چشموں کا ہار، ایک گاؤں کا نام جو زینہ پورہ تحصیل شوپیاں سے چند میل کی دوری پر ہے

نوٹ: ناگ راج کو کشمیری میں ناگُ رائے کہتے ہیں۔ کشمیر میں کئی مشہور چشمے ناگ سرداروں سے منسوب ہیں۔

جیسے واسک ناگ، اننت ناگ، ہر ناگ، کارکوٹ ناگ، تکھشک ناگ، گوتم ناگ کاچِہ ناگ، وَرناگ، نیل ناگ، مہاپدم ناگ، سُکھ ناگ، شیشرَم ناگ (امرناتھ کی یاترا میں آنے والا خاص پڑاوٗ) وغیرہ۔

یکھش قبیلہ

اِس قبیلے کا ذکر کشمیر کے اولین بسکینوں میں ناگوں اور پشاچوں کے ساتھ آتا ہے۔ یکھش کو کشمیری میں "یچھ" کہتے ہیں۔ اِس نام سے یَچھ گوم، یچھ گوز، یچھ کوٹ، یچھَ، یتھر، وغیرہ دیہات ابھی بھی کشمیر میں آباد ہیں۔ نیل مت پُوران میں چندر دیو کے حوالے سے یکھش قبیلہ پہلے سے ہی کشمیریوں کے لئے عذاب جان بَن چکا تھا۔ لوگوں کی نظروں میں ِگر جانے کی وجہ سے اِس قبیل کے لوگوں نے جامبو دیپ اور دیگر علاقوں کا رُخ کیا، غالباً آریوں کے کشمیر میں آنے سے قبل ہی ان کی خاص تعداد کشمیر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

اِس قبیلے نے وادی میں سب سے پہلے بودھ دھرم قبول کیا......

یگھش کو گلگت، استور اور دردستان میں بھی یچھ کہا جاتا ہے۔ یگھشوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آدم خور تھے۔ ہوسکتا ہے کہ اِسی وجہ سے اِن کی ناگوں سے نہ نبی ہو اور وہ وادی سے باہر کے پہاڑی علاقوں میں چلے گئے ہوں۔

یکھش لنکا میں بھی پہنچے۔ بودھوں اور جینوں میں یگھشوں کے حوالے سے کئی کہانیاں مشہور ہیں۔ بودھ مورتی کلا میں یکھشوں کو بھی ایک خاص درجہ حاصل ہے۔ ہندو دیومالا کے مطلب یکھشوں کا سردار کبیر خزانوں کا نگہبان ہے۔ اِسی لئے اُسے دُھن کبیر کہا گیا ہے۔ نیل مت میں کبیر کا ذکر واضح طور پر کیا گیا ہے۔

دَرو، اَبھسار

یہ قبیلے مہا بھارت اور پُورانوں کے مطابق جموں، بلاور اور پونچھ کے علاقوں میں رہتے تھے۔

گاندھار (Gandharas) یہ لوگ گاندھار دیش کے رہنے والے تھے۔ جس کی نشاندہی شمال مغربی پنجاب کے پشاور اور راولپنڈی اضلاع میں کی گئی ہے۔

اصلاحات کی تشریح

مہاکوی گُناڈیہ کا جیون کال دوسری یا تیسری صدی قبل عیسوی بتایا جاتا ہے۔ گُناڈیہ کا جنم گوداوری ندی پر بسے پرتشٹھان نگر میں ہوا تھا۔ یہ شہری راجی ساتواہن کی راجدھانی تھا۔ گُناڈیہ اور برہت کتھا کا ذِکر پرانے گرنتھوں میں کئی بار آیا ہے۔ ان میں گُناڈیہ اور برہت کتھا کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ گُناڈیہ اپنے دور کا بے مثال عالِم تھا۔ اس بات کے تحریری ثبوت ملتے ہیں کہ گُناڈیہ نے برہت کتھا کو پشاچی زبان (pishachi) میں سات حصوں میں تحریر کیا تھا۔ ہر حصہ ایک لاکھ شلوکوں پر مشتمل تھا۔

یہ گرنتھ مکمل ہونے پر گُناڈیہ نے اسے راجا ساتواہن کے پاس اس لئے بھیجا کہ وہ اس کی تعریف کرے گا اور انعام و اکرام سے بھی نوازے گا۔ لیکن راجا نے اس گرنتھ کی سراہنا کرنے کی بجائے اس کی کوئی تعریف نہ کی اور کہا کہ اس کتاب پر لعنت ہے جو پشاچی زبان میں لہو کی سیاہی سے لکھی گئی ہے۔ راجا سے ناراض ہو کر گُناڈیہ نے ایک جنگل میں جا کر اس گرنتھ کے چھ حصہ آگ میں جلا ڈالے۔ یہ دیکھ کر اس کے چاروں اور جنگل کے جانور اکٹھا ہو گئے جو کھانا پینا چھوڑ کر ہر شلوک پر آنسو بہانے لگے۔ جب گُناڈیہ ساتواں شلوک جلانے لگا تو یہ سن کر راجا ساتواہن وہاں پہنچا۔ اس نے گُناڈیہ کو گلے سے لگایا اور ساتواں حصہ

آگ میں جلنے سے بچا لیا۔ اس ساتویں حصے میں وِدیادھر چکرورتی نرواہن دت کی کتھا ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے اب یہ ساتواں حصہ بھی نایاب ہے۔ سوم دیو بھٹ اور اس کے بعد بھی بارہویں صدی تک یہ حصہ موجود تھا۔

گُناڈیہ کا نام کمبوڈیا کے راجا یشوورمن کے مضامین میں بھی کئی بار آیا ہے۔ "برہت کتھا" سچ مچ بھارتیہ ادب کا ایک انمول رتن ہے۔ کالی داس، سندھو بان بھٹ اور دنڈی وغیرہ مہاکویوں نے کھُلے دل سے جس گرنتھ کی تعریف کی ہے وہ ضرور کوئی عجیب تخلیق تھی۔ کتھا سرِت ساگر سے (جو برہت کتھا کا حصہ ہے) پتہ چلتا ہے کہ بارہویں صدی عیسوی میں کشمیر میں لوگ وِشنو، شِو اور بودھ دھرم تینوں کو مانتے تھے۔

اُردو ترجمہ پیشِ لفظ کا کتھا سرِت ساگر ڈوگری، ترجمہ کیدارناتھ شاستری۔یکم ستمبر 1696ء شائع کردہ جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی 1975ء

کشمیری زبان کے ماخذ کے بارے میں محققین کے کام کا مختصر جائزہ

۱ ...... نیل مت پُوران اور راج ترنگنی میں کشمیری زبان کے بارے میں کہیں پر ذِکر نہیں ملتا۔ راج ترنگنی میں صرف دو کشمیری الفاظ ملتے ہیں۔ ہندوستانی زبانوں کے بارے میں اَہم کام سر جارج ابراہم گریرسن نے انجام دیا۔ وہ قریب تیس سال تک اس کام میں منہمک رہے۔ ان کی کتاب لنگوِسٹک سروے آف انڈیا ......

۲ ...... Linguistic Survey of India کئی جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس سروے کے آٹھویں جلد کے دوسرے حصے میں درد، پشاچ اور کشمیری زبان کے بارے میں اِن کا اہم تحقیقی کام شامل ہے۔ انہوں نے کشمیری اور سنسکرت زبان کے عالم ایشر کول کا تصنیف کردہ کشمیری گرامر ''کشمیری شبد اُمرتم'' ایڈیٹ کر کے ۱۸۹۸ء میں منظر عام پر لایا۔ گریرسن نے کشمیر زبان سے متعلق لسانی تحقیق عرق ریزی سے انجام دی۔ اِنہوں نے کشمیری زبان کے علاوہ اِس سے متعلق بولیوں یعنی کشتواڑی، سراجی، پوگلی اور رام بنی کے بارے میں اہم اِنکشافات کیئے۔

کشمیری زبان کے ماخذ کے بارے میں گریرسن درد بولیوں میں سے ''شِنا'' کا مفصل تذکرہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے لداخ خطے میں بولی جانے والی کئی بولیوں اور زبانوں پر کام کیا۔

کشمیری زبان کو لسانیات (Linguistics) کے آئینے مین دیکھنے کا اِن کا کام آج تک مختلف لسانیاتی کتابوں میں درج ہے۔

تحقیق کا کام ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ ہندی زبان کے مشہور عالِم ڈاکٹر رام بلاس شرما نے ہندوستانی زبانوں کا جائزہ لِسانیات کے توسط سے لیا ہے اور اُنہوں نے سارا کام کئی جِلدوں میں شائع کیا ہے۔ انہوں نے گریرسن کے کام کا جائزہ لے کر کشمیری زبان کے ماخذ کے بارے میں اپنا نظریہ پیش کیا ہے اور جارج ابراہیم گریرسن سے اِختلاف کیا ہے۔ وہ "درد" خاندان کی زبانوں کے بارے میں لکھتے ہوئے کشمیری کے بارے میں کہتے ہیں:

"کشمیری زبانوں کو درد زبانوں میں شامل کرنا حیران کُن ہے، کیونکہ درد زبانوں میں کوئی ایسی زبان نہیں ہے جس میں کشمیری زبان جیسا ادب تخلیق ہوا ہو۔ کشمیری درد بھاشا ہو، چاہے نہ ہو، اِس میں جو ادب تخلیق ہوا ہے اس کی خاص وجہ کشمیر کا ہندوستان سے تعلق ہے۔ اسی وجہ سے کشمیر، سنسکرت، "پراکرت" اور "اُپ بھرمش" کی تخلیق کا مرکز رہا ہے۔"

"گریرسن ددر زبانوں کو سنسکرت کے مقابلے میں ایرانی سے زیادہ متاثر مانتے ہیں۔ ایران کی قدیم زبان سے ویدک زبان زیادہ ملتی جلتی ہے۔ اگر کشمیری ہند کی زبانوں سے ماخوذ ہے تو اوستھا (ژنداوستھا، پارسیوں کی متبرک کتاب) کا ہندوستانی ماخذ اور بھی قابل یقین ہوجاتا ہے"۔

ڈاکٹر راج مل بورا اپنے مضمون کشمیری زبان پر خاص تحقیقی مضمون میں کہتے ہیں:

''ڈاکٹر ترلوکی ناتھ گنجو نے مفصل طور پر کشمیری زبان کا مقابلہ ویدک سنسکرت خاص طور پر رگ وید کی سنسکرت سے کیا ہے۔ ویدک الفاظ اور اِن کا تلفظ آج تک کشمیری زبان میں محفوظ ہے۔ تلفظ کی طرح گرامر کا روُپ بھی اس زبان میں محفوظ ہے۔ سنسکرت زبان میں دس لکار ([illegible]) آج بھی رائج ہیں۔لیکن ویدِک سنسکرت میں لیٹ ([illegible]) لکار الگ ہے۔کیونکہ یہ گیاراھواں لکار ([illegible]) ہے۔ یہ لیٹ لکار ([illegible]) آج بھی کشمیری میں ملتا ہے۔لیٹ ([illegible]) ''زمانہ حال'' کے دو لکار ''لٹ اور ''لیٹ'' ہیں۔ان میں سے لیٹ نکار کشمیری میں ویدک زبان کی طرح آج بھی مشتمل ہے'یہ ''لیٹ لکار'' بھارت کی کسی اور زبان میں نہیں ملتا۔

ڈاکٹر ٹی، این، گنجو نے ''کشمیری بھاشا کا بھاشا شاستریہ اَدھین'' (کشمیری زبان کا لسانی مطالعہ) نام کی کتاب ۱۹۹۱ء میں شائع کی۔ اِن کے عالمانہ مقالات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ہندی زبان میں تحریر کئے جانے کی وجہ سے یہ کتاب انگریزی میں لکھنے والے لِسانی محققوں تک بہت کم پہنچی ہے۔ لسانیات پر اگرچہ اردو اور ہندی زبانوں میں کتابیں شائع ہوئی ہیں لیکن اہم لسانی عالموں کی کتب انگریزی زبان میں ہی شائع ہوئی ہیں اور انگریزی چونکہ ایک عالمی زبان بن چکی ہے، اِس لئے اس کی پہنچ ساری دنیا تک ہے۔ ڈاکٹر گنجو کے مطابق سنسکرت اور ویدک سنسکرت ہی کشمیری زبان کے ماخذ ہیں۔ اِس تحقیقی کام پر اگرچہ چند نکتوں پر اختلاف کیا جاسکتا ہے، لیکن اِس بے حد اہم کام کو کسی بھی صورت

میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر گنجو کشمیری زبان کے Structure (ڈھانچہ، جملوں کی ترتیب وغیرہ) اور قریب ستر (۷۰) فیصدی کشمیری الفاظ کو سنسکرت اور ویدک سنسکرت سے ماخوذ مانتے ہیں اور وہ جارج ابراہم گریرسن کے نظریے سے جو انہوں نے کشمیری زبان کے ماخذ کے بارے میں قائم کیا ہے، اختلاف کا اِظہار دلائل سے کرتے ہیں۔ کشمیری زبان کے شائقین کو اِس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۳ ......ڈاکٹر راج مل بورا، اورنگ آباد کے رہنے والے، زبانوں کے عالم ہیں۔ انہوں نے آج تک ۳۲ کتابیں شائع کی ہیں اِن میں سے بیشتر ہندوستان کے قدیم زبانوں کے خاندانوں سے متعلق ہیں۔ انہوں نے دراوڑ زبانوں کے علاوہ سنسکرت، ویدک سنکرت، پراکرت، اپ بھرمش اور کشمیری زبان پر خاصا کام کیا ہے۔ اُن کے مقالات ساہیتہ اکیڈیمی کے مقتدر دو ماہی رسالے "سَم کالین بھارتیہ ساہتیہ" میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ یہ مقالات ہندستانی زبانوں کے بارے میں کئی اَہم نکات کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جن پر تحقیق کرنے کی مزید گنجائش موجود ہے۔

میرے کہنے پر انہوں نے کشمیری زبان پر ایک تحقیقی مقالہ شائع کیا ہے۔ جو کئی اَہم باتوں کو ہمارے سامنے رکھتا ہے اور کشمیری زبان کے ماخذ پر کچھ نئی راہیں سجھاتا ہے۔

پشاچی زبان عام لوگوں کے بیوہار کی زبان تھی۔ سنسکرت اور

پراکرتوں کا ویوہار کرنے والے لوگ عام لوگوں سے میل جول کے لئے پشاچی کا استعمال کرتے تھے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ پشاچی کا جغرافیائی پھیلاؤ کشمیر اور پشاور کے علاقوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس کی پہنچ بندھیاچل پربت کے جنوب میں پرتشٹھان (ساتواہن سلطنت کی راجدھانی) تک تھی۔ دُور جنوبی ہند میں بھی وہ رائج تھی۔ اِن حقائق پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ بھارت کی آج کی زبانوں میں لوگوں کے استعمال کی زبان ''پراکرت'' (प्राकृत) میں پشاچی سب سے قدیم ہے جس کا عیسیٰؑ سے قبل کی صدیوں میں ہونا تسلیم کر لیا گیا ہے۔

''کشمیر ویدک سنسکرت اور مقامی سنسکرت کا اہم مرکز رہا ہے اِرتقائی صورت میں آپسی تعلق کے بارے میں عالموں نے کوششیں کی ہیں۔ اِسی صورت میں پشاچی اور کشمیری زبان کے تعلق کے بارے میں کوشش نہیں ہوئی ہے''۔

کشمیر میں ایک ایسا علاقہ ہے جہاں باہر کے ملکوں کے عالم اور عام لوگ آتے رہے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ کشمیر حملہ آوروں اور دہشت سے بھی متاثر رہا ہے۔ اِس لئے کشمیری زبان میں اِتنی تبدیلیاں ہوئی ہیں کہ دراصل یہ آریہ خاندان کی زبان ہونے پر بھی، اسے درد خاندان کی زبان کہا جانے گا۔

ایک بات اور پشاچی کا کافی ادب کشمیر میں رہا ہے جو حملہ آوروں کی وجہ سے تلف ہو چکا ہے۔ اِس کا ذکر دیگر کتب میں ملتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر راج مل بورا کے ان ہی خیالوں نے راقم الحروف کو یہ

تحریک دی کہ میں پشاچی اور کشمیری زبان کے تعلق کے بارے میں اپنی تحقیق کے بارے میں اظہار خیال کروں۔ چنانچہ میں نے Origin of Kashmiri Languages.... A New View Point کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا جو ڈاکٹر راج مل بورا کی کتاب ''بھارت کے بھاشا پریوار'' میں شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ یہ مضمون وِتستا کلکتہ اور انٹرنیٹ Internet پر بھی دستیاب ہے۔

ڈاکٹر بی این کلا نے کاشُرِ زبانۍ منز ویدک زبانۍ ہندۍ عنصر'' (کشمیری زبان میں ویدک زبان کے عنصر نام سے ایک مقالہ لکھا ہے جو کئی جگہ شائع ہوا ہے۔ اِس مقالے میں کشمیری زبان اور ویدک الفاظ کے توسط سے مفصل بحث کی گئی ہے۔ مقالے میں اُن ویدک عناصر، الفاظ اور تراکیب کو جو کشمیری زبان میں محفوظ ہیں، درج کیا گیا ہے۔ یہ مضمون لسانیاتی نکتہ نظر سے کافی اہم ہے۔

کشمیری زبان کے ماخذ کی لسانی تحقیق ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے اور یہ کام ابھی جاری ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آریہ ہند کے ہی رہنے والے تھے۔ اس لئے ان کی زبان بھی ہندوستانی زبانوں کے خاندان سے متعلق تھی۔ لیکن ابھی تک اس نکتہ نظر پر بحث جاری ہے۔

بہرحال تحقیق سے کشمیری زبان کی اہمیت پر ابھی دیرپا روشنی پڑنے کی توقع ہے۔

ارجن دیو مجبور

جن کتابوں سے اقتباسات لئے گئے ہیں ان کے نام

۱ نیل مت پُوران ...... انگریزی ترجمہ (ڈاکٹر وید کماری گھئی)، شائع کردہ جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی، پبلشر محمد یوسف ٹینگ

۲ راج ترنگنی ...... انگریزی ترجمہ (ارل سٹائن)

۳ بھاشا اور سماج ...... ڈاکٹر رام بلاس شرما پیپلز پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی

۴ کشمیری ساہتیہ کا اِتہاس ...... ششی شیکھر توشخانی (شائع کردہ جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی)

۵ کشمیری زبان کی تاریخ ...... ڈاکٹر شفیع شوق و ناجی منور (کاشرِ زبانٕی ہُند توٲریخ)

۶ اے ہیٹری آف کشمیری لٹریچر ...... شری ٹی این رینہ (شائع کردہ ساہتیہ اکیڈیمی نئی دہلی)

۷ بھارت کے بھاشا پریوار...... ڈاکٹر راج مل بورا، شائع کردہ آلیکھ پرکاشن، وی-۸، نوین شاہدرا، دِلّی، ۱۱۰۰۳۲ سنہ ۲۰۰۴ عیسوی

۸ فیروز اللغات نیا ایڈیشن ......الحاج مولوی فیروز الدین، اَنجم بک ڈِپو ۴۲۰۸، جامع مسجد، دِلّی-۲

۹ Advanced Twentieth Century Dictionary پروفیسر بشیر احمد قریشی، فرید بک ڈپو دہلی-۶

۱۰ کتھا سرت ساگر (ڈوگری ترجمہ) شری کیدار ناتھ شاستری، شائع کردہ جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی۔

۱۱ سنسکرت ہندی کوش (ڈکشنری) وامن شورام آپٹے سنہ ۲۰۰۱ء موتی لال بنارسی داس، دلّی۔

۱۲ India by Albiruni قیام الدین احمد، نیشنل بک ٹرسٹ آف انڈیا اے-۵، گرین پارک مئی دہلی۔

۱۳ کوشر سماچار (رسالہ) کشمیری زبان پر خاص تنقیدی مضمون، جون ۲۰۰۵، ڈاکٹر راج کل بورا۔

۱۴ V.S.Apte/Sanskrit English Dictionary، شائع کردہ موتی لال بنارسی داس دلّی۔

۱۵ اردو، کلاسیکی ہندی اور انگریزی ڈکشنری ، مؤلفہ، جان ٹی پلیٹس ، اتر پردیش۔

۱۶ رسالہ وِتستا، سالانہ نمبر (۲۰۰۱-۲۰۰۰) کلکتہ اردو اکیڈیمی لکھنؤ۔

۱۷ کوشر انسائیکلوپیڈیا جلد، ۴، شائع کردہ جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی۔

۱۸ کشمیری تاریخ و تمدن، سنہ ۲۰۰۴ عیسوی، موتی لال ساقی۔

۱۹ سون ادب، تواریخ نویسی نمبر، (۳) مضمون ڈاکٹر بدری ناتھ کلّا (شائع کردہ جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی)

۲۰ سون ادب (سنہ ۱۹۷۷) شائع کردہ، جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی۔

۲۱ شیرازہ اردو، جلد۴۳، شمارہ ۶ تا ۱۱، جموں، کشمیراور لداخ قدیم تذکروں اور سفر ناموں کی روشنی میں (جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی) سرجارج ابرہم گریرسن۔ مضمون ڈاکٹر پریمی رومانی۔

NEELMAT PURAN

URDU TRANSLATION
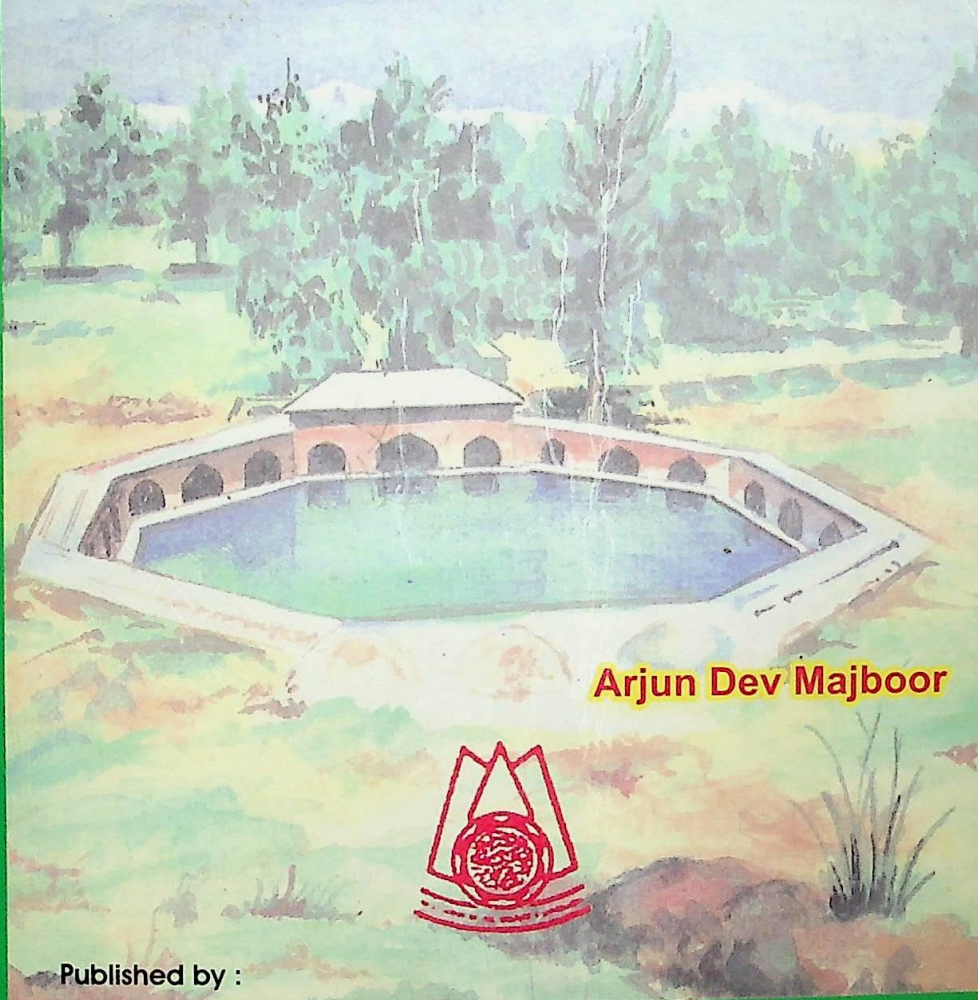
Arjun Dev Majboor

Published by :

J&K Academy of Art, Culture and Languages
Srinagar/Jammu

Printed at :
R.M. Offset Art Press, Ziyarat Batamaloo, 9419003387